دیباچہ

یہ ڈاکٹر اشپرنگر کی فہرست کتب‌خانۂ شاہان اودھ کے اُس حصے کا ترجمہ ہے، جس میں اُنھوں نے ریختہ کے شعرا کے حالات لکھے ہیں - یہ ترجمہ جناب خان‌بہادر سید ابومحمد صاحب ایم - اے ، اسپشل افسر گورنمنٹ صوبہ‌جات متحدہ و ممبر کونسل ہندستانی اکیڈیمی کے ایما سے کیا گیا ہے - اگرچہ ریختہ کے شعرا کے چند تذکرے موجود ہیں، لیکن ڈاکٹر اشپرنگر کی فہرست کی طرح، جامع کوئی نہیں - اِس لیے خان‌بہادر صاحب کا خیال فہرست کے ترجمہ کرنے کا ہوا؛ مگر کثرت اشغال سے وہ خود اِس کام کو نہ کر سکے اور مجھ سے ترجمے کے لیے فرمایا -

ترجمے میں ریختہ کے اُن ۱۵۱۹ شعرا کا تذکرہ ہے، جن کا پتا سنہ ۱۸۵۴ع تک چلا تھا - اُن میں ایسے شعرا کم ہیں، جن کے حالات پوری تفصیل کے ساتھ درج ہوں - اکثر کے حالات، تو بہت مختصر ہیں - چند ایسے بھی ہیں، جن کا بجز تخلص کے نام تک معلوم نہیں ؛ یا نام معلوم ہے تو تخلص کا پتا نہیں؛ مثلاً الفت، خلدان، راجہ، سُرعت، ضیا ، غریق، فائز - مگر پھر بھی شعرا کی اِس قدر کثیر تعداد سے حیرت ہوتی ہے کہ اُس زمانے میں طباعت کی موجودہ زمانے کی سی سہولتیں مفقود ہونے کے باوجود، ریختہ زبان نے کس سُرعت کے ساتھ ترقی کی اور کس قدر مقبولیت حاصل کرلی تھی - بعض بعض شعرا نے تو اِتنے اشعار کہے کہ سن کر تعجب ہوتا ہے - مثلاً عاشق دہلوی نے دو لاکھ ؛ عیشی لکھنوی نے

علاوہ چند مثنویوں کے دس ہزار اشعار اردو میں' اور ۱۲۰۰۰ فارسی میں؛ اور منعم قاضی بریلوی نے تین لاکھ سے زیادہ اشعار کہے ! اِن حضرات کے جن اشعار کا پتا نہیں اُن کی تعداد خدا ہی جانے -

اِس ترجمے کا اصلی مقصد یہ ہے کہ یہ فہرست' اردو سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کے سامنے پیش کی جائے اور اُن کے ذریعے' جو کچھ مزید حالات اِن شعرا کے متعلق بہم پہنچ سکیں' جمع کیے جائیں - اردو زبان کی خدمت کے خیال سے' ہندستانی اکیڈیمی نے' اِس ترجمے کو شائع کرانے کا ارادہ کیا ہے؛ جس کے لیے وہ سب کی تحسین اور شکریے کی مستحق ہے - اس لیے اردو مذاق رکھنے والے اصحاب سے استدعا ہے کہ اِن شعرا میں سے' جس کسی کے متعلق' اُن کو جو کچھ حالات معلوم ہوں؛ اُن کو زبان کی خدمت کے خیال سے' وہ جنرل سکریٹری' ہندستانی اکیڈیمی' الہ‌آباد' کو مہربانی فرما کر لکھ بھیجیں - اور اگر کسی شاعر کا دیوان موجود ہو' تو وہ اُسے اکیڈیمی میں پیش کریں؛ تاکہ اکیڈیمی اُس کو چھپوا کر شائع کر سکے - اکیڈیمی' اچھے دواوین کے نسخوں کا معاوضہ دینے کے مسئلے پر بھی غور کرنے کو تیار ہے -

ترجمے کی دشواریاں' اُن حضرات پر ظاہر ہیں' جن‌کو اُس سے سابقہ پڑتا ہے - اِن دشواریوں میں اور اضافہ ہو جاتا ہے' جب اردو کے ناموں کو انگریزی میں؛ اور پھر انگریزی سے اردو میں لکھیے - تاہم ترجمے میں احتیاط اور محنت سے کام لیا گیا ہے - لغزشوں سے بریت کا دعویٰ نہیں - اس لیے استدعا ہے کہ ناظرین کرام اِس کو بنظر مرحمت ملاحظہ فرمائیں -

نینی‌تال — خاکسار

۱۵ جولائی سنہ ۱۹۳۲ع — طفیل احمد

تقریظ

۶ دسمبر سنہ ۱۸۴۷ع کو گورنمنٹ آف انڈیا نے ڈاکٹر اسپرنگر کو اودھ کا اکسٹرا اسسٹنٹ رزیڈنٹ مقرر کر کے لکھنؤ بھیجا۔ اور یہ خدمت اُن کے متعلق کی کہ شاہ اودھ کے کتب خانوں میں عربی، فارسی کتابوں کا جو وسیع ذخیرہ موجود تھا، اُس کی فہرست مرتب کریں - اُن کو یہ ہدایت بھی کی گئی کہ شاہی کتب خانوں کے علاوہ، لوگوں کے ذاتی کتب‌خانے بھی دیکھیں، جن میں کثیرالتعداد نوادر علمی موجود تھے -

۳ مارچ سنہ ۱۸۴۸ع کو اسپرنگر، لکھنؤ میں وارد ہوئے؛ اور یکم جنوری سنہ ۱۸۵۰ع تک مقیم رہے - اِس بائیس ماہ کے قیام میں، ایک مہینا، بعض دوسرے فرائض کی انجام دہی میں صرف ہوا - تین مہینے، بیماری کی بیکاری میں گزرے - باقی ڈیڑھ برس کا زمانہ، فہرست مرتب کرنے میں لگا - اِس زمانے میں کوئی دس ہزار کتابیں، ڈاکٹر اسپرنگر کی نظر سے گزریں؛ جن میں بہت سی کتابوں کے کئی کئی نسخے تھے - اور بہت سی کتابیں ناقص تھیں؛ جن کے نام، مصنف اور تاریخ تصنیف کا پتا بہت تلاش سے بھی نہ لگا؛ اور آخر اُن کو قلم‌انداز کر دینا پڑا -

فہرست کی ترتیب میں، ڈاکٹر اسپرنگر کو دھلی کالج کے ایک قابل طالب علم، علی‌اکبر پانی‌پتی سے، جن کو وہ اپنے ساتھ لکھنؤ لائے تھے،

بڑی مدد ملی- لکھنؤ سے واپس جا کر، اسپرنگر نے، لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی سے علی‌اکبر کی سفارش کی؛ اور اُنھوں نے اُن کو آگرہ کالج کا پہلا عربی پروفیسر مقرر کر دیا - افسوس ھے کہ یہ جوھر قابل، صرف تیس سال کی عمر میں، سنہ ۱۸۵۲ع میں موت کی نذر ھو گیا -

اِس فہرست کی، صرف پہلی جلد، سنہ ۱۸۵۴ع میں، کلکتے میں طبع ھوئی؛ جس‌میں تین باب ھیں- پہلے باب میں فارسی اور اُردو شعرا کے تذکرے؛ اور دوسرے اور تیسرے میں فارسی اور اُردو شاعروں کی تصنیفیں ھیں - آخر میں باب اول کا ضمیمہ ھے، جس میں پانچ فارسی تذکروں کا بیان ھے - اُس کے بعد ایک غلطنامہ ھے، جس میں فہرست کی لفظی و معنوی غلطیوں کی تصحیح کی گئی ھے - اِس کتاب کا مجموعی حجم ۶۵۳ صفحے ھے؛ جس میں چھ صفحے دیباچے کے اور دو غلطنامے کے بھی شامل ھیں -

ڈاکٹر اسپرنگر کی اصلی تجویز یہ تھی کہ اِس فہرست میں آٹھ باب ھوں - مذکورہ تین بابوں کے بعد، چوتھے باب میں، فارسی کی صرف و نحو کی کتابیں، خطوط، خطوں کے نمونے اور رنگین نثر کی کتابیں ھوں - پانچویں باب میں، اِسی طرح کی، اُردو کتابیں ھوں - اور آخری تین بابوں میں، سنسکرت اور هندی کی کتابوں کے فارسی اور اُردو ترجمے اور ترکی اور پشتو کی کتابیں ھوں - اور کتاب کے آخر میں، ایک ضمیمہ ھو، جس میں وہ چیزیں جو اصل کتاب میں چھوٹ گئی ھوں، شامل کر دی جائیں - اور اُن کے علاوہ، چند فارسی تذکروں کی فہرست مضامین بھی ھو - اِس ضمیمے کے بعد تین فہرستیں ھوں؛ ایک آدمیوں کے ناموں کی، ایک کتابوں کے ناموں کی، اور ایک کتابوں کے ابتدائی اشعار کی - لیکن قبل اِس کے کہ تیسرا باب طبع ھونا شروع ھو، اسپرنگر کو

ڈاکٹری سرٹیفکٹ پر دو سال کی رخصت لینا پڑی؛ اور اپنی کتاب کو موجودہ شکل میں شائع کرنے پر قانع ہونا پڑا - ڈاکٹر اسپرنگر کا قصد تھا کہ اگر یہ کام جاری رہے، تو جو کمی اِس جلد میں رہ جائے، وہ دوسری جلد میں پوری کر دیں - اور اُس میں عربی کے لغت نویسوں، صرف و نحو کے عالموں، شاعروں اور رنگین نثر لکھنے والوں کی تصنیفیں اور سوانح عمریاں درج کریں - اور بقیہ جلدوں میں، علوم اسلامی کی کتابوں کا حال لکھیں - مثلاً تیسری جلد میں صوفیوں اور مذہبی عالموں کی تصنیفیں اور سوانح عمریاں ہوں - افسوس ہے کہ ڈاکٹر اسپرنگر کا یہ ارادہ پورا نہ ہوا - اور ہم لکھنؤ کے علمی ذخیرے کا اندازہ کرنے کے قابل نہ ہو سکے -

بہرکیف، جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے، اسپرنگر کی فہرست کتب کی صرف پہلی جلد شائع ہوئی - اِس جلد میں شعرائے اُردو کے جن تذکروں کا حال درج ہے اُن کی مختصر فہرست ذیل کے نقشے سے ظاہر ہوگی :—

نمبر	تذکرے کا نام	مؤلف کا نام	تصنیف کا سال	مختصر کیفیت
۱	نکات الشعرا ...	میر محمد تقی میر اکبرآبادی	درمیان سنہ ۱۱۶۴ و ۱۱۶۹ھ -	تقریباً سو شاعروں کا بہت مختصر حال -
۲	تذکرۂ علی حسینی گردیزی -	فتح علی حسینی گردیزی دہلوی -	سنہ ۱۱۶۵ھ ...	تقریباً سو شاعروں کا مختصر حال- اِس کو نکات الشعرا کا بہتر ایڈیشن سمجھنا چاہیے-
۳	مخزن نکات ...	قیام الدین قائم چاند پوری	سنہ ۱۱۶۸ھ ...	شعراے اُردو کے تین طبقے کردیے گئے ہیں - متقدمین، متوسطین، متاخرین -
۴	گلزار ابراهیم ...	امین الدولہ ناصر جنگ نواب علی ابراہیم خاں خلیل و حال عظیم آبادی-	سنہ ۱۱۹۵-۱۱۹۶ھ	تقریباً تین سو شعراے ریختہ کا حال -
۵	تذکرۂ شورش ...	سید غلام حسین شورش پٹنوی -	غالباً سنہ ۱۱۹۳ھ	تین سو چودہ شاعروں کا مختصر حال -
۶	تذکرۂ ہندی	غلام ہمدانی مصحفی امروہوی	سنہ ۱۲۰۹ھ ...	تقریباً ساڑھے تین سو شعرأے ریختہ کا مفصل حال -

نمبر	تذکرے کا نام	مؤلف کا نام	تصنیف کا سال	مختصر فہرست
۷	تذکرۂ عشقی ...	عشقی پٹنوی ...	غالباً سنہ ۱۲۱۵ھ	چار سو اُنتالیس شعراے ریختہ کا مختصر حال -
۸	گلشن ہند ...	مرزا لطف دہلوی ...	سنہ ۱۲۱۵ھ ...	تقریباً ساٹھ مشہور شعرا کا نہایت تفصیلی حال -
۹	عیارالشعرا ...	خوب چند ذکا دہلوی ...	درمیان سنہ ۱۲۰۸ و ۱۲۴۷ھ -	تقریباً ڈیڑھ ہزار شعراے اُردو کا حال - مکررات - نہایت بے احتیاطی سے لکھا ہوا غیر معتبر تذکرہ -
۱۰	عمدۂ منتخبہ ...	اعظم الدولہ نواب میر محمد خاں سرور -	درمیان سنہ ۱۲۱۹ و ۱۲۴۲ھ -	تقریباً بارہ سو شعراے اُردو کا حال - اِس کو عیارالشعرا کا ترقی یافتہ اڈیشن سمجھنا چاہیے -
۱۱	مجموعۂ نغز ...	سید ابوالقاسم قاسم دہلوی معروف بہ قدرت اللہ قادری-	سنہ ۱۲۲۱ھ ...	تقریباً آٹھ سو شعرا کا حال - دوسرے تذکروں سے ماخوذ -

نمبر	تذکرے کا نام	مؤلف کا نام	تصنیف کا سال	مختصر کیفیت
۱۲	طبقات سخن ...	شیخ غلام محی الدین قریشی مبتلا و عشق میرٹھی -	سنہ ۱۲۲۲ھ ...	اِس میں دو طبقے ھیں - طبقۂ اول میں سو سے زیادہ شعرائے ریختہ کا حال اور طبقۂ دوم میں شعرائے فارسی کا حال ہے - مؤلف نے ذاتی تحقیق سے حالات لکھے ھیں -
۱۳	دیوان جہاں ...	بینی نرائن جہاں لاھوری ...	سنہ ۱۲۲۷ھ ...	تقریباً ڈیڑھ سو شعرائے ریختہ کے تخلص - نام - سکونت - استاد اور نمونۂ کلام - سنہ ایک بھی نہیں - تحقیق سے کام نہیں لیا گیا -
۱۴	گلدستۂ نشاط ...	منو لال کلکتوی ...	سنہ ۱۲۵۴ھ ...	فارسی اور ریختہ کی شاعری کے انتخابات مختلف عنوانوں کے تحت میں - شعرائے ریختہ کے نام حاشیے پر -
۱۵	گلشن بیخار ...	نواب مصطفیٰ خاں بہادر شیفتہ و حسرتی دھلوی -	سنہ ۱۲۴۸-۱۲۵۰ھ	تقریباً چھ سو شعرا کا مختصر حال - زیادہ تر تذکرۂ قاسم سے ماخوذ - بہت سے تذکروں سے زیادہ صحیح -

نمبر	تذکرے کا نام	مؤلف کا نام	تصنیف کا سال	مختصر کیفیت
۱۶	گلشن بیخزاں ...	حکیم سید غلام قطب الدین باطن	قبل از سنہ ۱۲۵۹ھ	گلشن بیخار کا ناقابل فہم اُردو ترجمہ، کچھ احمقانہ رایوں کے ساتھ -
۱۷	انتخاب دواوین شعرائے مشہور زبان اُردو کا -	مولوی امام بخش صہبائی	مطبوعہ سنہ ۱۲۶۰ھ سنہ ۱۸۴۳ع -	اُردو کے نہایت مشہور بارہ شاعروں کا مختصر حال اور اُن کے کلام کا انتخاب -
۱۸	گلدستۂ نازنین ...	مولوی کریم الدین دہلوی	مطبوعہ سنہ ۱۲۶۱ھ	شعرائے اُردو کا انتخاب بغیر اُن کے حالات کے (؟)
۱۹	تذکرۂ شعرائے ہند ...	مولوی کریم الدین دہلوی و مسٹر فیلن -	مطبوعہ سنہ ۱۲۶۴ھ سنہ ۱۸۴۸ع -	گارسان دی تاسی کے فرانسیسی تذکرے کا اُردو ترجمہ - کچھ اضافوں کے ساتھ -
۲۰	چمن بےنظیر ...	محمد ابراہیم ...	مطبوعہ سنہ ۱۲۶۵ھ	پہلے حصے میں جس کا نام مرآۃ العاشقین ہے، تقریباً پچاس فارسی شاعروں کا اور دوسرے حصے میں ۱۸۷ اُردو شاعروں کا انتخاب ہے- شعرا کا حال نہیں ہے- اِس کے دوسرے اڈیشن کا نام مجمع الاشعار ہے-

اِن تذکروں کا حال لکھنے کے بعد، اسپرنگر نے اُن تمام شاعروں کی ایک فہرست دے دی ھے جن کا ذکر اِن تذکروں میں ھے - اِس فہرست میں، شاعروں کے نام، اُن کے نہایت ضروری حالات، اُن کے متعلق خاص خاص سنہ اور اُن کی تصنیفوں کے نام دے دیے گئے ھیں - پیش نظر کتاب اِسی فہرست کا اُردو ترجمہ ھے -

اسپرنگر کو، جس تذکرے سے کوئی اِطلاع حاصل ھوئی ھے، اُس کا حوالہ اُنھوں نے ھمیشہ دے دیا ھے - لیکن حوالہ دینے میں، تذکروں کے نام نہیں لکھے ھیں- بلکہ اختصار کی غرض سے، ھر تذکرے کے لیے، ایک حرف معین کر لیا ھے؛ اور تذکروں کے ناموں کی جگہ وھی حروف لکھ دیے ھیں - اِس سے ناظرین کو دقت ھوتی ھے- ھمارے مترجم نے، تذکروں کے نام لکھ کر، اِس دقت کو دور کر دیا ھے - مثلاً ذھین کے متعلق اسپرنگر نے لکھا ھے :—

"Dzahyn, Myr Mohammad Mosta'idd was a friend of B and died young. According to J and C who quote B as their authority, his takhalluc, was Dzihn".

اِس عبارت کا ترجمہ یوں کیا گیا ھے :—

"ذھین - میر محمدمستعد، گردیزی کے دوست تھے اور جوانی میں انتقال کر گئے - شورش اور علی‌ابراھیم کے بیان کے مطابق، جو گردیزی کو سند میں پیش کرتے ھیں، اُن کا تخلص ذھن تھا"۔

مؤلف نے اِس بات کا خاص طور پر لحاظ رکھا تھا کہ تذکرہ‌نویسوں نے، جس واقعے کے بیان میں، جو زمانہ استعمال کیا تھا ؛ مؤلف نے بھی وھی زمانہ اِستعمال کیا؛ یعنی ماضی کی جگہ ماضی، حال کی جگہ حال

اور مستقبل کی جگہ مستقبل - مترجم نے بھی یہ التزام قائم رکھا ہے - اِس سے شاعر اور اُس کے واقعات زندگی کے زمانے کے تعین میں، اکثر کچھ نہ کچھ مدد مل سکے گی -

اصل کتاب انگریزی زبان میں ہے - اِس لیے مؤلف نے شعرا کی ترتیب انگریزی حروف تہجی کے اعتبار سے رکھی تھی - مترجم نے اُردو حرفوں کے اعتبار سے، از سر نو ترتیب قائم کی ہے - ترتیب کی اِس تبدیلی میں مترجم کو اچھی خاصی محنت کرنا پڑی ہے -

اسپرنگر نے، اُردو شعرا کے تذکروں کے ذیل میں، بیس کتابوں کے نام لکھے ہیں لیکن فہرست شعرا میں اُن میں سے صرف چودہ کے حوالے دیے ہیں- اوپر کی فہرست میں ۱۳ و ۱۴ اور ۱۷ سے ۲۰ تک میں جو کتابیں درج ہیں اُن کا حوالہ نہیں دیا - اِس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ نمبر ۱۳ میں صرف شاعر کا نام، اُس کی جاے سکونت اور اُس کے اُستاد کا نام دیا ہوا ہے اور یہ معلومات بھی دوسرے تذکروں سے ماخوذ ہیں - نمبر ۱۴ میں اُن چند شاعروں کے صرف نام دیے ہوئے ہیں، جن کے کلام کا انتخاب اُس میں شامل ہے- یہ حقیقت میں تذکرہ ہے ہی نہیں- اِسی طرح ۱۷ و ۱۸ و ۲۰ بھی انتخابات کے مجموعے ہیں - اُن کا شمار تذکروں میں نہیں ہوسکتا - نمبر ۱۷ میں صرف ایک درجن شاعروں کا مختصر حال ہے- نمبر ۱۹ یعنی تذکرۂ شعراے ہند سے مدد نہ لینے کی وجہ یہ ہے کہ وہ گارسان دی تاسی کے فرانسیسی تذکرے کا اُردو ترجمہ ہے اِس لیے اسپرنگر نے اصل کی طرف رجوع کرنا مناسب سمجھا - اِس سلسلے میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ نمبر ۱۸ میں اسپرنگر نے، مولوی کریم‌الدین کی ایک کتاب کا نام گلدستۂ نازنین بتایا ہے - اور اُس کے متعلق لکھا ہے کہ اُس میں شعراے اُردو کے کلام کا انتخاب ہے اور اُن کا حال بالکل نہیں ہے - لیکن

میرے کتب‌خانے میں مولوی کریم‌الدین کی ایک کتاب ''گلدستۂ نازنینان'' موجود ھے - اور اُس میں جن شعرا کے کلام کا انتخاب شامل ھے' اُن کے مختصر حالات بھی درج ھیں - اِس لیے اسپرنگر کا یہ بیان' بظاھر صحیح نہیں معلوم ھوتا -

بہر حال' یہ اُردو کے کثیرالتعداد شاعروں کی با ترتیب فہرست ھے' جو پندرہ تذکروں کا ست نکال کر بڑی محنت سے تیار کی گئی ھے - اِن تذکروں میں سے' صرف پانچ' چھ تذکرے چھپ چکے ھیں- باقی نہایت کمیاب ھیں - لیکن اگر یہ سب تذکرے شایع ھو چکے ھوتے' تو بھی اِس فہرست کے مفید ھونے میں کوئی کمی نہ ھوتی- پھر' یہ تذکرے' گلشن‌ھند کو چھوڑ کر' سب کے سب' فارسی میں ھیں - اِس لیے اُردو داں حضرات اُن سے بہ آسانی مستفید نہیں ھو سکتے - اِس اعتبار سے اِس مفید فہرست کا اُردو میں ترجمہ بہت ضروری تھا - اِس میں کوئی شک نہیں کہ مولوی طفیل احمد صاحب نے اِس فہرست کا ترجمہ کر کے' اُردو ادب کی تاریخ کے ماخذوں میں' ایک گراں‌قدر اضافہ کر دیا ھے -

سید مسعود حسن رضوی ادیب ایم - اے -

۲۵ مارچ سنہ ۱۹۳۲ع

الف

(۱) آبرو—شیخ نجم‌الدین‌علی خاں، معروف بہ شاہ مبارک - یہ محمدغوث ساکن گوالیار کی نسل سے تھے - آرزو کے قریبی رشتہ‌دار تھے؛ جو اُن کے اشعار پر نظر ثانی کیا کرتے تھے - اِن کا مولد گوالیار تھا - اوائل عمر میں دھلی آ گئے تھے - کچھ عرصہ یہ نارنول میں گردیزی کے والد کی صحبت میں رھے- اِن کے ایک آنکھ نہیں تھی- یہ تقریباً ۵۵ سال کی عمر میں سنہ ۱۱۶۱ھ سے پیشتر انتقال کر گئے (تذکرہ جات میر و قائم و گردیزی و گلشن ھند) -

(۲) آتش—مرزا غلام‌حسین بن مرزا کریم اللہ بیگ جو تپش کے شاگرد تھے- اِنھوں نے ایک رسالہ علم‌العروض پر اور ایک علم القوافی پر لکھا ھے - اِس وقت مرشدآباد میں رھتے ھیں (تذکرۂ عشقی) -

(۳) آثمی—سید برھان‌الدین ساکن دھلی - اِنھوں نے زیادہ تر مثنویاں لکھی ھیں (تذکرۂ عشقی) -

(۴) آرام—پریم‌ناتھ کھتری - پہلے دھلی میں رھتے تھے - لیکن بعد میں لڑائی کے زمانے میں بندرابن چلے گئے - وہ ایک ھوشیار تیرانداز اور منشی تھے - ریختہ میں ایک دیوان تقریباً ۲۰۰۰ اشعار کا اور کچھ فارسی کی نظمیں چھوڑ گئے - سرور کی تحریر سے معلوم ھوتا ھےکہ وہ سنہ ۱۲۱۵ھ میں زندہ تھے -

(۵) آرام—مکھن لال، قوم کایستھ، شاگرد انشاءاللہ خاں (تذکرۂ سرور)-

(۶) آرام—خیر اللہ ساکن سروھنہ - یہ تیر بناتے تھے - سمرو کی صحبت میں زیادہ رہے؛ جس کا خطاب ظفر یاب خاں اور تخلص صاحب تھا - آرام نے بعارضہ ہیضہ، ابتدائے عمر میں، سنہ ۱۲۱۵ھ سے پیشتر انتقال کیا -

(۷) آرزو—سراج الدین علی خاں -

(۸) آزاد—محمد فاضل، شاعر دکن - یہ زاہدانہ زندگی بسر کیا کرتے تھے (تذکرۂ گردیزی) - گارسن دی تیسی نے لکھا ہے کہ اِنھوں نے ایک مثنوی چھوڑی ہے، جس کا نام ظفر نامہ ہے اور جس میں محمد حنیف کے فتوحات کا ذکر ہے -

(۹) آزاد—میر فقیر اللہ (صاحب تذکرۂ عشقی اُن کو فقر اللہ کہتے ہیں)- یہ ایک پرانے شاعر تھے- اِن کی نظمیں زبان زد خلائق ہیں (تذکرۂ ذکا و گلشن بےخار) - یہ حیدرآباد کے تھے اور عشقی نے سنا تھا کہ یہ فراقی دکھنی کے ساتھ دہلی آئے تھے -

(۱۰) آزاد—خواجہ زین العابدین - یہ محمد شاہ کے زمانے میں رہے ہیں (تذکرۂ عشقی) -

(۱۱) آزاد—میر ظفر علی (قاسم اُن کو ظفر علی بتلاتے ہیں) ساکن دہلی - علی ابراہیم سے اِن سے اکثر مرشدآباد میں ملاقات ہوئی - گارسن دی تیسی، تعویذوں پر ایک تصنیف اِن کی بتلاتے ہیں - اِنھوں نے بنگال میں انتقال کیا (تذکرۂ عشقی) -

(۱۲) آزاد—شیخ امیرالدین ساکن بریلی، شاگرد غلام علی عسرت (تذکرۂ ذکا و گلشن بےخار) - صاحب گلشن بےخزاں، اِن کا نام، شیخ اسد اللہ بتلاتے ہیں -

(۱۳) آزاد—(صاحب گلشن بےخزاں اِن کو آزاد بتلاتے ہیں) نام رام سنگھ - یہ نابینا تھے - مہدی‌علی خاں کے مشاعروں میں حاضر ہوا کرتے تھے - اور ریختہ اور فارسی میں اشعار کہا کرتے تھے (تذکرۂ سرور) - اِنہوں نے لاہور کے سفر میں انتقال کیا (تذکرۂ ذکا) -

(۱۴) آزردہ—مولوی صدرالدین - یہ دہلی میں صدر امین خصوصی تھے (گلشن بےخار) - اِس وقت سنہ ۱۸۵۳ع میں وہ ۷۰ سال سے زیادہ کے ہیں - سودا کی سوانح عمری میں' صاحب گلشن بےخار نے لکھا ہے کہ صدرالدین نے اردو شعرا کا ایک چھوٹا سا تذکرہ لکھا ہے - حالانکہ اِس فہرست کا مصنف اُن کو اچھی طرح جانتا ہے - لیکن اُس نے اِس تذکرے کو کبھی نہیں دیکھا -

(۱۵) آسی—یہ رام پور کے شاعر ہیں (تذکرۂ ذکا و گلشن بےخار) -

(۱۶) آشفتہ—عظیم‌الدین خاں' اِن کی عرفیت بھورے خاں ہے اور پیشہ سپہ‌گری (تذکرۂ مصحفی) - یہ پٹھان نسل کے؛ اور مائل کے شاگرد تھے- مہدی‌علی خاں کے مشاعروں میں حاضر ہوا کرتے تھے - لیکن بعد میں یہ چشتیہ فرقے کے درویش ہو گئے - اور نظم لکھنا چھوڑ دیا - اِن کا ذریعۂ معاش تجارت تھی (تذکرۂ سرور) - طبقات سخن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سنہ ۱۲۲۱ھ میں زندہ تھے -

(۱۷) آشفتہ—حکیم مرزا رضاعلی خاں - یہ حکیم تھے اور حکیم محمد شفیع خاں کے بیٹے تھے - بعض کہتے ہیں کہ یہ آگرے کے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ لکھنئو کے - سنہ ۱۲۱۵ھ میں کلکتے میں تھے (تذکرۂ سرور اور گلشن ہند) -

(۱۸) آشفتہ—سید منور علی ساکن دہلی - یہ ہوشیار حکیم تھے - (گلشن بےخار)- مجھے یقین ہے کہ وہ زندہ ہیں اور میرٹھ میں رہتے ہیں-

(۱۹) آشنا — میر زین‌العابدین - گردیزی نے اِن کو اپنا ہمعصر لکھا ہے - یہ عموماً میر نواب کہلاتے تھے - اور حکیم اصلاح‌الدین خاں کے بیٹے تھے؛ جو اُتنے ہی مشہور آدمی تھے؛ اور آرزو کو جانتے تھے -

(۲۰) آشنا — مرزا جُگّن ولد رحمت‌اللہ خاں - یہ ذکا کے ہمعصر تھے -

(۲۱) آشنا — مہا سنگھ - یہ کھتری ہیں - اور فارسی و ریختہ میں نظمیں لکھتےہیں (تذکرۂ سرور) - یہ دہلی میں رہتےہیں (تذکرۂذکا) -

(۲۲) آشوب — میر امدادعلی خاں ولد میر روشن‌علی فروغ دہلی و شاگرد ممنون (گلشن بےخار) -

(۲۳) آصف — آصف‌الدولہ ' حاکم اودھ - ذیل میں حاکمان اودھ کی (جو بعد میں شاہ کہلائے) ایک فہرست دی ہوئی ہے - اُن میں سے اکثر ریختہ کی شاعری کے مربی تھے - صفدر جنگ نے ۱۷ ذی‌الحجہ سنہ ۱۱۶۷ھ میں انتقال کیا - سنہ ۱۸۳۸ع کی المینک (Almanack) میں اور پرنسیپ کی یوسفل تیبلز (Useful Tables) میں لکھا ہے کہ وہ سنہ ۱۱۷۰ھ میں فوت ہوئے - لیکن دہلی سے پانچ میل کے فاصلے پر اُن کا خوبصورت مقبرہ ہے؛ جس کے مشرقی دروازے پر' شعر تاریخ وفات ہے' جس سے مندرجۂ بالا تاریخ سنہ ۱۱۶۷ھ نکلتی ہے - وہ شعر یہ ہے :

چنین سال تاریخ او شد رقم   کہ بادا مقیم بہشت برین

سنہ ۱۱۶۷ھ

اُن کے بعد شجاع‌الدولہ تخت نشین ہوئے' جو سنہ ۱۱۸۸ھ میں انتقال کر گئے - بعد میں آصف‌الدولہ ہوئے' یہ سنہ ۱۲۱۲ھ میں فوت ہوئے - سعادت علی خاں برادر آصف‌الدولہ نے سنہ ۱۲۲۹ھ میں انتقال کیا - غازی‌الدین‌حیدر عمادالملک نے سنہ ۱۲۳۵ھ میں شاہ کا خطاب حاصل

کیا اور سنہ ۱۲۴۲ھ میں انتقال کیا - نصیرالدین حیدر نے سنہ ۱۲۵۲ھ میں' نصیرالدولہ نے سنہ ۱۲۵۸ھ میں اور امجدعلی شاہ نے سنہ ۱۲۶۳ھ میں انتقال کیا - واجدعلی شاہ سنہ ۱۸۵۳ع مطابق سنہ ۱۲۶۹ھ میں تخت پر تھے -

(۲۴) آغا - مرزا آغا خاں ساکن لکھنئو - یہ مرثیہ لکھنے میں ماہر ہیں (تذکرہ‌جات ذکا و سرور) -

(۲۵) آغا — منشی لچھمی نرائن - یہ جنرل آکٹرلونی کی ملازمت میں تھے جنھوں نے سنہ ۱۲۲۹ھ میں انتقال کیا (تذکرۂ سرور) -

(۲۶) آفاق — میر فریدالدین بن بہاءالدین ؒ ساکن جلال‌آباد' جو دهلی اور سہارنپور کے درمیان ہے - یہ فراق کے شاگرد تھے - اِن کا ذکر گلشن بےخار میں ہے - اِنھوں نے حال ہی میں دهلی چھوڑ دی ہے (تذکرۂ ذکا) - یہ قاسم کے دوست تھے -

(۲۷) آفتاب — یہ شہنشاہ شاہ عالم ثانی کا تخلص ہے؛ جنھوں نے سنہ ۱۱۷۳ھ سے سنہ ۱۲۲۱ھ تک حکومت کی -

(۲۸) آفریں — شیخ قلندربخش ساکن سہارنپور - یہ اپنے وطن میں رہتے ہیں (تذکرۂ ذکا) - اِنھوں نے صنائع پر ایک کتاب لکھی ہے' جس کا نام تحفۃالصنائع ہے - (تذکرۂ سرور و گلشن بےخار) -

(۲۹) آگاہ — محمد صالح - یہ دهلی میں شاهنشاہ کے زمانے میں رہے (تذکرۂ جات گردیزی و ذکا) - اِن کو انتقال کیے ہوئے بہت عرصہ ہوا (تذکرۂ سرور) -

(۳۰) آگاہ — نورخاں ' یہ پٹھان اور ہوشیار قصہ گو ہیں (تذکرۂ علی‌ابراهیم) - یہ شاہ واقف کے شاگرد ہیں - کچھ عرصہ ہوا پٹنے چلے گئے - جہاں نواب کریم‌علی خاں ولد منیرالدولہ کے یہاں ملازم ہو گئے -

معلوم نہیں کہ وہ اب کہاں ہیں (تذکرۂ عشقی) - ممکن ہے یہ مندرجۂ ذیل اشخاص میں سے ہوں -

(۳۱) آگاہ — میر حسن‌علی - یہ دھلی کے بادشاہ کے قصہ گو اشخاص میں سے تھے - سرور کا بیان ہے کہ وہ حال میں اِس جگہ پر مقرر ہوئے تھے - اور قاسم جنھوں نے سنہ ۱۲۲۱ھ میں لکھا ہے؛ بیان کیا ہے کہ وہ اُس وقت تک اِسی جگہ پر تھے -

(۳۲) آوارہ — میر محمدقاسم، برادر زین‌العابدین آشنا - یہ گردیزی کے نسبتی بھائی تھے -

(۳۳) آہ — میر مہدی ولد میر محمد، جن کا تخلص سوز تھا - یہ ایک ہونہار اور نوجوان شخص ہیں (تذکرۂ عشقی) -

(۳۴) ابجدی — یہ صاحب دیوان تھے - ملاحظہ ہو فصل دوئم -

(۳۵) ابوالحسن — شاہ گولکنڈہ - دیکھو تانا شاہ -

(۳۶) اتفاق — یہ بریلی کے شاعر ہیں - (تذکرۂ سرور) -

(۳۷) اثل — میر عبدالجلیل - یہ بلگرام کے سید تھے اور ابوالفرح واسطی کے نسل میں سے تھے (تذکرہ جات ذکا و قاسم) - صاحب گلشن بےخار اور گلشن بےخزاں کی راے میں یہ دھلی کے رھنے والے تھے - اگرچہ یہ ایک بڑے عالم تھے، لیکن اِن کے ریختہ کے اشعار مذاقیہ ' مرزا زٹلی کے طرز پر ہیں - وہ محمد عطا کے ہمعصر تھے - فارسی اور عربی کے قصیدے لکھے ہیں - فارسی میں واسطی تخلص کیا کرتے تھے -

(۳۸) اثیم — محمد علی، ساکن گورکھپور (گلشن بےخزاں) -

(۳۹) اجمل — نصیرالدین محمد - عام طور سے اجمل محمد یا محمد اجمل کے نام سے مشہور ہیں - یہ شاہ محمدنصیر افضلی، ساکن الہ‌آباد کے بیٹے اور اُن کے بھائی غلام‌قطب‌الدین مصیبت مرحوم کے شاگرد

ہیں ۔ یہ قابل شخص ہیں ۔ اور کبھی کبھی ریختہ میں نظمیں لکھتے ہیں (تذکرۂ شورش) ۔ اِن کی کئی تصانیف ہیں (تذکرۂ عشقی) ۔

(۴۰) احسان—حافظ عبدالرحمان ۔ یہ شاہ عالم کے دربار کے شاعر تھے اور شاہزادوں کے اشعار کی اصلاح کیا کرتے تھے ۔ اِنھوں نے اردو ' فارسی میں اشعار لکھے (تذکرہ جات ذکا و قاسم) ۔ پہلے اِن کا تخلص رحمان تھا (تذکرۂ قاسم) ۔ اِنھوں نے دھلی میں سنہ ۱۸۵۱ع میں سن رسیدہ ہو کر انتقال کیا ۔

(۴۱) احسان—ساکن لکھنئو ۔ مرثیہ کہنے میں یہ خاص شہرت رکھتے تھے ۔ (تذکرہ جات ذکا و سرور و گلشن بے خزاں) ۔

(۴۲) احسان—میر شمس الدین ولد میر قمرالدین منت (تذکرۂ علی ابراھیم) ۔

(۴۳) احسن—میر غلام‌علی ساکن حیدرآباد ۔ اِنھوں نے حال میں شہرت حاصل کی ھے (تذکرہ جات ذکا و سرور) ۔

(۴۴) احسن—احسن اللّٰہ ھمعصر اشتیاق ۔ مضمون و آبرو کی تقلید کیا کرتے ھیں ۔ وہ سنہ ۱۱۶۵ھ میں انتقال کر گئے تھے ۔ (تذکرہ جات قائم و گردیزی و عشقی) ۔

(۴۵) احسن—میرزا حسن‌علی (قائم اِن کو بجائے علی کے قلی لکھتے ھیں) ۔ یہ ایرانی نسل کے تھے اور میر ضیا اور بعد میں سودا کے شاگرد ھوئے ۔ شجاع الدولہ اور آصف الدولہ اِن کے مربی تھے (تذکرۂ سرور) ۔ اِس وقت سنہ ۱۲۱۵ھ میں وہ نواب سرفرازالدولہ کی ملازمت میں لکھنئو میں ھیں (گلشن ھند) ۔ اِس شاعر کے علاوہ مرزا احسن اللّٰہ احسن کا اور علی‌احسن خاں احسن کا ذکر جو (عمدۃالملک کے خانساماں تھے) عشقی کے تذکرے میں ھے ۔

(۴۶) احسن—محمد مولی - یہ دکن کے شاعر ھیں (تذکرۂ ذکا) -

(۴۷) احسن—احسن اللّٰہ خاں، ساکن دھلی، شاگرد قاسم - یہ سرور کے دوست تھے - یہ اِس وقت سنہ ۱۸۵۲ع میں دھلی میں با حیات ھیں -

(۴۸) احقر—مرزا جوادعلی قزلباش - یہ لکھنؤ میں پیدا ھوئے تھے، جہاں یہ سنہ ۱۲۰۹ھ میں رھتے تھے - اُس وقت اِن کی عمر ۴۲ سال کی تھی (تذکرہ جات مصحفی و ذکا) -

(۴۹) احمد—ساکن گجرات - یہ ولی، ساکن دکن کے ھمعصر تھے - اور سنسکرت اور بھاشا جانتے تھے - کبھی کبھی ریختہ میں بھی لکھتے تھے (تذکرۂ علی‌ابراھیم) - میر اور ذکا کے خیال میں اِن کا تخلص احمدی ھے مگر یہ غلط معلوم ھوتا ھے -

(۵۰) احمد—سید غلام‌محی الدین، ساکن حیدرآباد، شاگرد فیض (گلشن بے خزاں) -

(۵۱) احمد—سید احمد علی ساکن سرادہ - یہ ایک نہایت تعلیم یافتہ اور ھوشیار شخص تھے - اِنھوں نے نلدمن اور زلیخا کا ترجمہ ریختہ کی نظم میں کیا - اور ریختہ میں ایک دیوان چھوڑا (تذکرۂ ذکا) - غالباً یہ وھی شخص ھیں جنھوں نے گل و صنوبر اور دو ھندوستانی نظمیں مورپنکھی اور رشک پری لکھی ھیں؛ جن کا ذکر گارسن دی تیسی نے کیا ھے - مؤخرالذکر دو نظمیں سنہ ۱۲۳۱ھ میں فیض‌آباد میں لکھی گئی تھیں -

(۵۲) احمد—مرزا احمد بیگ - یہ قزلباش فرقے میں سے ھیں؛ اور ایک اچھے سپاھی (تذکرہ جات سرور و ذکا) - اِنھوں نے حال میں نظم لکھنا چھوڑ دیا ھے (تذکرۂ قاسم) -

(۵۳) احمد—حافظ شیخ غلام احمد اخوند - یہ قابل شخص ہیں - اِن کے بزرگ پنجاب کے تھے لیکن یہ دھلی میں پیدا ہوئے تھے (تذکرۂ سرور) - ذکا کی رائے میں اِن کا نام شیخ احمد ہے -

(۵۴) احمد—صمصام اللّٰہ ولد انعام اللّٰہ خاں یقین - اِن کا پیشہ سپہ‌گری تھا اور اِنھوں نے مشرقی صوبے میں انتقال کیا (تذکرۂ قاسم) -

(۵۵) احمد—شیخ احمدیار - فارسی اور ریختہ میں شعر کہتے ہیں (تذکرۂ قاسم) -

(۵۶) احمد—مرزا احمد علی خاں ولد فتح علی خاں - یہ ایک ہونہار نوجوان شخص ہیں (تذکرۂ ذکا) -

(۵۷) احمد—غلام احمد علی - یہ برھان پور میں رھتے ہیں (تذکرہ جات سرور و ذکا) -

(۵۸) احمد—شاہ ' جو عام طور سے بساون کے نام سے مشہور ہیں (تذکرۂ شورش) -

(۵۹) احمد—شاہ بہادر' شاھنشاہ دھلی (تذکرۂ شورش) -

(۶۰) احمد علی—(شیخ) ساکن دھلی- شاگرد میر کلّو حقیر (تذکرۂ ذکا) - یہ غالباً مندرجۂ بالا شخص ہیں -

(۶۱) احمدی—شیخ احمد وارث' ساکن زمانیہ' متصل غازی پور - یہ سنہ ۱۱۹۶ھ میں چمکے (تذکرہ جات علی ابراھیم و عشقی) -

(۶۲) احمدی—نظام الدین - یہ ایک مشہور خوش‌نویس تھے - سنہ ۱۲۰۰ھ میں پیدا ہوئے تھے - سنہ ۱۲۲۹ھ میں ملابار چلے گئے تھے - یہ ایک فارسی کے اور ایک اردو کے دیوان کے مصنّف ہیں - سرور نے لکھا ہے کہ گجرات کے ایک شخص احمدی تخلص کے تھے؛ مگر وہ اُن کا نام نہیں جانتے تھے -

(۶۳) اختر—میر اکبرعلی ساکن سر ہند' شاگرد مصحفی و جرأت - یہ لکھنؤ میں رہتے تھے - اور سنہ ۱۲۰۹ھ میں ۳۰ سال سے زیادہ عمر کے تھے - اِن کا تخلص پہلے انجام تھا (تذکرۂ مصحفی) -

(۶۴) اخگر—لالہ ٹھوک چند - یہ مرزا خرم‌بخت کے خزانچی ہیں (تذکرہ جات ذکا و سرور)-

(۶۵) آداب—غلام محی الدین ساکن' حیدرآباد - فیض کے شاگرد تھے - اِن کا ذکر گلشن بے خزاں میں ہے -

(۶۶) ادھم—عبدالعلی - اِنھوں نے ایک مثنوی لکھی ہے' جس کا نام مجموعۂ عاشقین ہے - اِن کا ذکر گارسن دَتی تیسی کی فہرست میں ہے' جس کا ایک نسخہ برٹش میوزیم میں ہے -

(۶۷) ارشاد—انور علی (گلشن بے خزاں) -

(۶۸) ارمان—شاہ‌علی ولد جعفرعلی حسرت ساکن لکھنؤ (تذکرۂ سرور) - مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ الور میں ناظم تھے اور وہیں اُن کا انتقال ہوا -

(۶۹) ارمان—نواب مجاہدجنگ ساکن' حیدرآباد ' شاگرد میر اسد علی خاں (تذکرہ جات سرور و ذکا) -

(۷۰) استاد—شیخ محمد بخش' ساکن بریلی (گلشن بےخزاں) -

(۷۱) اسد—اسد اللّٰہ خاں معروف بہ مرزا نوشہ - اِن کے بزرگ سمرقند کے تھے - اور یہ دھلی میں پیدا ہوئے تھے (تذکرۂ سرور)- اِن کا تذکرہ غالب کے تخلص کے ذیل میں کیا جاوے گا - اِس وقت سنہ ۱۸۵۲ع میں یہ تقریباً ۶۰ سال کے ہیں- اِن کا دیوان چھپ گیا ہے- اِس وقت یہ صرف فارسی میں اشعار لکھتے ہیں - اِنھوں نے انشاء فارسی اور حضرت علی کی تعریف میں ایک مثنوی لکھی ہے -

(۷۲) اسد — کیرت سنگھ - یہ کھتری تھے- اور دھلی میں رہتے تھے- یہ ھوشیار منصدی تھے - اِنھوں نے ایک چھوٹاسا فارسی کا دیوان لکھا ھے -

(۷۳) اسد — مہر امانی، شاگرد سودا - یہ پہلے دھلی میں رھتے تھے- مگر اپنے مربی نواب افضل خاں کے انتقال کے بعد لکھنئو چلے گئے- اور سڑک پر تقریباً ۵۰ سال کی عمر میں قتل کر دیے گئے - اِنھوں نے ایک ضخیم دیوان اور کئی مثنویاں چھوڑی ھیں - ایک مثنوی گنجینہ پر ھے (تذکرہ جات مصحفی و سرور) -

(۷۴) اسد - میر اسدعلی، ساکن دھلی، شاگرد سودا ، اِس وقت یہ بنگال میں رھتے ھیں (تذکرۂ عشقی) -

(۵۷) اسعد — مرزا اسعدبخت ولد احسن‌بخت ولد شاہ عالم - معلوم ھوتا ھے کہ سنہ ۱۲۲۱ھ میں یہ زندہ تھے (تذکرۂ قاسم) -

(۷۶) اسفان — یہ ایک عیسائی کا نام اور تخلص ھے؛ جو دھلی میں پیدا ھوئے تھے - اِن کے والد یورپین تھے - یہ ذکا کے شناسا تھے- اور سنہ۱۲۱۵ھ میں با حیات تھے (تذکرۂ سرور) -

(۷۷) اسلام — شیخ الاسلام، ساکن تھا نہ ، سہارن پور - یہ ھندوستان کے اِس حصے کے بہترین شاعر ھیں (تذکرۂ ذکا) -

(۷۸) اسیر — بلنھیر - یہ مخلوط‌النسل ھیں - ظفریاب خاں کے دوست ھیں (ظفریاب خاں، سمرو کے بیٹے کا خطاب تھا) - اِن کی نظموں کی اصلاح نصیرالدین نصیر کیا کرتے ھیں (تذکرۂ ذکا و سرور) -

(۷۹) اسیر — میر گلزار علی - یہ اِس وقت تقریباً ۴۵ سال کے ھیں (گلشن بے خزاں) -

(۸۰) اسیر — صاحب گلشن بے خزاں نے مندرجۂ بالا اسیر کے علاوہ دو اور اصحاب کا ذکر کیا ھے جن کا تخلص اسیر تھا - لیکن وہ کہتے ھیں کہ

اُن کے متعلق اُن کو کچھ بھی واقفیت نہیں ہے -

(۸۱) اشتیاق — شاہ ولی اللّٰہ ' ساکن سرھند - گردیزی؟ اور بعض دیگر مصنفوں کا بیان ہے کہ اِن کے دادا شیخ احمد تھے' جو مجدد الف ثانیؒ کہلاتے تھے- کیونکہ اُنھوں نے ایک نیا قاعدہ نکالا تھا کہ ھزار سال کے بعد ایک شخص پیدا ھوتا ھے جو اسلام پر عبور رکھتا ھے اور جس کا کام اسلام کو زندہ رکھنا اور مضبوط کرنا ھوتا ھے- اور یہ دوسرے دور کے لیے تھے- بعضوں کا قول ھے کہ یہ محمد گل کے پوتے تھے - لطف کی روایت کی مطابق یہ ممکن ھے کہ اِن کا مریدی کا شجرہ' شیخ احمد سے ملتا ھو- شاہ ولی اللّٰہ کوتلے میں رھتے تھے' جو دھلی کے قریب ھے- اور مشہور دینی عالم اور صوفی تھے- اُنھوں نے سنہ ۱۱۶۱ھ میں انتقال کیا - اور کئی تصنیفیں چھوڑ گئے ' مثلاً قرۃالعینین فی‌ابطال شہادۃ المسلمین ؛ جلۃالعالیۃ فی مناقب معاویۃ - شاہ عبدالعزیز جو ھندوستان کے مشہور دینی عالم ھیں' شاہ ولی اللّٰہ کے بیٹے تھے (تذکرہ جات قائم و گردیزی و گلشن ھند) -

(۸۲) اشرف — ھمعصر ولی (تذکرۂ ذکا) ؛ ھمعصر آبرو (تذکرۂ علی ابراھیم) -

(۸۳) محمد اشرف — ذکا کہتے ھیں کہ یہ لکھنئو کے قرب و جوار کے ھیں اور اچھی نظمیں لکھتے ھیں- عشقی کہتے ھیں کہ پہلے مرشدآباد میں رھتے تھے اور جان برسٹو کی ملازمت میں تھے- مگر یہ نہیں معلوم کہ بعد میں اِن کا کیا ھوا - عشقی کہتے ھیں کہ نظم جس کا نام سرنامہ ھے' اشرف کی بتلائی جاتی ھے -

(۸۴) اشرف — محمد اشرف ولد امام الدین' ساکن کاندھیلہ ضلع سہارنپور - یہ ایک نہایت تعلیم یافتہ نوجوان شخص' تقریباً تیس سال کی عمر کے ھیں (تذکرۂ شورش) -

(۸۵) اشرف—حافظ غلام اشرف، ساکن دهلی - یہ کبھی کبھی اپنا تخلص حافظ کیا کرتے تھے - یہ ایک اچھے گانے والے تھے - اور فارسی و هندوستانی میں اشعار لکھتے تھے - قاسم کے دوست تھے - اور سنہ ۱۲۲۱ھ میں نوجوان تھے - غالباً یہ وهی اشرف خاں ولد حکیم شریف خاں، عالم شاهی، ساکن دهلی هیں؛ جن کا ذکر صاحب طبقات سخن نے کیا ہے -

(۸۶) اشفاق—شیخ سرفراز علی، ساکن بریلی، شاگرد میرزا خانی نوازش حسین (تذکرۂ ذکا) -

(۸۷) اشک—یہ رام پور کے افغانی نسل کے شاعر هیں - (تذکرہ جات سرور و ذکا) -

(۸۸) اشکی—میر وارث‌علی ولد شاہ کلب علی، ساکن پٹنہ، شاگرد عشقی -

(۸۹) اشکی—مرزا محی الدین (گلشن بے خزاں) -

(۹۰) اصغر—میر امجدعلی، ساکن آگرہ - یہ ایک بزرگ شخص تھے، جن کا مریدی کا شجرہ عبداللّٰہ بغدادی سے ملتا تھا (تذکرۂ سرور) - اِن کا تخلص امجد بھی تھا - حکیم سید غلام‌قطب الدین باطن، جو اِن کے پاس دو مرتبہ حاضر ہوئے لکھتے هیں کہ وہ—فارسی اور اردو کی نظمیں چھوڑ گئے - اِن کا اردو کا دیوان آگرے میں چھپا ہے -

(۹۱) اصغر—میر اصغرعلی، ساکن مارهرہ، متصل دهلی - اِن کا ذکر ذکا کے تذکرے میں ہے - اِنهوں نے فارسی میں اشعار لکھے هیں - اِن کا دیوان مشہور ہے (تذکرۂ قاسم) -

(۹۲) اصغری—محمد ظہیر الدین مرزا علی بخت، معروف بہ میرزا گرگانی -

(۹۳) اطہار—حسین علی خاں، شاگرد امام بخش ناسخ (تذکرۂ

سرور و گلشن بےخار) -

(۹۴) اطہر—سید محمدمیر، ساکن دھلی، نصیرالدین برادر خواجہ میر درد۔ یہ ایک عابد شخص، صوفی مزاج تھے - اِنھوں نے ایک چھوٹا سا دیوان اور مثنوی چھوڑی ھے - قاسم کہتے ھیں کہ اِن کو انتقال کیے ھوئے بہت عرصہ ھوا (دیوان عشقی) -

(۹۵) اظہر—غلام محی الدین، ساکن دھلی، شاگرد حسین سروری اور میر فرزند علی - اِن کا ذریعۂ معاش مدرسی تھا (تذکرۂ سرور) - ذکا اور قاسم کی راے میں یہ سروری کے بیٹے تھے -

(۹۶) اظہر—خواجہ اظہر، ساکن دھلی قدیم - یہ نواب عمادالملک کی ملازمت میں تھے، جو اُس وقت وزیر تھے (تذکرۂ ذکا) - اِن کو انتقال کیے ھوئے بہت عرصہ ھو گیا (تذکرۂ سرور) -

(۹۷) أظہر—میر غلام‌علی، ساکن دھلی، شاگرد شمس الدین فقیر المتخلص بہ مفتوں - کچھ عرصے تک مرشدآباد میں رھے- لیکن چونکہ یہ مغرور اور متلون طبع تھے، اِن کا وھاں نباہ نہ ھو سکا؛ اس لیے یہ پٹنے چلے گئے تھے - اِنھوں نے سنہ ۱۱۹۲ھ میں انتقال کیا - یہ فارسی کے اچھے عالم تھے (تذکرہ جات علی ابراھیم و ذکا و عشقی) -

(۹۸) اعظم—شاہ محمد اعظم، ساکن سندیلہ - پہلے یہ سپاھی تھے - مگر بعد کو مرادآباد میں گوشہ نشینی کی زندگی بسر کیا کرتے تھے - اِنھوں نے فارسی اور ریختہ میں نظمیں کہی تھیں - لیکن اُن کو تحریر میں نہیں لائے تھے -

(۹۹) اعظم—محمد اعظم - لکھنئو کے ایک عطار کے بیٹے تھے - آصف‌الدولہ کے دربار میں ایک عہدے پر تھے (تذکرۂ علی‌ابراھیم) - اِنھوں نے جوانی میں انتقال کیا (تذکرۂ عشقی) -

(۱۰۰) اعظم—اعظم خاں - یہ افغانی نسل کے ہیں اور دھلی میں رهتے ہیں - شاہ محمد نصیر کے شاگرد ہیں - (تذکرہ جات سرور و ذکا) -

(۱۰۱) اعظم—میر اعظم‌علی - یہ نوجوان شخص ہیں اور لکھنئو میں رهتے ہیں - نصیر کے شاگرد ہیں اور دھلی ہو آئے ہیں (تذکرۂ ذکا) -

(۱۰۲) اعظم—مرزا علی بیگ - یہ الہ‌آباد میں ایک عہدے پر تھے۔ اِس وقت اِن کی عمر قریب ۹۰ سال کے ھے - آتش کے شاگرد ہیں (گلشن بےخزاں) - اِس وقت سنہ ۱۸۵۳ع میں یہ آگرے میں رهتے ہیں -

(۱۰۳) اعظم—منشی اعظم‌علی - یہ آگرے کے کالج میں فارسی کے مدرس ہیں (گلشن بےخار) - اِس وقت سنہ ۱۸۵۳ع میں یہ بہت ضعیف ہو گئے ہیں - اور آگرے میں رہا کرتے ہیں - اِنہوں نے سکندر نامے کا اردو اشعار میں ترجمہ کیا - اور جلال‌الدین رومی کے طرز پر ایک مثنوی بھی لکھی ھے -

(۱۰۴) اعظم—اعظم‌علی خاں ولد سید قلندرعلی - یہ ایک سن‌رسیدہ شاعر ہیں (تذکرہ جات سرور و ذکا) -

(۱۰۵) افسر—غلام افسر ولد غلام رسول، شاگرد مصحفی - اِنہوں نے زیادہ تر مرثیے کہے ہیں (تذکرہ جات مصحفی و سرور) - یہ اب لکھنئو میں ہیں (تذکرۂ ذکا) -

(۱۰۶) افسر—ساکن مرادآباد - ذکا نے لکھا ھے کہ مجھ سے اُن سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی -

(۱۰۷) افسردہ—مرزا پناہ‌علی بیگ، ساکن لکھنئو - یہ زیادہ تر مرثیے لکھتے ہیں (طبقات سخن) -

(۱۰۸) افسوس—میر شیرعلی - یہ پہلے لکھنئو میں آصف‌الدولہ کے چچا نواب اسحاق خاں کی ملازمت میں ؛ اور بعد میں مرزا جوان

بخت کی ملازمت میں تھے۔ آخر میں ویلسلی سے اِن کی سفارش کی گئی اور یہ فورٹ ولیم کے کالج میں منشی مقرر ہو گئے - اِنھوں نے بمقام کلکتہ سنہ ۱۸۰۹ع میں انتقال کیا -

(۱۰۹) افسوس—مرزا غفوربیگ، ساکن دہلی - اِن کے بزرگ، توران سے آئے تھے - اِن کو انتقال کیے ہوئے کچھ عرصہ ہوگیا (تذکرۂ سرور) -

(۱۱۰) افصح—نام شاہ فصیح، شاگرد مرزا بیدل - یہ لکھنؤ کے درویش تھے اور اِنھوں نے بہت زیادہ عمر پاکر سنہ ۱۱۹۲ھ میں انتقال کیا (تذکرۂ علی ابراہیم) - اِنھوں نے ایک فارسی کا دیوان چھوڑا ہے -

(۱۱۱) افصح—آغا حیدرعلی - یہ لکھنؤ کے مرزا حسن‌علی بیگ کے بیٹے ہیں؛ جہاں یہ اب بھی رہتے ہیں (گلشن بےخزاں) -

(۱۱۲) افضل—محمد افضل، ساکن جھنجھانہ، جو میرٹھ سے دور نہیں ہے - یہ ایک غیرمعروف شاعر نہیں تھے؛ اور زیادہ تعلیم یافتہ بھی نہیں تھے - قائم نے لکھا ہے کہ یہ عبداللہ قطب شاہ سے پہلے گذرے ہیں؛ جو سنہ ۱۰۲۰ھ میں تخت نشین ہوئے تھے - اِنھوں نے ایک نظم لکھی ہے؛ جس کا نام بکٹ کہانی ہے - اُس کا ایک نسخہ، لندن کے انڈیا ہاؤس میں موجود ہے -

(۱۱۳) افغان—امام‌علی خاں، ساکن لکھنؤ (تذکرہ جات سرور و ذکا و طبقات سخن) - علی ابراہیم کے خیال میں اِن کا نام الفت خاں تھا اور یہ نہایت عسرت کی زندگی بسر کیا کرتے تھے -

(۱۱۴) افگار—میر جیون - یہ مشہد چلے گئے اور وہاں حضرت امام رضا کے مزار پر قیام کیا (تذکرۂ علی ابراہیم) -

(۱۱۵) اکبر—شاہ بھچّو یا میاں؛ شاگرد حاتم - جب تک دہلی میں رہے، مشاعرہ کرتے رہے (تذکرۂ سرور)- جب تک مصحفی دہلی میں تھے

وہ اکبر کی نظمیں صحیح کرتے تھے - اِنھوں نے ایک دیوان لکھا ھے - اُس کا طرز پرانا ھے اور ذو معنی الفاظ سے خراب ھو گیا ھے (تذکرۂ مصحفی) -

(۱۱۶) اکبر—مکرم الدولہ سید اکبرعلی خاں مستقیم جنگ - یہ جوان بخت کی والدہ کے بھائی تھے - اِن‌کو انتقال کیے ھوئے کچھ عرصہ ھوا (تذکرۂ قاسم) -

(۱۱۷) اکبر—اکبر خاں' یہ نواب مصطفی خان بہادر کے چھوٹے بھائی تھے اور مومن خاں کے شاگرد (جو اپنے مکان کی چھت پر سے گر پڑے اور سنہ ۱۸۵۲ع میں انتقال کر گئے) - اکبر دھلی میں رھتے ھیں -

(۱۱۸) اکرم—خواجہ اکبر' ساکن دھلی - یہ قائم کے دوست تھے - اِنھوں نے اپنے تذکرے کا نام تاریخی رکھا تھا - (تذکرہ‌جات قائم و علی ابراھیم و عشقی و ذکا) -

(۱۱۹) الفت—یہ مظفر نگر کے شاعر ھیں (تذکرۂ سرور) -

(۱۲۰) الفت—محمد الفت - یہ حیدرآباد کے قریب کے رھنے والے تھے (تذکرۂ سرور) - غالباً یہ وھی محمد عثمان الفت ھیں جن کا ذکر صبح وطن میں صفحہ ۳۲ پر ھے -

(۱۲۱) الفت—رائے منگل سین' کایستھ' ساکن پٹنہ - کچھ عرصے تک یہ دھلی میں ایک عہدے پر رھے - یہ جرأت کے شاگرد تھے (تذکرۂ سرور) - یہ آرزو کے ھمعصر تھے (تذکرۂ علی ابراھیم) -

(۱۲۲) الم—صاحب‌میر ولد خواجہ محمدمیر - یہ میر درد کے قریبی رشتہ‌دار تھے اور سنہ ۱۱۹۴ھ میں مرشدآباد میں اور سنہ ۱۲۱۵ھ میں دھلی میں تھے (گلشن ھند) - یہ سنہ ۱۲۲۱ھ میں زندہ تھے (تذکرۂ قاسم) - مصحفی اور سرور کی رائے میں یہ میر درد کے بیٹے تھے -

(۱۲۳) الم—محمد علی - یہ شاگرد ذوق ھیں (گلشن بےخار) -

(۱۲۴) الہام—شیخ شرف الدین معروف بہ شاہ ملول - یہ درویش ہیں اور لکھنٔو میں رہا کرتے ہیں -

(۱۲۵) الہام—فضائل بیگ، شاگرد سید عبدالولی عزلت (تذکرہ جات گردیزی و شورش) -

(۱۲۶) امامی—خواجہ امام بخش، ساکن دھلی - پہلے یہ ھیبت جنگ کی ملازمت میں اچھی حالت میں تھے - لیکن ۳۰ سال سے یہ عسرت کے ساتھ پٹنے میں زندگی بسر کرتے ہیں (تذکرۂ عشقی) - عشقی کے دوست تھے - تذکرۂ علی ابراھیم میں اِن کا تخلص امامی دیا ہوا ھے -

(۱۲۷) امامی—روشن بیگ، ساکن دھلی، شاگرد نصیر - یہ بڑے قابل شاعر تھے (تذکرۂ سرور) - جوانی میں انتقال کیا (گلشن بےخار) -

(۱۲۸) امانت—امانت راے - یہ دھلی میں دریبے میں رھتے تھے (تذکرۂ سرور و گلشن بےخار) -

(۱۲۹) امانی—مہر امانی، ساکن دھلی، ولد خواجہ برھان الدین آثمی - علی ابراھیم کا بیان ھے کہ اِنھوں نے سنہ ۱۱۸۷ھ میں انتقال کیا ؛ اور نواب مصطفیٰ خان بہادر کہتے ھیں کہ سنہ ۱۱۷۷ھ میں - یہ زیادہ تر مرثیہ کہا کرتے تھے -

(۱۳۰) امجد—مولوی محمدامجد، شاگرد نظام خاں معجز - یہ سنہ ۱۲۰۹ھ میں تقریباً ۷۰ سال کے تھے - اِنھوں نے فارسی و ریختہ میں نظمیں لکھی تھیں (تذکرہ‌جات مصحفی و ذکا) - صاحب گلشن بےخار کی راے میں یہ مولوی ارشد المتخلص بہ ارشد (جنھوں نے مینا بازار کی شرح لکھی ھے) کے بیٹے اور مولوی عبدالرحمان (دوست صاحب گلشن بےخار) کے والد تھے -

(۱۳۱) امید—مرزا محمد رضا - اِن کا خطاب قزلباش تھا - یہ ایران

کے رہنے والے اور طاہر وحید کے شاگرد تھے - بہادر شاہ کے زمانے میں یہ ہندوستان آئے اور عہدہ و خطاب حاصل کیا - سنہ ۱۱۵۹ھ میں انتقال کیا - انہوں نے ایک مشہور فارسی کا دیوان اور ریختہ کی کچھ نظمیں چھوڑیں (تذکرہ جات قائم، میر، علی ابراہیم و سرور) -

(۱۳۲) امید—یہ حیدرآباد کے شاعر تھے - لیکن ان کے مزید حالات معلوم نہیں (تذکرہ جات سرور و ذکا) -

(۱۳۳) امید—امید علی ولد نواب خان‌جہاں - بینی نرائن کا بیان ہے کہ یہ اب ہگلی میں رہتے ہیں -

(۱۳۴) امیر—نواب محمدیار خاں ولد نواب علی‌محمد خاں - یہ افغانی نسل کے تھے - ان کو موسیقی میں اچھی دسترس تھی اور تانڈے میں رہا کرتے تھے - جب ان کا رجحان، ریختہ کی شاعری کی طرف ہوا تو انہوں نے سوز اور سودا کو اپنے پاس بلایا؛ لیکن اُنھوں نے ان کی دعوت قبول نہیں کی - پھر انہوں نے محمد قائم کو بلایا جو اُس وقت بسونی میں رہتے تھے اور اُن کو سو روپیہ تنخواہ پر رکھا - قائم کے علاوہ انہوں نے اپنے پاس دوسرے شعرا کو جمع کیا؛ مثلاً مصحفی، نعیم، پروانہ مرادآبادی، عشرت اور حکیم کبیر سنبھلی - یہ مصوری کے بھی دلدادہ تھے - اور انہوں نے عاقل خاں کو تمام مشہور شعرا کی تصویروں کے بنانے کا حکم دیا تھا - اور اُن کا ایک البم بنایا تھا - شاہ عالم اور مرہٹوں کے ہاتھ ضابطہ خاں کی شکست نے ان کے خوش‌گوار حالات کا خاتمہ کر دیا تھا - اور سنہ ۱۱۸۸ھ کے بعد ہی یہ انتقال کر گئے (تذکرۂ مصحفی) - شورش کے رائے میں یہ اصل میں جاٹ قوم کے تھے - اور داؤد خاں نے ان کو متبنٰی کیا تھا -

(۱۳۵) امیر—امین‌الدولہ معین‌الملک ناصر جنگ معروف بہ مرزا

مینڈھو - یہ آصف الدولہ کے بھائی تھے اور شاہ عالم کے دربار میں میر آتشی کے عہدے پر تھے - (یعنی بارود، آتش بازی وغیرہ اِن کے ہاتھ میں تھی) - اب یہ لکھنؤ میں رہتے ہیں (تذکرۂ سرور) - سنہ ۱۲۲۱ھ تک زندہ رہتے ہوئے معلوم ہوئے ہیں -

(۱۳۶) امیر—امیرالدولہ نوازش‌خاں، ساکن دھلی- یہ حمیدالرحمن خاں کہلاتے تھے - اور نظام الدین کے شاگرد تھے - اپنے گھر میں مشاعرہ کیا کرتے تھے، جہاں دھلی کے تمام شعرا جمع ہوا کرتے تھے (تذکرۂ سرور) -

(۱۳۷) امیر—شیخ امیر الدین ساکن نرور - کہا جاتا ھے کہ یہ نرور میں کچھ عرصے تک کوتوال رہے تھے (تذکرہ جات سرور و ذکا) -

(۱۳۸) امیر— امیر علی - یہ سید تھے، اور دھلی اِن کا وطن تھا - کچھ عرصہ ھوا، یہ دکن چلے گئے (تذکرہ جات سرور و ذکا) -

(۱۳۹) امیر—امیر اللّٰہ ساکن دھلی - یہ ایک قابل محبت اور نوجوان شخص ھیں - اور نجوم میں بہت دسترس رکھتے ھیں (تذکرۂ سرور) - یہ ذکا کے دوست تھے، جو اِن کو میاں امیر اللّٰہ کہتے تھے -

(۱۴۰) امیر—شیخ امیر اللّٰہ، ساکن دھلی، شاگرد نصیر - یہ رمل میں ماھر ھیں (تذکرۂ ذکا اور گلشن بے خار) - (یہ غیر ممکن نہیں ھے کہ یہ وھی شخص ھوں، جنکا ذکر اوپر آ چکا ھے - اور یہ کہ ذکا نے دو مرتبہ اِن کا ذکر کیا ھے -

(۱۴۱) امیر—شیخ امیربخش ولد حسین‌بخش، ساکن دھلی - یہ ھاترس میں ایک عہدے پر ھیں (گلشن بے خزاں) -

(۱۴۲) امین—میر محمدامین، ساکن دکن - سرور کو اِن کے کچھ حالات نہیں معلوم ھو سکے -

(۱۴۳) امین—میر محمدامین، ساکن بنارس، شاگرد میر غلام علی

آزاد (تذکرۂ ذکا) - یہ دکن چلے گئے اور وہیں سکونت اختیار کی (تذکرۂ قاسم) - میرے خیال میں یہ وہی شخص ہیں جنکا تذکرہ اوپر آ چکا ہے -

(۱۴۴) امین—خواجہ امین الدین، ساکن پٹنہ - یہ کشمیری نسل کے تھے - سنہ ۱۱۹۴ھ میں یہ کچھ سال سے، نواب میر محمدرضا خاں مظفر جنگ کی ملازمت میں تھے (تذکرۂ علی ابراهیم) - اِن کی نظمیں، جن کی بہت تعریف کی جاتی ہے، غزل کے ایک چھوٹے سے دیوان کی شکل میں جمع کردی گئی ہیں - یہ بلاس رائے اخلاص کے شاگرد تھے - اور فارسی میں ایک دیوان چھوڑ گئے ہیں (تذکرۂ عشقی) -

(۱۴۵) امین—مرزا محمد اسمعیل، ساکن دهلی - پہلے اِن کا تخلص وحشت تھا - یہ پہلے سپاهی اور بعد میں مدرس تھے (تذکرۂ ذکا) - اِن سے ذکا سے دوستی تھی -

(۱۴۶) امین—امین الدین خاں ولد قاضی وحی‌الدین خاں - یہ کلکتے کے مدرسے کے موجودہ امین کے دادا ہیں - اِنھوں نے سنہ ۱۱۸۶ھ میں بمقام بنارس انتقال کیا -

(۱۴۷) انتظار—علی‌قلی خاں ولد علی‌اکبر خاں ملیک باشی - علی‌وردی خاں مہابت جنگ کے زمانے میں، یہ مرشدآباد میں رها کرتے تھے - علی ابراهیم کے دوست تھے - مرشدآباد میں انتقال کیا (تذکرۂ عشقی) -

(۱۴۸) انجام—نواب عمدۃالملک امیر خاں - محمد شاہ کے زمانے میں یہ ایک بڑے عہدے پر مامور تھے - قائم کو اِن سے بہت انسیت تھی - یہ سنہ ۱۱۵۹ھ میں قتل کردیے گئے - فارسی اور ریختہ میں نظمیں چھوڑ گئے (تذکرہ جات قائم و گردیزی و گلشن هند) - یہ نعمت اللّٰہ ولی کی نسل میں سے تھے - اور زیادہ تر پہیلیاں لکھا کرتے تھے (طبقات سخن) -

(۱۴۹) اندوہ—مرزا غفور بیگ - یہ مغلیہ نسل کے تھے (ایرانی یا

تاتاری) - سپہ گری اِن کا پیشہ تھا اور دھلی میں رھا کرتے تھے - (تذکرہ جات ذکا و سرور) -

(۱۵۰) انسان—اسدیار خاں - اِن کا خطاب اسدالدولہ بہادر تھا - لیکن یہ عام طور سے جگنو کے نام سے مشہور تھے - یہ سات ہزار کی حیثیت کے امیر تھے - اور زیادہ تر تجارت کرتے تھے (تذکرۂ قائم) -

(۱۵۱) انشا—انشاء اللہ خاں پسر ماشاء اللہ خاں المتخلص بہ مصدر - اِن کا وطن مرشدآباد تھا - لیکن اِن کے بزرگ نجف کے تھے - اپنے والد کی طرح یہ ہوشیار طبیب اور ہندوستان کے بہت زیادہ قابل شعرا میں سے تھے - سنہ ۱۲۱۵ھ میں یہ لکھنؤ میں سلیمان شکوہ کی ملازمت میں تھے - یہ کئی زبانیں جانتے تھے - اور اردو کی کلیات کے علاوہ ' ایک فارسی کا دیوان چھوڑ گئے ہیں - اِن کی مثنویوں میں ایک مثنوی' شیر و برنج کے نام سے ھے' جس میں اِنھوں نے نان و حلوا مصنفۂ بہاءالدین عاملی کا چربہ اتارا ھے - یہ ترکی میں بھی اشعار کہا کرتے تھے - اِنھوں نے کچھ نظمیں ایسی لکھیں جس میں کوئی حرف نقطہ دار نہیں - اور کچھ ایسی جن کا ہر حرف نقطہ دار ھے (تذکرہ جات علی ابراھیم و مصحفی) - اِن کو انتقال کیے ہوئے تقریباً بیس سال ہو چکے (گلشن بے خار) -

(۱۵۲) انصاف—عبدالرحمن خاں- یہ دھلی میں رہا کرتے ہیں اور اکثر مشاعروں میں حاضر ہوا کرتے ہیں (گلشن بے خزاں) -

(۱۵۳) انوار—محمد مولیٰ ساکن دکن - سرور نے لکھا ھے کہ اُن کو اِن کے متعلق کچھ حالات نہیں مل سکے- ذکا سے معلوم ہوتا ھے کہ یہ اُن کے ہمعصر تھے -

(۱۵۴) انور—غلام علی' ساکن کالپی (تذکرۂ علی ابراھیم) -

(۱۵۵) انور—آفتاب رائے- یہ ایک سرکاری منشی تھے (تذکرۂ ذکا) -

(۱۵۶) انور—ولی محمد خاں - شیخ زادۂ دهلی - اِن کے بزرگ دهلی کی عدالت عالیہ کے داروغہ تھے - یہ فارسی اور ریختہ میں نظمیں خصوصاً غزل لکھتے هیں (تذکرۂ سرور) -

(۱۵۷) اوباش—شیخ امیرالزماں بجنوری - یہ لکھنؤ کے شیخ زادے اور مصحفی کے شاگرد تھے (تذکرہ جات مصحفی و ذکا) -

(۱۵۸) اوج—عبداللہ' ساکن سردھنہ' متصل میرٹھ (تذکرۂ سرور) -

(۱۵۹) اولی—میر اولادعلی - یہ بارہ کے سید تھے (تذکرہ جات علی ابراهیم و عشقی) -

(۱۶۰) اولیا—میر (مرزا بقول شورش) اولیا ساکن موهان' متصل لکھنؤ - کہا جاتا ھے کہ اِس وقت بنگال میں رهتے هیں (تذکرۂ عشقی) - یہ مرشدآباد میں رهتے هیں (تذکرۂ شورش) -

(۱۶۱) اُوَیسی (یا اُویسی)— غلام محی الدین' یہ پیرزادے تھے - اور سنہ ۱۲۱۳ھ میں دهلی میں رهتے تھے - اور سنہ ۱۲۱۵ھ میں دکن میں تھے (تذکرہ جات ذکا و سرور) - اِنھوں نے سنہ ۱۲۲۱ھ سے پیشتر بریلی' میں انتقال کیا (تذکرۂ قاسم) -

---

(ب)

(۱۶۲) بابر — یہ آبرو کے ہمعصر تھے (تذکرۂ ذکا) -

(۱۶۳) بابر علی — بابر علی شاہ ' ساکن دہلی - یہ میر محمد کے مرید ہیں اور با حیات ہیں - ہر ماہ کی ۱۳ اور ۲۹ تاریخ کو اِن کے مکان پر قوال جمع ہوا کرتے ہیں - اُس میں اور لوگ بھی حاضر ہوا کرتے ہیں (تذکرہ جات ذکا و قاسم) -

(۱۶۴) باقر — میر باقرعلی' ساکن سمانوہ - یہ دہلی میں رہتے ہیں - اور میر فرزندعلی کے بھائی ہیں - زیادہ تر مرثیے کہا کرتے ہیں (تذکرۂ قاسم) -

(۱۶۵) بالا — رحم رسول' ساکن نارہرہ - اِن کے بزرگ' بلگرام کے شاہ برکات کی اولاد سے تھے (تذکرۂ ذکا) -

(۱۶۶) بحر — صاحب گلشن بیخار کہتے ہیں کہ مجھے اِن کے کچھ حالات معلوم نہیں -

(۱۶۷) بخشی — حسین بخش' ساکن آگرہ - اِن کا پیشہ تجارت ہے (تذکرۂ ذکا) -

(۱۶۸) برشتہ — میاں شرف (میاں شرف‌الدین بقول قائم) ' ساکن دہلی - یہ عظیم‌الدین آشفتہ کے شاگرد ہیں (تذکرۂ ذکا) -

(۱۶۹) برق — قاضی محمد نجم‌الدین (گلشن بےخزاں) -

(۱۷۰) برق — مرزا خدا بخش بہادر - یہ دہلی کے شاہی خاندان کے شاہزادے ہیں - نصیر اِن کے اشعار پر نظر ثانی کیا کرتے ہیں (تذکرۂ ذکا) -

(۱۷۱) برق — بھگوانددت، ساکن لکھنٔو - یہ اپنے کو نصیر کا شاگرد کہا کرتے تھے (تذکرۂ ذکا) -

(۱۷۲) برق — میاں شاہ جیو (میاں شاہ جی، تذکرۂ قاسم) - یہ غلام ہمدانی مصحفی کے شاگرد تھے -

(۱۷۳) برکت — سید برکت‌علی خاں، ساکن خیرآباد - یہ ہردل‌عزیز اور بہت قابل شخص ہیں (تذکرۂ ذکا) - جنرل آکٹر لونی نے اُن کو راجہ پٹیالہ کا مختار مقرر کر دیا تھا (تذکرۂ قائم و گلشن بےخار) -

(۱۷۴) برکت — برکت‌اللّٰہ خاں - یہ کوتانے میں رہتے ہیں اور زیب‌النسا بیگم کے یہاں سے پنشن پاتے ہیں - زیادہ تر فارسی میں اشعار کہتے ہیں -

(۱۷۵) بزاز — حسین بخش - یہ آگرے میں دکان رکھے ہوئے ہیں (گلشن بیخار) -

(۱۷۶) بسمل — سید جبارعلی، ساکن چنار - عرصے تک پٹنے میں رہے - علی ابراهیم سے، اِن سے بنارس میں، سنہ ۱۱۹۶ھ میں ملاقات ہوئی - عشقی اِن کا مولد چناڑہ بتلاتے ہیں - یہ جگہ چنار نہیں معلوم ہوتی، جس کا قلعہ مشہور ہے - سرور اِن کا تذکرہ اِس طرح کرتے ہیں گویا کہ یہ اُس وقت زندہ تھے -

(۱۷۷) بسمل — قائم، میر، گردیزی اور علی، اِن کے نام اور حالات سے ناواقف ہیں -

(۱۷۸) بسمل — مرزا بُھچّو بیگ، ساکن دهلی، شاگرد سودا - یہ مغل نسل کے تھے (ایرانی یا تاتاری)؛ اور اِن کا پیشہ سپہ‌گری تھا - اِنھوں نے ایک اچھا دیوان چھوڑا ہے (تذکرۂ ذکا) - غالباً یہ وہی بسمل ہیں جن کا

تذکرہ قائم، مہر، گردیزی اور علی ابراھیم نے کیا ھے -

(۱۷۹) بسمل—سید حمید بن بلال محمد خاں ساکن پٹنہ - یہ ملیرالدولہ کے حبشیوں میں سے ھیں - اور غالباً اب بنگال میں رھتے ھیں (تذکرۂ عشقی) -

(۱۸۰) بسمل—گداعلی بیگ - آج کل یہ فیض آباد میں رھتے ھیں - اور اِنھوں نے ایک مثنوی دیمک نامہ (The White Ant Book) لکھی ھے (تذکرۂ علی ابراھیم) -

(۱۸۱) بسمل—حافظ حفیظ اللہ - دھلی میں مدرس ھیں ؛ اور نصیر کے شاگرد (تذکرۂ ذکا) -

(۱۸۲) بسمل—مولوی محمدی معروف بہ میاں صاحب - یہ ایک بڑے مولوی ھیں - اِنھوں نے مروجہ اسکول کی عربی کی کتابیں پڑھی ھیں- اور فارسی و اُردو میں دیوان، اور اُردو میں دو یا تین چھوٹی مثنویاں خاص کر قانون سوالات پر لکھی ھیں (تذکرۂ ذکا) - اِنھوں نے مشارق الانوار اور حبل متین کا ترجمہ کیا - اور قواعد صرف پر ایک کتاب نقشوں کی صورت میں لکھی ؛ اور اُس کا نام معارج التعریف رکھا - اِن کے علاوہ اِنھوں نے کئی ابتدائی رسالے، الٰہی بخش نامی لڑکے کے لیے لکھے، جس سے اِن کو بہت محبت تھی (تذکرۂ قاسم) -

(۱۸۳) بسیط—لالہ انند سروپ - یہ بنارس یا اُس کے قریب تحصیلدار ھیں (گلشن بیخزاں) -

(۱۸۴) بشیر—میاں بشارت علی - یہ دھلی سے لکھنٹو چلے گئے اور مصحفی کے شاگرد ھو گئے (تذکرۂ مصحفی) - مرشدآباد میں انتقال کیا (تذکرۂ ذکا) - بعضوں کا بیان ھے کہ اِنھوں نے دھلی واپس آتے ھوئے انتقال فرمایا -

(۱۸۵) بشیر—سید محمدعلی - یہ کونڈل میں پولیس کے داروغہ تھے- سنہ ۱۲۹۳ھ میں انتقال کیا - اِن کے والد قادربخش ایک بڑے صوفی تھے - یہ دھلی کے تھے' لیکن کچھ عرصے تک سون (اودھ) میں رھے تھے (گلشن بیخزاں) -

(۱۸۶) بقا—شیخ محمدبقاءاللّٰہ خاں ولد خوشنویس حافظ لطف‌اللّٰہ خاں' ساکن آگرہ - یہ لکھنئو میں رھتے ھیں- اور مکین کے شاگرد ھیں (تذکرۂ علی ابراھیم)- پہلے اِن کا تخلص غمین تھا ؛ اور فارسی میں بھی نظمیں کہا کرتے تھے - مصحفی اِن کے دوست تھے؛ اور اُن کے بیان کے مطابق یہ سنہ ۱۲۰۹ھ میں زندہ تھے؛ اور لکھنئو میں رھا کرتے تھے - عشقی بھی کہتے ھیں کہ جب اُنھوں نے اپنا تذکرہ لکھا تو یہ زندہ تھے - لیکن صاحب گلشن ھند کے خیال میں اِنھوں نے سنہ ۱۲۰۹ھ میں انتقال کیا -

(۱۸۷) بلیغ—مولوی حاجی قدرت‌اللہ' ساکن اولدھن' جو ''دوآبہ'' میں ھے - یہ فارسی اور اُردو کے بڑے پُر گو شاعر تھے (تذکرۂ ذکا) -

(۱۸۸) بلنجھیا یا بلنجھی—یہ محمد شاہ کے زمانے کے ایک مخنث مگر اچھے شاعر تھے (تذکرۂ ذکا) - تذکرۂ علی ابراھیم میں اِن کا نام شاہ بلنجھیہ دیا ھوا ھے - یقین کے ساتھ نہیں معلوم کہ یہ ھندو تھے یا مسلمان (تذکرۂ قاسم) -

(۱۸۹) بنیاد—کہا جاتا ھے کہ یہ لکھنئو کے ھیں اور مصحفی کے شاگرد (تذکرۂ ذکا) -

(۱۹۰) بہادر—راجہ بیلی بہادر - یہ بہار کے راجہ تھے (تذکرۂ سرور) - اور پروانہ کے والد (گلشن بیخار) -

(۱۹۱) بہادر—راجہ‌رام پنڈت' برادر راجہ دیارام پنڈت (تذکرۂ ذکا) -

یہ ریختی زبان میں بھی شعر کہا کرتے تھے (تذکرۂ قاسم) -

(۱۹۲) بہادر—بہادر سنگھ - یہ دھلی کے کایستھ ' اور حاتم کے شاگرد ھیں - کچھ عرصہ ھوا ' بریلی چلے گئے ھیں (تذکرۂ ذکا) -

(۱۹۳) بہادر علی—(میر) ساکن دھلی - اِن کا پیشہ سپہگری تھا - شورش کا بیان ھے کہ یہ حال میں قتل کر دیے گئے - سخن گو ھونے کے مقابلے میں یہ سخن فہم زیادہ تھے -

(۱۹۴) بہادر—ٹیک، چند' ساکن دھلی - یہ گردیزی کے دوست تھے - اِن کی کئی تصانیف ھیں - منجملہ اُن کے گردیزی نے ایک فارسی کی لغت بتلائی ھے جس کا نام بہار عجم ھے - اُس میں اِنھوں نے آرزو کی لغت کی اور دوسری لغات کی بہت سی غلطیاں بتلائی ھیں- ابطال ضرورت بھی اِنھیں کی لکھی ھوئی ھے - علی ابراھیم کہتے ھیں کہ اِنھوں نے ایران کا سفر کیا - معلوم ھوتا ھے کہ علی ابراھیم کے لکھنے کے وقت اِن کا انتقال ھو چکا تھا -

(۱۹۵) بہجت—مولوی عبدالمجید - اِنھوں نے دھلی میں تعلیم پائی تھی - اور ایک بڑے ذی علم شخص تھے (تذکرۂ ذکا) - یہ مولوی بسمل کے شاگرد تھے (تذکرۂ قاسم) -

(۱۹۶) بھید—میر میراں - اِن کا خطاب سید نوازش خاں تھا - یہ سفیر ایرانی' سید مرتضیٰ خاں کے بھتیجے تھے (تذکرۂ ذکا) -

(۱۹۷) بیان—خواجہ احسن‌اللہ ' ساکن آگرہ و شاگرد مرزا مظہر (تذکرہ‌جات قائم' گردیزی و شورش) - یہ دھلی میں رھتے تھے اور ایک دیوان چھوڑ گئے (تذکرۂ علی ابراھیم) - کچھ عرصہ ھوا یہ دکن چلے گئے اور وھاں ایک عہدے پر مامور ھیں (تذکرۂ مصحفی و گلشن ھند) - ذکا اور قاسم اور صاحب طبقات سخن کے خیال میں اِن کا نام احسن‌الدین

خاں ہے - اصل میں یہ کشمیری تھے، مگر دھلی میں پیدا ہوئے تھے - اب حیدرآباد میں ایک عہدے پر مامور ہیں - اُنھوں نے ایک مثنوی "جلگ نامہ" کے نام سے لکھی ھے (تذکرۂ ذکا) - یہ قاسم کے شاگرد تھے جو اِن کی مثنوی کو چپک نامہ کہتے ہیں -

(۱۹۸) بیباک — میر نجف علی - یہ عرب کے موسوی سید تھے - اصل میں کوئل کے باشندے ہیں؛ لیکن نو سال سے دھلی میں رھتے ہیں (تذکرۂ مصحفی) - یہ اچھے حکیم تھے (گلشن بےخار) -

(۱۹۹) بیتاب — محمد اسمعیل، شاگرد یکرنگ - یہ سنہ ۱۱۹۸ھ سے پیشتر اپنے گھوڑے پر سے گر کر نوجوانی میں انتقال کر گئے (تذکرہ جات قائم، گردیزی و عشقی) -

(۲۰۰) بیتاب — شاہ محمدعلیم، ساکن الہ‌آباد، برادر قاضی مفخر - یہ ایک ذی علم شخص، شاہ عالم کے زمانے میں تھے (تذکرۂ علی ابراھیم) - تذکرۂ عشقی میں شاہ علیم‌اللّٰہ بیتاب کا ذکر ہے اور کہا جاتا ھے کہ ممکن ھے کہ یہ میر محمدعلیم ھی ھوں -

(۲۰۱) بیتاب — میر محمد علی - شورش، جنھوں نے اِن کا ذکر کیا ھے، کہتے ہیں کہ اُن کو اِن کی زندگی کے کچھ حالات معلوم نہیں - غالباً یہ وھی ہیں جن کا ذکر اوپر آ چکا ھے -

(۲۰۲) بیتاب — محمد علیم (علیم‌الدین، بقول ذکا)، ساکن الہ‌آباد - یہ اپنی شاعرانہ قابلیت کے متعلق بہت بلند رائے رکھتے ہیں اور بہت سے نوجوان شعرا، اپنے اشعار کی اصلاح اِن سے کرایا کرتے ہیں (تذکرہ جات ذکا و سرور) اگر ذکا اور سرور کے لکھنے کے وقت یہ زندہ تھے، تو یہ وہ بیتاب نہیں ہو سکتے جن کا ذکر علی ابراھیم نے کیا ھے -

(۲۰۳) بیتاب — میر مدن، ساکن دھلی - یہ اچھے خاندان سے تھے اور

سراج الدولہ کے زمانے میں مرشدآباد میں بخشی (یعنی فوج کی تنخواہ تقسیم کرنے والے) تھے- یہ لڑائی میں مارے گئے تھے- (تذکرہ جات عشقی و شورش)-

(۲۰۴) بیتاب—شیخ خیرالدین، ساکن آگرہ، شاگرد مجرم (تذکرۂ ذکا)-

(۲۰۵) بیتاب—سید کلب علی، ساکن پٹنہ، ولد فیض علی، جو شاہ کمال علی کے بھائی تھے - یہ آب حیات کی جستجو میں اپنا وقت ضائع کیا کرتے ہیں (تذکرۂ عشقی) -

(۲۰۶) بیتاب—خداوردی خاں ساکن دهلی، برادر رنگین اور شاگرد مسلون - یہ صورت میں سپاهی معلوم هوتے هیں (تذکرۂ ذکا) - یہ سرور کے دوست تھے -

(۲۰۷) بیتاب—عباس علی خاں، ساکن رامپور، ولد نواب عبدالعلی خاں - یہ بہت عرصے تک لکھنٔو میں رہے- لیکن اب کچھ عرصے سے دهلی میں رهتے هیں (تذکرۂ ذکا و گلشن بےخار) -

(۲۰۸) بیتاب—شیخ ولی اللہ - یہ پانی‌پت میں مدرس هیں (تذکرۂ ذکا) -

(۲۰۹) بیتاب—مرزا کلو بہادر - یہ دهلی کے شاهزادے هیں (تذکرۂ ذکا) -

(۲۱۰) بیتاب—سیوک رام - یہ اوسط درجے کے شاعر هیں (تذکرۂ ذکا) -

(۲۱۱) بیتاب—بہادر سنگھ، ساکن بریلی - یہ کبھی کبھی اشعار کہتے هیں (تذکرۂ ذکا) -

(۲۱۲) بیتاب—سنتوکھ رائے - یہ قائم کے همعصر تھے (تذکرہ جات قاسم و علی ابراهیم) -

(۲۱۳) بیتجان—شیو سنگھ کھتری، ساکن دهلی - مختلف قسم

کے نجوم میں دسترس رکھتے ہیں (تذکرۂ ذکا) - اِن کو انتقال کیے ہوئے دو سال ہوئے (تذکرۂ قاسم) -

(۲۱۴) بیجان—زورآور خاں' ساکن کوئل (تذکرۂ سرور) -

(۲۱۵) بیجان—عزیز خاں - یہ روھیلا تھے - مصحفی سے اِن سے "آنولہ" میں ملاقات ہوئی -

(۲۱۶) بیخبر—محمد بیگ - یہ خیرآباد کے مغل ہیں اور حال میں شعر کہنا شروع کیا ہے (تذکرۂ ذکا) -

(۲۱۷) بیخبر—ساکن لکھنؤ - یہ نورالاسلام منظر کے شاگرد ہیں (تذکرۂ ذکا) -

(۲۱۸) بیخواب—صاحب گلشن بےخار اور گلشن بےخزاں اِن کا نام نہیں جانتے ہیں -

(۲۱۹) بیخود—نرائن داس مہاجن' ساکن دھلی - شاگرد ھدایت و ثناء اللہ خاں فراق - یہ ذکا کے دوست تھے - سرور کے قول کے مطابق' جنھوں نے اِن کو دیکھا تھا' یہ میر درد کے شاگرد تھے- صاحب طبقات سخن لکھتے ھیں کہ یہ میرٹھ میں ایک مجسٹریٹ کی عدالت میں امین تھے-

(۲۲۰) بیدار—منشی بساون لال ' شاگرد مظہر - اِنھوں نے سن رسیدہ ھو کر "پٹنہ" میں انتقال کیا اور فارسی کا ایک دیوان چھوڑا (تذکرۂ عشقی) -

(۲۲۱) بیدار—میاں (میر ' بقول علی ابراھیم ؛ شیخ ' بقول قاسم) محمدی (تذکرۂ قاسم) - یہ میر درد کے دوست تھے اور ایک دیوان چھوڑ گئے (تذکرۂ علی ابراھیم) - تذکرۂ عشقی میں دو شعرا کا ذکر ھے جن کا تخلص یہی ھے اور نام بھی قریب قریب یہی ھیں - ایک میر محمدی ساکن دھلی شاگرد درد ھیں اور دوسرے محمدی شاہ مرید فخرالدین -

یہ "آگرہ" میں رہا کرتے تھے اور اِنھوں نے سنہ ۱۲۱۲ھ میں انتقال کیا ۔ فارسی اور اُردو کے دیوان چھوڑ گئے ۔ اِن دو شعرا کے علاوہ عشقی نے ایک تیسرے بیدار کا ذکر کیا ہے جن کا نام میر محمد علی ہے ۔ مصحفی سے، جو اُن کو جانتے تھے، معلوم ہوتا ہے کہ یہ میر محمدی یا غالباً میاں محمدی ہیں۔ "آگرہ" جانے سے قبل دھلی کے قریب عرب سرائے میں رہا کرتے تھے۔ ذکا نے اِن کے حسب ذیل حالات لکھے ہیں:— "آگرہ" کے شاہ محمدی نے اُردو اور فارسی میں نظمیں لکھی ہیں ۔ فارسی میں یہ مرتضیٰ قلی خاں فراق کے شاگرد تھے، جو ایران کے باشندے تھے ۔ اور اُردو میں یہ میر درد اور حاتم کے شاگرد تھے ۔ کچھ عرصے تک یہ عرب سرائے میں رہے۔ لیکن بعد میں یہ اپنے وطن میں واپس آئے اور وھیں انتقال کیا ۔ تصوف میں یہ فخرالدین کے مرید تھے ۔ تذکرۂ گردیزی اور طبقات سخن میں اِن کا نام میر محمد علی دیا ہوا ہے ۔

(۲۲۲) بیدار—غلام حیدر ۔ اِن کا مولد دھلی تھا، مگر اِنھوں نے لکھنؤ میں پرورش پائی تھی ۔ (تذکرۂ ذکا) ۔

(۲۲۳) بیدل—مرزا عبدالقادر ۔ اِنھوں نے ایک فارسی کا دیوان ۹۰۰۰۰ اشعار کا اور کچھ مثنویاں لکھی ہیں ۔ جوانی میں یہ شاھزادہ محمد اعظم کے یہاں تھے، لیکن بعد میں گوشہ نشین ہو گئے تھے ۔ ریختہ میں اِنھوں نے بہت تھوڑے اشعار لکھے تھے (تذکرۂ میر) ۔

(۲۲۴) بیدل—خواجہ غلام‌حسین، شاگرد حافظ عبدالرحمن خاں احسان (گلشن بیخزاں) ۔

(۲۲۵) بیرنگ—دلاور خاں ۔ اِن کا پیشہ سوداگری تھا ۔ اِن کو انتقال کیے ہوئے کچھ عرصہ ہوا (تذکرۂ گردیزی) ۔ یہ یکرنگ کے شاگرد تھے اور پہلے ھمرنگ تخلص کیا کرتے تھے ۔

(۲۲۶) بیقرار—خواجہ کاظم ولد علی‌اعظم خاں - یہ با حیات ہیں اور فدوی کے معلم ہیں (تذکرۂ شورش) - تذکرۂ ذکا میں ایک میر کاظم حسین بیقرار ساکن دہلی شاگرد نصیر کا تذکرہ ہے، جو نواب سید رضی خاں بہادر صلابت جنگ کے قریبی رشتہ‌دار تھے؛ اور ایک مرزا کاظم حسین بیقرار ساکن دہلی شاگرد نصیر کا ذکر ہے، جو بیقرار کی طرح ذکا کے ہمعصر تھے - میرے خیال میں یہ سب ایک ہی شخص ہیں - چونکہ ذکا نے کسی قاعدے یا ترتیب کا خیال نہیں کیا ہے اِس لیے تعجب کی بات نہ ہوگی اگر اُنہوں نے ایک ہی نام کو دو مرتبہ درج کر دیا ہو - سرور اِن کو میر کاظم حسین کہتے ہیں اور اِن کو نوجوان بتلاتے ہیں - قاسم اِن کا نام میر قمرو بتلاتے ہیں -

(۲۲۷) بیقید—تخلص سید فضائل علی خاں، ساکن دہلی ولد میر محمد علی خاں- یہ محمد شاہ کے زمانے میں ''تھانہ'' کے صوبہ‌دار تھے اور قریب ۵۰۰ پانسو اشعار کی ایک عاشقانہ مثنوی چھوڑ گئے (تذکرۂ علی ابراہیم) -

(۲۲۸) بیکس—مرزا محمد - یہ پٹنے میں رہتے ہیں - اِن کے بزرگ ایران کے تھے - اِنہوں نے ایک بہت اچھا فارسی کا دیوان چھوڑا ہے (تذکرۂ ذکا) -

(۲۲۹) بیکس—میر امام بخش، ساکن دہلی - یہ ایک غریب شخص تھے - اور ایک مسجد میں رہا کرتے تھے جو اجمیری دروازے سے زیادہ فاصلے پر نہیں ہے (تذکرۂ ذکا) -

(۲۳۰) بیکل—سید عبدالوہاب، ساکن دولت‌آباد، شاگرد عزلت (تذکرۂ گردیزی) - یہ علی ابراہیم کو جانتے تھے جن سے مرشدآباد میں ملاقات ہوئی تھی -

(۲۳۱) بیمار—ساکن مرادآباد - یہ ایک نوجوان شخص ہیں جن کو اشعار کہنے کی زیادہ مشق نہیں ہے - اِن کا ذکر صاحب طبقات سخن نے کیا ہے' جو اِن کے دوست ہیں؛ اور جنھوں نے اِن کو فارسی کے شعرا کی فصل میں شامل کر دیا ہے -

(۲۳۲) بینوا—ساکن قصبۂ سیام - محمد شاہ کی حکومت کی ابتدا میں یہ دھلی آئے - اور اِنھوں نے ایک مخمس میں دھلی کے جوتے بنانے والوں کے جھگڑے کو بیان کیا' جو جامع مسجد پر واقع ہوا تھا - جھگڑے کا سبب یہ تھا کہ ایک مالدار جوھری مسمی بہ سنکرن داس نے ایک جوتہ بنانے والے کو مار ڈالا تھا (تذکرہ‌جات قائم و میر) - یہ حسرت کے شاگرد تھے (تذکرۂ عشقی) -

(۲۳۳) بینوا—مقبول‌شاہ' ساکن دھلی' مرید رفیع‌الدین (جو با حیات ہیں) - یہ قلندرانہ زندگی بسر کیا کرتے ہیں اور عشقی کے شاگرد ہیں (تذکرۂ ذکا) -

(۲۳۴) بیہوش—شیخ دیدار بخش' ساکن آگرہ - یہ مدرس ہیں (تذکرۂ ذکا) -

(۲۳۵) بیہوش—میر عبدالرشید' ساکن شکارپور؛ جہاں وہ مدرس ہیں (تذکرۂ ذکا) -

---

پ

(۲۳۶) پاکباز—سید صلاح‌الدین معروف بہ میر مکھن ولد سید شاہ کمال - یہ ایک بڑے بزرگ شخص اور قائم کے دوست تھے - یکرنگ کے شاگرد تھے (تذکرۂ شورش) -

(۲۳۷) پذیر—سید نثار علی ولد سید گلزار علی اسیر - اِن کی عمر صرف ۱۳ سال کی ھے (گلشن بےخزاں) -

(۲۳۸) پروانہ—راجہ جسونت سنگھ معروف بہ کاکاجی ولد مہاراجہ بینی - یہ لالہ سرب سکھ دیوانہ کے شاگرد ہیں اور لکھنؤ میں رھتے ہیں - اردو و فارسی میں شعر کہتے ہیں (تذکرۂ علی ابراھیم) - سنہ ۱۲۰۹ھ میں زندہ تھے اور مصحفی کے دوست تھے -

(۲۳۹) پروانہ—محمد بیگ، ساکن خیرآباد (گلشن بےخار) -

(۲۴۰) پروانہ—سید پروانہ‌علی شاہ، ساکن مرادآباد - حال میں دنیا سے کنارہ کش ہوگئے ہیں (تذکرہ جات علی ابراھیم و قاسم) - شراب اور بھنگ کے عادی تھے - قائم نے محمد یار خاں سے اِن کا تعارف کرایا تھا - اِن کے اشعار کی اصلاح قائم کیا کرتے تھے (تذکرۂ مصحفی) -

(۲۴۱) پریم ناتھ—رائے کھتری (تذکرۂ قائم) -

(۲۴۲) پنچھیا (شاہ)—یہ ایک درویش اور پرگو شاعر تھے (تذکرۂ علی ابراھیم) -

(۲۴۳) پیام—شرف‌الدین‌علی خاں، ساکن آگرہ - زیادہ تر فارسی میں شاعری کیا کرتے تھے - لیکن ریختہ میں بھی ایک دیوان چھوڑا ہے - مہر کے دوست تھے - محمد شاہ کے زمانے میں اِنھوں نے عروج پایا (تذکرۂ علی ابراھیم) - اِنھوں نے فارسی کا ایک نہایت اچھا دیوان چھوڑا (تذکرۂ قاسم) -

---

ت

(۲۴۴) تاب — مہتاب رائے (گلشن بے‌خار) - ملاحظہ ہو "تائب"۔

(۲۴۵) تاباں — میر عبدالحی، ساکن دھلی - یہ ایک خوبصورت مگر عیاش شخص تھے - شراب‌خواری کی وجہ سے جوانی میں انتقال کیا (تذکرہ جات قائم و گردیزی) - سودا کے دوست اور محمد علی حشمت کے شاگرد تھے - اِن کے دیوان میں تقریباً ایک ھزار اشعار ھیں (تذکرہ جات شورش و مصحفی) -

(۲۴۶) تاثیر — میر صادق‌علی، ساکن حیدرآباد (تذکرۂ ذکا) -

(۲۴۷) تارک — زاھد بیگ، ساکن دھلی و شاگرد میر عزت اللہ عشق (طبقات سخن و تذکرۂ ذکا) -

(۲۴۸) تانا شاہ — ابوالحسن (سید ابوالحسن) شاہ گولکنڈا - دارالسلطنت کے فتح ھو جانے بعد عالمگیر نے اِن کو نظربند کر دیا تھا اور نہایت سخت سلوک اِن کے ساتھ کیا - چونکہ یہ عیش کے عادی تھے اس لیے نظر بندی کی حالت میں عیش کے سامان کے چلے جانے سے اِن کو بہت تکلیف تھی - اِنھوں نے شاھنشاہ اورنگ زیب سے حقے کے استعمال کی اجازت مانگی - یہ اجازت اِن کو مل گئی اور یہ دن رات اُس کو بجائے پانی کے، عرق گلاب وغیرہ ڈال کر پیا کرتے تھے - پہلے یہ روز سیکڑوں بوتل عرق گلاب خرچ کیا کرتے تھے؛ لیکن جب شاھنشاہ نے اِس کو سنا تو

بتدریج اُس کو کم کیا - یہاں تک کہ شاهنشاہ کی کفایت شعاری پر غصہ هو کر تانا شاہ نے حقہ پینا بالکل چھوڑ دیا (گلشن هند) -

(۲۴۹) تائب—حافظ عبداللہ ' ساکن دهلی - شاگرد عبدالرحمان احسان (تذکرۂ ذکا) -

(۲۵۰) تائب—مہتاب‌رائے- یہ اصل میں کشمیر کے تھے (تذکرۂ ذکا) -

(۲۵۱) تپش—میر مدد علی' ساکن دهلی - اِن کے بزرگ ایران کے تھے - یہ اسیر کے شاگرد هیں - فارسی میں اعلیٰ پایے کی نظمیں لکھی هیں (گلشن بےخزاں) -

(۲۵۲) تپش—محمد اسماعیل معروف بہ میرزا جان' ساکن دهلی- اِن کے والد یوسف بیگ خاں' بخارا کے تھے - یہ محمدیار بیگ سائل اور خواجہ میر درد کے شاگرد هیں - علی ابراهیم سے' اِن سے بنارس میں' سنہ ۱۱۹۸ھ میں ملاقات هوئی - اُس وقت یہ نوجوان تھے اور شاهزادہ جہاندار کی ملازمت میں تھے (تذکرۂ علی ابراهیم) - بعد میں یہ مرشدآباد گئے اور وهاں سے کلکتے چلے گئے؛ جہاں یہ کچھ عرصے تک قید میں رہے - رهائی پانے کے بعد انتقال کیا (تذکرۂ عشقی) - قید کے زمانے میں اِنھوں نے ریختہ میں یوسف و زلیخا لکھی - یہ اب بنگال میں هیں (تذکرۂ قاسم) - بینی نرائن کا بیان ھے کہ اُن کے تذکرہ لکھنے کے وقت یہ زندہ تھے مگر کلکتہ چھوڑ کر چلے گئے تھے - یہ باحیات هیں (تذکرۂ ذکا) -

(۲۵۳) تجرد—میر عبداللہ ' ساکن دکن ' شاگرد سید عبدالولی عزلت (تذکرہ جات قائم و گردیزی و ذکا) -

(۲۵۴) تجلی—شاہ تجلی (شاہ تجلی علی - تذکرہ جات ذکا و قاسم)' ساکن حیدرآباد - یہ درویش هیں اور اپنا زیادہ وقت شاعری میں صرف کیا کرتے هیں (تذکرۂ ذکا) -

(۲۵۵) تجلی—معروف به میاں حاجی - اِن کا نام میر محمد حسن (حسین ' تذکرۂ سرور ؛ محسن' تذکرۂ قاسم) ولد میر محمد حسین (حسن ' تذکرۂ سرور) کلیم ہے (طالب حسین کلیم ' تذکرۂ ذکا) - تجلی میر محمد تقی میر کے قریبی رشتہ‌دار ہیں - اِنھوں نے ایک ضخیم دیوان اور لیلیٰ و مجنوں لکھی ہے- اِن کا پیشہ سپہ‌گری ہے اور اِن کی عمر تقریباً ۴۰ سال کے ہے (تذکرۂ مصحفی) - یہ مصحفی کے دوست تھے - دھلی کے قریب عرب سرائے میں رھتے ہیں - کچھ عرصے سے حاجی تخلص کرتے ہیں (تذکرۂ ذکا) - میں نے سنا ہے کہ اِن کا انتقال ہو گیا - صاحب طبقات سخن کے خیال میں اِن کا نام میر غلام علی تھا - اِن کی مثنوی کا مقصود عشق ہے ' جو اِن کو ایک برھمن کی بیوی سے تھا اور جس سے اِنھوں نے شادی کر لی تھی - گلشن بےخزاں میں محمد حسین معروف به حاجی اور میر غلام علی مصنف لیلیٰ و مجنوں میں امتیاز کیا گیا ہے -

(۲۵۶) تجمل—ساکن لکھنئو (تذکرہ جات ذکا و سرور) -

(۲۵۷) تجمل—میر اعظم (محمد عظیم ' تذکرۂ سرور و گلشن بےخار) ساکن لکھنئو و شاگرد جرأت - یہ زیادہ تر مرثیے کہتے ہیں (تذکرۂ ذکا) -

(۲۵۸) تحسین—منشی حسین‌عطا خاں - یہ اٹاوے میں رھتے ہیں (تذکرۂ سرور) -

(۲۵۹) تحسین—میاں غلام مصطفیٰ ولد مولوی رفیع‌الدین - فراق اِن کے اشعار کی اصلاح کیا کرتے تھے - اِنھوں نے حال میں شاعری شروع کی ہے (تذکرۂ ذکا) -

(۲۶۰) تحسین—میر محمد حسین خاں ساکن لکھنئو - اِن کا خطاب مرصع رقم ہے- یہ اچھے خوشنویس اور انشا پرداز ہیں (تذکرۂ سرور)-

اِن کا نام میر محمدحسین عطا خاں ولد محمدباقر خاں شوق ہے - یہ ابو منصور علی خاں صفدر جنگ کے درباری تھے - اِنھوں نے فارسی میں ضوابط انگریزی اور تواریخ قاسمی لکھی ہیں - اور اردو میں نوطرزمرصع جس میں چہاردرویش کا قصہ بیان کیا گیا ہے (طبقات سخن) - یہ مذکورۂ بالا منشی حسین‌عطا خاں معلوم ہوتے ہیں - اگرچہ سرور دونوں کو مختلف بتلاتے ہیں -

(۲۹۱) تحیّر—ساکن دہلی - یہ ہوشیار شاعر تھے (تذکرۂ ذکا) - تذکرۂ قاسم، گلشن بےخار اور گلشن بےخزاں میں ذکر ہے کہ اِن کا نام غلام مصطفےٰ ہے - یہ مولوی رفیع‌الدین کے بیٹے ہیں، جو ایک نہایت ذی علم شخص تھے - اِن تذکروں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اِن کے لکھنے کے وقت زندہ تھے - اِن کو انتقال کیے ہوئے کچھ عرصہ ہوا (تذکرۂ سرور) -

(۲۹۲) تراب—مولوی تراب علی - یہ بڑے عابد شخص ہیں - اِس وقت اِن کی عمر تقریباً ۵۰ سال کی ہوگی - پہلے یہ دہلی میں رہا کرتے تھے - معلوم نہیں کہ یہ اب کہاں ہیں (گلشن بےخزاں) -

(۲۹۳) ترساں—میر بہادرعلی، ساکن لکھنئو و شاگرد جرأت (تذکرۂ ذکا) -

(۲۹۴) ترقی—میرزا محمدتقی خاں، ساکن فیض‌آباد - یہ رئیس شخص ہیں اور شاعری کے بڑے دلدادہ ہیں (تذکرۂ ذکا) -

(۲۹۵) تسکین—گنگا داس کشمیری پنڈت (تذکرۂ ذکا) - سب ہندو، جن کے بزرگ کشمیر سے آئے؛ پنڈت کہلاتے ہیں اور تقریباً سب کشمیری پنڈت ہوتے ہیں -

(۲۹۶) تسکین—میر حسین - یہ فرخ سیر کے وزیر اور میر حیدر خاں قاتل کی اولاد میں سے ہیں اور مومن خاں کے شاگرد اور صاحب

گلشن بےخار کے دوست ہیں -

(۲۶۷) تسکین — میر سعادت علی، شاگرد مدت (شاگرد نظام‌الدین مجنون، تذکرۂ ذکا) - یہ ہونہار نوجوان شخص ہیں (تذکرۂ مصحفی) - یہ بریلی کے رہنے والے ہیں (طبقات سخن) -

(۲۶۸) تسلّی — لالہ ٹیکا رام - یہ گوپال رائے خزانچی کے بیٹے ہیں- اور اِن کی عمر تقریباً ۲۵ سال ہے - اِن کے بزرگ اٹاوے کے قریب کے رہنے والے تھے - لیکن یہ لکھنؤ میں پیدا ہوئے تھے - اِن کے پاس شاعری کی کتابوں کا بڑا ذخیرہ تھا (تذکرۂ مصحفی) - ذکا کے خیال میں اِن کا تخلص تسکین تھا - صاحب طبقات سخن اِن کو مکین کا شاگرد بتلاتے ہیں -

(۲۶۹) تسلّی — میر شجاعت‌علی، ساکن لکھنؤ و شاگرد نصیر - یہ با حیات ہیں (تذکرۂ ذکا) -

(۲۷۰) تسلیم — محمد کبیر خاں - یہ رامپور کے افغان تھے اور خلیفہ غلام محمد عباسی دہلوی (بریلوی، تذکرۂ سرور) کے شاگرد تھے (تذکرۂ ذکا و طبقات سخن) -

(۲۷۱) تصوّر — سید احسان اللّٰہ ولد حسین خاں، ساکن پلکوڑ متصل لکھنؤ - اِن کی عمر ۲۵ سال کی ہوگی - یہ جرأت کے شاگرد ہیں (تذکرۂ مصحفی) - ذکا کے خیال میں اِن کا نام سید حسن خاں تھا اور سرور کے خیال میں سید حسین خاں - قاسم کے خیال میں سید حیدر علی - صاحب گلشن بےخار کے خیال میں سید حیدر حسن خاں اور صاحب طبقات سخن کے خیال میں سید احسان حسین -

(۲۷۲) تصور — سید رجب علی، ساکن دہلی و شاگرد نصیر - اِنھوں نے حال میں شاعری شروع کی ہے (تذکرۂ ذکا) -

(۲۷۳) تصویر — صاحب گلشن بےخزاں کا بیان ہے کہ یہ ایک بی‌بی

کا تخلص ہے جن کے حالات اُن کو معلوم نہیں تھے -

(۲۷۴) تصویر—شاہ جواد علی' ساکن مرشدآباد - یہ افلاس کی حالت میں ہیں اور اِنہوں نے حال میں شاعری شروع کی ہے (تذکرۂ ذکا) -

(۲۷۵) تعشق—میر سید محمد ' ساکن دھلی - یہ عبدالقادر جیلانی کی اولاد میں سے ہیں اور میر عزت اللّٰہ عشق کے رشتے دار - اِنہوں نے حال میں شاعری شروع کی ہے (تذکرہ جات ذکا و سرور) - اِس وقت سنہ ۱۸۵۲ع میں یہ دھلی کے کالج میں عربی کے پروفیسر ہیں اور اِن کی عمر تقریباً ۶۵ سال کی ہے -

(۲۷۶) تقی—سید محمد تقی ' ساکن دھلی' معروف بہ میر گھاسی - فخرالدین کے شاگرد تھے - اور کتابوں کی نقل اور مدرسی اِن کا ذریعۂ معاش تھا (تذکرہ جات علی ابراھیم و ذکا) - یہ میر محمد عظیم کے مرید تھے (تذکرۂ قاسم) -

(۲۷۷) تمکین—بختا مل پنڈت - یہ دھلی میں پیدا ھوئے تھے لیکن اِن کے بزرگ کشمیر کے تھے - آج کل بریلی میں رھتے ھیں (تذکرۂ سرور) - اِن کے والد لچھمی رام فدا تھے (تذکرۂ قاسم) -

(۲۷۸) تمکین—صلاح الدین' ساکن دھلی - یہ ریختہ کے پر گو شاعر ھیں (تذکرہ جات قائم و گردیزی و شورش) - یہ محمد شاہ کے زمانے میں تھے - علی ابراھیم اِن کا نام میر صلاح الدین بتلاتے ھیں - صاحب طبقات سخن کا بیان ہے کہ یہ بڑے شرابخوار تھے -

(۲۷۹) تمکین—محمد یوسف (گلشن بےخزاں) -

(۲۸۰) تمکین—میر ثنا علی - یہ رمل میں ماھر ھیں - سنہ ۱۲۳۸ھ میں یہ شوکت جنگ کے ساتھ فرخ آباد سے دھلی آئے اور ذکا نے اِن سے ملاقات کی -

(۲۸۱) تمنا—عباس قلی خاں (علی خاں - تذکرۂ قاسم)، ساکن دھلی - یہ مغل نسل کے تھے - ذکا اِن کو جانتے تھے لیکن اُن کے تذکرہ لکھنے کے وقت یہ انتقال کر چکے تھے -

(۲۸۲) تمنا—میر اسد علی خاں، ساکن دکن - ھمعصر نواب نظام علی خاں (تذکرۂ ذکا) -

(۲۸۳) تمنا—میرزا مغل خاں - یہ دھلی کے بڑے اشخاص میں سے ھیں (گلشن بےخزاں) - سنہ ۱۸۳۵ع میں، جب میں دھلی میں تھا؛ تو یہ مشاعرہ کیا کرتے تھے -

(۲۸۴) تمنا—خواجہ محمد علی، ساکن پٹنہ، ولد خواجہ عبداللّٰہ تائید - یہ علی ابراھیم کے دوست ھیں - شورش کے خیال میں اِن کا نام مرزا علی رضا ھے - اِن کے علاوہ شورش نے دھلی کے ایک تمنا کا ذکر کیا ھے، جن کے حالات گردیزی اور تقی کو معلوم نہیں ھیں - لیکن میر اولاد علی سے شورش کو معلوم ھوا کہ مندرجۂ ذیل شعر دھلی کے تمنا کا ھے :—

نرگسستاں کے تماشے کا مجھے شوق نہیں
آج دیکھی ھیں تمنا نے تمھاری آنکھیں

(۲۸۵) تمنا—محمد اسحاق خاں - یہ دھلی میں پیدا ھوئے تھے اور کشمیری نسل کے تھے - یہ بنارس چلے گئے اور میرزا جہاندار شاہ کے یہاں ملازم ھوگئے اور وھیں انتقال کیا (تذکرۂ سرور) -

(۲۸۶) تنہا—شیخ عوض علی خاں ولد محمد وحید خاں بن محمد سعید خاں بن قائم علی خاں بن قاسم علی خاں - یہ مصحفی کے شاگرد تھے اور اِن کا پیشہ سپہ گری تھا - اب یہ دھلی میں رھتے ھیں (تذکرۂ ذکا) - قاسم علی خاں مدینے کے رھنے والے تھے اور ھمایوں بادشاہ کے ساتھ ھندوستان آئے اور اکبر بادشاہ نے اُن کو منصب عطا فرمایا - اُن کی

اولاد بادشاهوں کے زمانے میں ذمہ‌دار عہدوں پر رهی - تنہا ' پہلے محبوب علی خاں کے سواروں میں' نواب ذوالفقار الدولہ کے زمانے میں تھے - نواب کے انتقال کے بعد وہ جہاندار شاہ کے یہاں ملازم ہو گئے- اُس کے بعد التماس خاں کے یہاں' اُس کے بعد مہدی علی خاں کے یہاں - معلوم ہوتا ہے کہ طبقات سخن کے تذکرے کی تصنیف کے وقت یہ مہدی علی خاں کے یہاں ملازم تھے- صاحب طبقات سخن سے' اِن سے' میرٹھ میں ملاقات ہوئی تھی-

(۲۸۷) تنہا—محمد عیسیٰ - یہ لکھنئو میں پیدا ہوئے تھے - اِن کے بزرگ دهلی کے تھے - اِن کی عمر ۲۷ سال کی ہوگی - یہ سپاهی ہیں (تذکرۂ مصحفی) -

(۲۸۸) تنہا—سید کفایت علی ولد سید الٰہی بخش- سنہ ۱۲۶۱ھ میں یہ دهلی میں تھے اور مغل خاں تمنا کے مشاعروں میں حاضر ہوا کرتے تھے (گلشن بےخزاں) -

(۲۸۹) تنہا—سعد اللّٰہ خاں' ساکن دهلی' شاگرد فراق - اِنھوں نے جوانی میں انتقال کیا (تذکرۂ ذکا) - یہ افغانی نسل کے تھے اور قاسم کے شاگرد تھے (تذکرۂ قاسم) -

(۲۹۰) تھانیسری—شاہ امام بخش - یہ تھانیسور کے صوفی مشرب درویش ہیں (تذکرۂ سرور) -

ث

(۲۹۱) ثابت—یہ حیدرآباد کے شاعر تھے - ذکا نے اِن کی ایک رباعی نواب ارسطو جاہ کے متعلق بیان کی ھے -

(۲۹۲) ثابت—اصالت خاں (اجابت خاں ' گلشن بےخار ؛ اجابت علی خاں - گلشن بےخزاں) - یہ افغان نسل کے تھے اور قدوی کے شاگرد تھے - عرصے تک پٹنے میں رھے اور سنہ ۱۲۱۰ھ میں انتقال کیا (تذکرۂ عشقی) -

(۲۹۳) ثابت—میرزا (شاھزادہ) معزالدین بہادر' برادر میرزا احسن بخش - یہ باحیات ھیں اور زیادہ تر احسان اِن کے اشعار کی اصلاح کرتے ھیں (تذکرۂ ذکا) -

(۲۹۴) ثابت—شجاعت اللہ خاں' ساکن پانی‌پت' شاگرد جعفر علی حسرت (تذکرۂ علی ابراھیم) - یہ لکھنؤ میں رھا کرتے تھے (تذکرۂ قاسم) -

(۲۹۵) ثاقب—میر غالب‌الدین' ھمعصر ولی- اِن کے اشعار متقدمین کی طرز پر ھیں (تذکرۂ ذکا) -

(۲۹۶) ثاقب—سید شمس‌الدین - یہ دھلی کے درویش اور آبرو کے شاگرد تھے (تذکرۂ ذکا) -

(۲۹۷) ثاقب—شہاب‌الدین' شاگرد آبرو- قائم نے اِن کو سنہ ۱۱۶۴ھ

میں دیکھا تھا - یہ دھلی میں رھا کرتے تھے (تذکرۂ علی ابراھیم) - یہ لوھارہ کے باشندے تھے (طبقات سخن) -

(۲۹۸) ثروت—سید درویش علی - یہ عجیب و غریب شخص تھے (گلشن بےخار) -

(۲۹۹) ثروت—مفتی مخدوم، ساکن پھلواری، ولد مولوی جمال الدین و شاگرد مولوی آیت اللہ جوھری- یہ پہلے مفلس شخص تھے، لیکن وراثت میں اِن کو چالیس ھزار روپیہ ملا - یہ عالم جید تھے اور پٹنے میں رھا کرتے تھے (تذکرۂ عشقی) -

(۳۰۰) ثروت—میرزا محمد صادق، ساکن لکھنئو، معروف بہ آغا ثروت - راجہ ٹکیت راے کے یہاں یہ اتالیق تھے (تذکرۂ ذکا) -

(۳۰۱) ثریا شاہ—یہ ایک شاعرہ کا نام ھے (طبقات سخن) -

(۳۰۲) ثنا—میر شمس‌الدین - یہ پٹنے میں پیدا ھوئے تھے اور شاہ مشتاق طلب کے شاگرد تھے (تذکرۂ مصحفی) -

(۳۰۳) ثنا—ثناءالدین خاں، ساکن فرخ‌آباد - یہ کوئل میں مجسٹریٹ کی عدالت میں سررشتہ‌دار ھیں اور ھیں صاحب گلشن بےخزاں نے اپنا تذکرہ لکھنے سے پانچ سال پیشتر اِن سے ملاقات کی -

ج

(۳۰۴) جام—کلور سین ساکن بڈھولی و شاگرد شرف‌الدین مسرور جو عشق کے بیٹے ہیں .(گلشن بیخار) -

(۳۰۵) جان—فرخ‌آباد کی ایک شاعرہ کا یہ نام اور تخلص ہے (گلشن بیخزاں) -

(۳۰۶) جان—جان علی شاہ٬ رشتہ‌دار نواب قاسم‌علی خاں٬ ناظم بنگال و شاگرد میر محمدتقی و مرید نتھن شاہ سکندرآبادی (تذکرۂ ذکا) - یہ سکندرآباد میں فقیرانہ زندگی بسر کیا کرتے تھے (تذکرۂ سرور) - صاحب گلشن بیخار اِن کو باحیات بتلاتے ہیں -

(۳۰۷) جان—جان عالم خاں٬ رشتہ‌دار نواب روشن‌الدولہ و شاگرد سید محمد سوز (تذکرۂ علی ابراھیم) - یہ عربی جانتے ہیں -

(۳۰۸) جانی—بیگم جان٬ معروف بہ بہوبیگم٬ دختر نواب قمرالدین خاں و زوجۂ آصف‌الدولہ (گلشن بیخار) - ملاحظہ ہو عنوان دلھن بیگم -

(۳۰۹) جذب—سید عزت‌اللہ خاں بھکھاری٬ ساکن بریلی (تذکرۂ ذکا) - دو سال ہوئے یہ دھلی میں تھے (تذکرۂ سرور) - اِنھوں نے بہت سفر کیا اور بخارا کے قریب انتقال کیا (گلشن بیخار) -

(۳۱۰) جذب—میر مظہر علی - یہ عالم شخص تھے - اِن کو انتقال کیے ہوئے٬ تقریباً بیس سال ہوئے - غالباً یہ وہی شاعر ہیں جن کا تخلص فارسی میں صافی تھا (تذکرۂ عشقی) -

(۳۱۱) جراح—غلام ناصر٬ ساکن دھلی - اِن کے بزرگ کشمیر کے تھے - یہ حافظ رمضانی جراح کے بیٹے٬ اور خود فنی لیاقت شخص اور

اچھے جراح بھی ہیں (تذکرۂ قاسم)- اِن کو انتقال کیے ہوئے کچھ عرصہ ہوا (گلشن بیخار) -

(۳۱۲) جرأت—قلندر بخش، ولد حافظ امان و شاگرد حسرت - پہلے نواب محمد خاں محبت اِن کی مدد کیا کرتے تھے - لیکن سنہ ۱۲۱۵ھ میں، یہ لکھنؤ میں، سلیمان شکوہ کی ملازمت میں تھے - یہ موسیقی، نجوم اور دیگر علوم میں ماہر تھے- لیکن اِن کی بینائی جاتی رہی تھی (گلشن ہند) - معلوم ہوتا ہے کہ اِن کا اور اِن کے عزیزوں کا خاندانی نام یحییی ماں تھا - کیونکہ وہ اپنے کو یحییی رائے ماں کی نسل سے کہتے تھے؛ جو دھلی میں، چاندنی چوک کے قریب، ایک کوچے میں رہا کرتے تھے - یہ کوچہ رائے ماں کہلاتا تھا - گلشن بیخار میں مذکور ہے کہ یہ رائے ماں کی نسل سے تھے؛ جن کو نادر شاہ نے قتل کیا تھا - اور یہ کہ اِن کو انتقال کیے ہوئے بیس سال سے زیادہ ہوئے -

(۳۱۳) جرأت—مرزا مغل، ساکن بریلی ولد عبدالباقی خاں - اِن کا پیشہ سپہ‌گری تھا اور یہ سودا کے شاگرد تھے - اِن کا کلام پاکیزہ ہوتا ہے (تذکرۂ ذکا) - بریلی میں انتقال کیا (تذکرۂ قاسم) - تذکرۂ سرور میں اِن کا تخلص جمیل دیا ہوا ہے -

(۳۱۴) جرأت—میر محمدرضا ولد سید محمدوحید، جن کا خطاب سید صدرالدین تھا ؛ اور جو ذی رتبہ شخص تھے - اِن کو بادشاہ سے جاگیر ملی ہوئی تھی - جرأت سپاہی تھے؛ اور فارسی میں شاعری کیا کرتے تھے - اِن کو ساٹھ روپیہ مشاھرہ ملتا تھا - چونکہ یہ سخت شیعہ تھے، اِس لیے اُس میں سے وہ بائیس روپیہ، سیدوں کو بطور خیرات کے دے دیا کرتے تھے - پورنیہ میں انتقال کیا (تذکرۂ شورش) - یہ مندرجۂ ذیل شخص معلوم ہوتے ہیں -

(۳۱۵) جرأت—میر مستقیم، همعصر محمد شاہ - کہا جاتا ہے کہ یہ عابدانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ اور پورنیہ میں رہا کرتے تھے (تذکرۂ عشقی) -

(۳۱۶) جرأت—میر شیرعلی - یہ خوش وضع اور ذی علم شخص تھے - لیکن اِن کو شاعری میں زیادہ دخل نہیں تھا - گردیزی کے پاس رہا کرتے تھے - اور سنہ ۱۱۶۵ھ سے کچھ سال پہلے، دکن چلے گئے تھے (تذکرۂ گردیزی) - یہ دکن کے باشندے ہیں - شورش کا بیان ہے کہ دکن میں ایک اور جرأت، فیض‌آباد کے تھے، جن کا نام وہ نہیں جانتے تھے -

(۳۱۷) جعفر—جعفرعلی خاں ولد میرزا مومن بیگ - یہ محمد شاہ کے زمانے میں امیر تھے؛ اور اِن کا سہ ہزاری کا عہدہ تھا (تذکرۂ عشقی) - یہ سنہ ۱۱۶۸ھ میں زندہ تھے؛ اور محمد شاہ کے حکم پر اِنہوں نے "حقہ" کے مضمون پر ۵۰۰ اشعار کی مثنوی لکھی تھی (تذکرہ جات قائم و ذکا) -

(۳۱۸) جعفر یا جعفری—میرزا جعفر، ساکن پٹنہ، ولد فیض علی خاں - یہ بڑے تعلیم یافتہ شخص ہیں (تذکرۂ شورش) - یہ تھانہ‌دار تھے؛ اور انتقال کر چکے ہیں (تذکرۂ عشقی) -

(۳۱۹) جعفر—میر جعفر زٹلی، ساکن نرنول، همعصر بیدل - ہندوستان کے سب سے زیادہ مشہور ہزل گو شاعر تھے - اِن کی تصانیف میں فارسی اور اُردو کی آمیزش ہے - ریختہ میں شاہنامہ لکھا ہے (تذکرہ جات قاسم و ذکا) -

(۳۲۰) جعفری—یہ لکھنؤ میں رہتے ہیں (تذکرۂ ذکا) -

(۳۲۱) جعفری—میر باقرعلی، ساکن دہلی، برادر نظام‌الدین ممنون - یہ قمرالدین منت کے بیٹے اور ایک ذی لیاقت شخص ہیں

(تذکرۂ ذکا) - یہ باحیات ہیں اور اِن کا تخلص جعفر ہے (تذکرۂ قاسم) - گزشتہ سال "مکہ" سے واپسی کے وقت انتقال کیا (گلشن بیخار) -

(۳۲۲) جگن—(میاں) - یہ شیرافگن خاں کے عزیز تھے - ہندوستان میں پیدا ہوئے (تذکرۂ گردیزی) - تقی میر کے شاگرد ہیں (تذکرۂ شورش) - ذکا کا بیان ہے کہ یہ شیرافگن خاں کے غلام تھے؛ مگر یہ یقیناً غلط ہے -

(۳۲۳) جلال—یہ فیض‌آباد میں رہتے ہیں (گلشن بیخزاں) -

(۳۲۴) جلال—میرزا بندہ علی - یہ دہلی کے سید تھے - اِن کے بزرگ ایران کے تھے' اور اِنہوں نے جوانی میں انتقال کیا (تذکرۂ سرور) -

(۳۲۵) جلال—جمال‌الدین حسین - کمال‌الدین حسین' ساکن دہلی کے چھوٹے بھائی تھے (تذکرہ‌جات ذکا و سرور) - یہ وہی جمال ہیں جن کا ذکر شورش نے کیا ہے -

(۳۲۶) جلال‌الدین—ساکن مرشدآباد - اِن کا خطاب جلال‌الدولہ تھا - اِنہوں نے ایک مثنوی لکھی؛ اور تاریخی اشعار لکھنے میں مہارت رکھتے تھے (تذکرۂ شورش) -

(۳۲۷) جمال—میر جمال‌الدین حسین' ساکن پٹنہ' ولد نوراللہ خاں؛ جو ایک بڑے عہدے پر تھے - یہ زیادہ تر فارسی میں اشعار کہتے ہیں (تذکرۂ شورش) - ملاحظہ ہو عنوان جلال-

(۳۲۸) جمال—جمال علی - یہ بنی اسرائیل کی قوم میں سے تھے؛ اور مولوی غلام احمد ساکن میرٹھ کے پوتے تھے - عشق' جن کا تخلص مبتلا بھی ہے' اِن کے اُستاد تھے (تذکرۂ ذکا) - کچھ عرصہ ہوا' یہ حیدرآباد چلے گئے (تذکرۂ سرور) -

(۳۲۹) جنون—میر فضل علی (سرور' اِن کو فیض علی کہتے ہیں)-

یہ میر امانیؔ، اسد کے شاگرد تھے اور سپہ‌گری اِن کا پیشہ تھا - اِنھوں نے کچھ عرصے تک ''مست'' تخلص کیا - یہ مطالعہ دوست تھے (تذکرۂ ذکا) - اب یہ بڑی عسرت میں پڑ گئے ھیں (تذکرۂ قاسم) -

(۳۳۰) جنون—شیخ (شاہ، بقول قاسم) غلام مرتضیٰ، ساکن الہ‌آباد و شاگرد مولوی برکت - عرصے سے یہ اندھے ھو گئے ھیں (تذکرہ‌جات علی ابراھیم، عشقی و ذکا) -

(۳۳۱) جنون—نواب مہدی خاں ولد خانہ‌زاد خاں بن نواب سربلند خاں - یہ عشق، گھسیٹا کے شاگرد تھے - شورش کو یہ پٹنے میں کلکتے جاتے ھوئے ملے تھے (تذکرۂ شورش) -

(۳۳۲) جنون—محمد فخرالاسلام، ساکن دھلی و شاگرد ممنون - اِنھوں نے حال میں شعر کہنا شروع کیا ھے (تذکرۂ ذکا) -

(۳۳۳) جنون—محمد جیون - یہ سراوہ کے قریب کے ذی علم اور عابد شخص ھیں (تذکرۂ ذکا) -

(۳۳۴) جنون—میرزا نجف علی خاں، ساکن بنارس؛ ولد محمد علی خاں دیوانہ، جو تحصیلدار ھیں (گلشن بےخار) -

(۳۳۵) جواں—کاظم علی، ساکن دھلی - اِس وقت سنہ ۱۱۹۶ھ میں، لکھنؤ میں ھیں (تذکرۂ علی‌اِبراھیم) - سنہ ۱۸۰۰ع میں کلکتے چلے گئے، جہاں وہ سنہ ۱۸۱۲ع میں باحیات تھے؛ اور فورٹ ولیم کے کالج میں ملازم تھے -

(۳۳۶) جواں—شیخ محب‌اللہ، ساکن دھلی - بنی اِسرائیل کی اولاد میں سے ھیں - یہ طبیب تھے؛ اور عشق، ذکا اور قاسم کے شاگرد ھیں - تذکرۂ سرور میں یہ بجائے اِسرائیل کے بزرگ زادہ دیے ھوئے ھیں -

(۳۳۷) جواں—میرزا نعیم بیگ، ساکن دھلی - یہ ایک ھوشیار اور

ذی لیاقت شخص ہیں؛ اور سلیمان شکوہ کی ملازمت میں ہیں - مصحفی کے شاگرد ہیں؛ لیکن شاعری میں، زیادہ دسترس نہیں رکھتے - (تذکرۂ مصحفی) -

(۳۳۸) جواہر سنگھ، شاگرد صاحب طبقات سخن -

(۳۳۹) جودت — رائے ہری دیارام، ساکن دہلی - (عشق، اِن کو مرشدآباد کا بتلاتے ہیں) - اصل میں یہ کٹک کے تھے؛ اور علی ابراہیم کے دوست تھے - مرشدآباد میں انتقال کیا (تذکرۂ علی ابراہیم) - فارسی کے شاعر اور شورش کے شاگرد تھے -

(۳۴۰) جوش — شیخ نیازاحمد، شاگرد ذوق (گلشن بےخزاں) -

(۳۴۱) جوش — رحیم‌اللہ - یہ دہلی میں رہتے تھے؛ اور علی‌ابراہیم اور مصحفی کے شاگرد تھے - یہ ہزل‌گو شاعر ہیں - اِنہوں نے دو دیوان لکھے ہیں : ایک ہزلیات کا، دوسرا غزلیات، رباعیات وغیرہ کا (تذکرۂ ذکا) - عرصے سے اِن کے متعلق، کچھ سننے میں نہیں آیا - اِن کے اشعار کی زبان گری ہوئی ہے (تذکرۂ سرور) -

(۳۴۲) جوشش — محمدعابد ولد جسونت ناگر (صاحب گلشن بےخار، اِن کو جسونت ناگر بتلاتے ہیں) - (یہاں پر کاتب کی غلطی معلوم ہوتی ہے- غالباً محمد عابد، جسونت‌نگر کے باشندے تھے - نہ یہ کہ اُن کے والد کا نام ''جسونت ناگر'' تھا - طفیل احمد) یہ ہوشیار شخص کہے جاتے ہیں اور پٹنے میں رہتے ہیں (تذکرہ جات مصحفی و ذکا) - بلا شبہہ ذکا و مصحفی غلطی پر ہیں اور اُن کا مقصد شیخ محمد روشن جوشش کے بھائی سے ہے؛ جن کا تخلص دل ہے -

(۳۴۳) جوشش — شیخ محمدروشن، ساکن پٹنہ، برادر محمد عابد دل - یہ میر درد کی تقلید کیا کرتے ہیں (گلشن ہند) - سنہ ۱۱۹۴ھ

میں اِنھوں نے اپنے دیوان کے اِنتخابات' علی ابراھیم کے پاس بھیجے- یہ ایک نفیس شاعر ھیں؛ اور اِن کے دیوان میں تقریباً ۳۰۰۰ اشعار ھیں (تذکرہ جات شورش و عشق) -

(۳۴۴) جولاں—میرحسین (قاسم' اِن کو حسن کہتے ھیں) علی خاں - یہ دکن کے شاعر ھیں - اِنھوں نے بہار کے اوپر ایک بڑا پاکیزہ قصیدہ لکھا ھے (تذکرۂ سرور) -

(۳۴۵) جولاں—میر رمضان‌علی - اِنھوں نے کچھ اشعار کہے ھیں (تذکرۂ قاسم) - یہ محمد شاہ کے ھمعصر تھے (تذکرۂ علی ابراھیم) - بہار علی شاہ کہلاتے ھیں' لیکن پیشتر اِن کا نام رمضان علی تھا - اِن کو انتقال کیے ھوئے ۸ سال ھوئے (تذکرۂ مصحفی) - میرے خیال میں' رمضان علی اور بہار علی ایک ھی شخص نہیں ھیں' جیسا کہ مصحفی کہتے ھیں -

(۳۴۶) جوھر—میاں مکھو' ساکن پٹنہ - یہ شاعری کے بڑے دلدادہ ھیں (تذکرۂ شورش) -

(۳۴۷) جوھر—میرزا احمد علی' ساکن دھلی - اِن کے بزرگ ایران کے تھے - یہ زیادہ تر فارسی میں شعر کہتے تھے - یہ دھلی میں ایک جھگڑے میں مارے گئے (تذکرۂ علی ابراھیم) -

(۳۴۸) جوھر—دیوالی‌سنگھ - یہ بریلی کے کایستھ تھے (تذکرۂ ذکا) -

(۳۴۹) جوھری—مولوی آیت اللہ' ساکن پھلواری - یہ فارسی کے شاعر اور ذی علم شخص تھے (تذکرۂ شورش) - فارسی میں شورش تخلص کیا کرتے تھے- اِن کو انتقال کیے ھوئے تقریباً ۱۵ سال ھوئے (تذکرۂ عشقی) -

(۳۵۰) جوھری—اندرجیت - یہ دھلی کے جوھری اور نصیر کے شاگرد ھیں (تذکرۂ ذکا) -

(۳۵۱) جہاندار—میرزا (شاھزادہ) جوان بخت جہاندار شاہ' ولد

شہنشاہ شاہ عالم - یہ سنہ ۱۱۹۸ھ میں لکھنؤ چلے گئے؛ اور ہر ماہ اپنے گھر پر دو مشاعرے کیا کرتے تھے' جن میں صاحب گلشن ہند موجود ہوا کرتے تھے - سنہ ۱۲۰۱ھ میں بمقام بنارس انتقال کیا (گلشن ہند) - گارسن دی تاسی کا بیان ہے کہ اِن کی ایک تصنیف' انڈیا هاؤس میں ہے' جس کے اوپر "بیاض عنایت مرشدزادہ" لکھا ہوا ہے -

(۳۵۲) جہانگیر—میرزا جہانگیر' ساکن لکھنؤ - پہلے یہ اچھی حالت میں تھے؛ لیکن اب غربت میں پڑ گئے ہیں - فارسی اور ریختہ میں اشعار کہتے ہیں (تذکرۂ ذکا) - قید خانے میں انتقال کیا (گلشن بیخار) -

(۳۵۳) جھمن—لالہ جھمن ناتھ (جھمن لال' تذکرۂ قاسم) - یہ جگناتھ کے بھائی اور بشن ناتھ کے بیٹے تھے - قوم کے کایستھ تھے - فارسی اور ہندی میں شاعری کرتے تھے - اِنھوں نے بہار دانش کو نظم کیا اور اُس کے طرز میں نمایاں تبدیلیاں کیں (تذکرۂ ذکا) -

(۳۵۴) جینا—نواب جینا بیگم' دختر میرزا بابر اور زوجۂ میرزا جہاندار شاہ - یہ ریختہ اور فارسی میں اشعار کہتی ہیں (تذکرۂ ذکا) - غالباً یہ جانا بیگم ہیں؛ جنھوں نے راگ کے اوپر ایک رسالہ لکھا ہے اور جسکا ذکر گارسن دی تاسی نے کیا ہے -

---

چ

(۳۵۵) چمپا—یہ نواب حسام الدولہ کی ملازمہ تھی (تذکرۂ قاسم)-

(۳۵۶) چندا—ماہ لقا - یہ حیدرآباد کی ایک بہت خوبصورت طوائف ہے - اِس نے ایک دیوان لکھا ہے' جس پر نظر ثانی' شیر محمد خان یمان نے کی ہے (تذکرۂ ذکا) - گارسن دی تاسی نے لکھا ہے کہ اُس کے دیوان کا ایک نسخہ ایسٹ انڈیا ھاوس لائبریری میں موجود ہے؛ جس کو اُس نے کپتان میلکم (Capt. Malcom) کو' یکم اکتوبر سنہ ۱۷۹۹ع کو خود پیش کیا تھا -

(۳۵۷) چوگان—بہار علی شاہ' ساکن دھلی (تذکرۂ ذکا) -

(۳۵۸) چوگان—ساکن جنوب (دکن) - یہ ایک اچھے شاعر ھیں (تذکرۂ ذکا) -

ح

(۳۵۹) حاتم—محمد حاتم، ساکن دھلی، دوست آبرو و مضمون - محمد شاہ کے زمانے میں، یہ نواب عمدۃالملک کے مصاحب اور داروغۂ مطبخ تھے - تقریباً چار ھزار اشعار کا دیوان لکھا - بعد میں اُس سے اقتباسات کیے؛ اور اُن کا نام دیوان زادہ رکھا - یہ قائم کے بیان کیے ھوئے حالات ھیں - گردیزی اِن کو محمد بھی کہتے ھیں - لیکن مصحفی جو اِن کو جانتے تھے، اِن کو ظہورالدین عرف شاہ حاتم کہتے ھیں - اور اُن کا بیان ھے کہ یہ دھلی میں سنہ ۱۱۱۱ھ میں پیدا ھوئے تھے؛ اور اِن کا پیشہ سپہ‌گری تھا - مصحفی کا یہ بھی بیان ھے کہ اُس زمانے میں ایک اور حاتم تھے؛ اور اکثر دونوں میں دھوکا ھو گیا - اگر ظہورالدین کا نام محمد بھی رھا ھو؛ تب بھی یہ غیر ممکن نہیں کہ قائم وغیرہ نے دونوں میں دھوکا نہ کھایا ھو - محمد حاتم اور ظہورالدین حاتم میں فرق ھے - آخرالذکر، زیادہ مشہور اور دیوان زادہ کے مصنف تھے - مسٹر ھال نے، جن کی رائے بہت زیادہ وقعت رکھتی ھے، دونوں میں فرق ظاھر کیا ھے - معلوم ھوتا ھے کہ حاتم نے دھلی میں، اُردو شاعری میں جان ڈالی - سنہ ۱۱۳۲ھ میں ولی کا دیوان، دھلی میں لایا گیا ؛ اور اُس کے اشعار زبان زد خلائق ھو گئے - اُس نے، اُن کو اور اُن کے تین احباب، ناجی، مضمون اور آبرو کو ریختہ میں شاعری کرنے پر آمادہ کیا - اِس کا ذوق تیزی کے ساتھ پھیلا ؛ اور حاتم کا خود بیان ھے کہ اُن کے کم از کم ۴۵ شاگرد

تھے - معلوم ہوتا ہے کہ حاتم کے وقت تک، ہندوستان کے شعرا، فارسی میں شاعری کیا کرتے تھے؛ اور صرف وقتاً فوقتاً ریختہ میں اشعار کہتے تھے - بہت سے ہردلعزیز ترانے بھی تھے، مگر یہ بالکل ہندی میں تھے- حاتم کی اولین تصانیف (اور غالباً اُن کے ابتدائی ہمعصروں کی بھی) متروک‌الطرز اور گمنام تھیں؛ لیکن جب ریختہ کی شاعری نے زیادہ کمال حاصل کیا، تو اُنہوں نے اپنے پہلے دیوان سے انتخابات کہے؛ اور طرز پر نظر ثانی کی - اور جیساکہ قائم کے قول کے مطابق اوپر ذکر کیا جا چکا ہے، اُنہوں نے اُن انتخابات کا نام دیوان زادہ رکھا - اِس میں تقریباً ۵۰۰۰ اشعار ہیں؛ اور ہر نظم کی بحر حاشیے پر درج ہے - مصحفی کا بیان ہے کہ اِن انتخابات کے کرنے سے، حاتم کا مقصد یہ تھا کہ اُن کی اور دوسرے حاتم کی نظموں میں دھوکا نہ ہو - تذکرۂ مصحفی کی تصلیف سے دو یا تین سال پیشتر اِنہوں نے اِنتقال کیا - سرور اور قاسم یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ فقیر ہو گئے تھے اور محل کے دھلی دروازے کے قریب اُن کا تکیہ تھا؛ اور بہت سے لوگ اُن کے پاس فیض حاصل کرنے آیا کرتے تھے -

(۳۶۰) حاتم—سید حاتم علی خاں، ساکن جونپور، شاگرد میاں مضمون (تذکرۂ عشقی) -

(۳۶۱) حافظ—حافظ خیراللہ، ساکن دھلی (گلشن بیخزاں) -

(۳۶۲) حافظ—حافظ محمد اشرف، ساکن دھلی - یہ ایک عابد شخص ہیں (تذکرۂ ذکا) - یا تو یہ حافظ غلام اشرف، اشرف ہیں یا صاحب گلشن بیخار اِن دو شعرا میں امتیاز نہیں کر سکے -

(۳۶۳) حالی—میر محب علی - یہ مرشدآباد میں رہتے ہیں (تذکرۂ ذکا) -

(۳۶۴) حامد—(میر) - یہ میر نصیر ساکن لکھنئو کے مرید ہیں -

اِن کا رحجان' شاعری کی طرف بہت زیادہ ھے (تذکرہ‌جات علی ابراھیم و عشقی) -

(۳۶۵) حب — میر احمدعلی' ساکن فریدآباد - یہ ایک قاضی کے لڑکے اور ایک ھونہار نوجوان شخص ھیں - عربی اور فارسی پڑھا کرتے ھیں (تذکرہ‌جات ذکا و قاسم) -

(۳۶۶) حبیب — ساکن حیدرآباد و شاگرد عزلت (تذکرۂ گردیزی) - گردیزی کے تذکرے کے ایک نسخے میں اور تذکرۂ میر میں' جو گردیزی کے پیش کیے ھوئے شعروں میں سے ایک شعر کو پیش کرتے ھیں؛ اِن کا تخلص حبیب دیا ھوا ھے - علی ابراھیم کے تذکرے میں ایک حبیب‌الله کا ذکر ھے؛ لیکن جو شعر' علی‌ابراھیم نے اُن کا بتلایا ھے' وہ تذکرہ‌جات گردیزی اور میر میں نہیں ھے- شورش نے بھی ایک محمد حبیب کا ذکر کیا ھے -

(۳۶۷) حبیب — ساکن مرادآباد (گلشن بیخزاں) -

(۳۶۸) سید حبیب حسین' ساکن دھلی - اِن کے والد دھلی میں ریزیڈنٹ کے منشی تھے؛ اور حبیب' اعتماد پور کی منصفی میں وکالت کرتے ھیں - اِنھوں نے اپنے والد کے ساتھ بریلی' کلکتہ وغیرہ کا سفر کیا ھے - اِن کے اشعار کی اصلاح ظفریاب خاں راسخ' ساکن بریلی کرتے ھیں (گلشن بیخزاں) -

(۳۶۹) حجام — عنایت‌الله' ساکن سہارنپور - یہ زیادہ عرصے تک دھلی میں حجام کا پیشہ کرتے رھے؛ اور اپنے کو سودا کا شاگرد کہتے تھے - مصحفی کے دوست تھے؛ اور ۸۵ سال سے زیادہ کی عمر پا کر چھے سال ھوئے انتقال کیا (تذکرۂ مصحفی) - عام طور سے یہ کلو حجام کے نام سے مشہور ھیں (تذکرۂ شورش) - اِن کا تخلص پرورش بھی تھا (تذکرۂ قاسم) -

(۳۷۰) حریف — خواجہ مکرم خاں' ساکن دھلی' ولد خواجہ

محمدی خاں، جو بنگال میں ایک عہدے پر مامور تھے؛ جہاں وہ اب بھی ہیں - اُن کے بیٹے حریف اُن کے ساتھ رہا کرتے تھے - لیکن اِنھوں نے جوانی میں اِنتقال کیا (تذکرۂ شورش) -

(۳۷۱) حزیں—میرزا خجستہ بخش بہادر - یہ دھلی کے خاندان کے شاہزادے ہیں (تذکرہ‌جات ذکا و قاسم) - محمد شاہ کے زمانے میں ایک شاعر اور تھے جن کا تخلص حزیں تھا؛ لیکن اُن کے کچھ حالات معلوم نہیں-

(۳۷۲) حزیں—میر محمدباقر، ساکن آگرہ (دھلی، گلشن ھند) ، شاگرد میرزا مظہر - کچھ عرصے تک یہ دھلی میں ایک عہدے پر رہے - اب یہ بنگال میں یعنی پٹنے میں ہیں (تذکرہ‌جات قاسم و گردیزی) - اِنھوں نے ریختہ میں ایک دیوان چھوڑا ھے (گلشن ھند) - اِنھوں نے دو دیوان چھوڑے ہیں (تذکرۂ شورش) - بعض غزلوں میں اِنھوں نے اپنا تخلص ظہور کیا ھے - پٹنے میں اِنتقال کیا (تذکرۂ عشقی) - تذکرۂ ذکا میں شیخ محمد حزیں کا ذکر ھے اور یہ بیان کیا گیا ھے کہ وہ میرزا مظہر کے دوست تھے اور اُنھوں نے ایک مختصر سا دیوان چھوڑا تھا - ذکا نے بھی میر باقر حزیں کا تذکرہ کیا ھے اور لکھا ھے کہ وہ لکھنؤ میں رہتے ہیں -

(۳۷۳) حزیں—میر بہادرعلی، شاگرد نواب زین‌العابدین خاں (جو اِس وقت سنہ ۱۸۵۳ع میں دھلی میں باحیات ہیں اور تقریباً ساٹھ سال کے ہیں) - (گلشن بےخزاں) -

(۳۷۴) حسرت—میاں رسول‌بخش، ساکن بدایوں، سنہ ۱۲۴۰ھ میں کلکتے سے دھلی آئے (تذکرۂ ذکا) -

(۳۷۵) حسرت—ذوقی‌رام، ساکن دھلی - یہ فارسی کے اچھے شاعر تھے اور ایک دیوان چھوڑ گئے - (تذکرہ‌جات ذکا و قاسم) - فرخ‌آباد میں رہا کرتے تھے (گلشن بےخار) -

(۳۷۶) حسرت — میرزا (میر' بقول شورش اور میاں' بقول سرور) جعفر علی ولد ابوالخیر' جو لکھنؤ میں بمقام نخاس یعنی مویشیوں کے بازار میں عطار کی دوکان رکھے تھے - حسرت نے کچھ عرصہ اپنے والد کا پیشہ جاری رکھا - لیکن بعد میں گوشہ نشینی اختیار کی - اور سنہ ۱۲۱۰ھ میں اِنتقال کیا - کچھ قصیدے اور ریختہ کی غزلوں کا ایک دیوان چھوڑ گئے (گلشن ہند و تذکرۂ عشقی) - کچھ عرصے تک میرزا جہاندار شاہ کی ملازمت میں رہے اور دیوانہ کے شاگرد تھے (تذکرۂ سرور) -

(۳۷۷) حسرت — میر محمدحیات' ساکن پٹنہ - اِن کا خطاب ہیبت قلی‌خاں تھا - مظہر کے شاگرد تھے (عشقی کہتے ہیں کہ یہ محمد باقر حزین کے شاگرد تھے) - کچھ عرصہ یہ پورنیہ میں نواب شوکت جنگ کے یہاں ملازم رہے؛ اور کچھ عرصہ مرشدآباد میں سراج‌الدولہ کے یہاں - سنہ ۱۱۹۵ھ میں یہ بنگال کے صوبہ‌دار کے ساتھ تھے - سنہ ۱۲۱۵ھ میں اِنتقال کیا اور ایک دیوان تقریباً ۲۰۰۰ بیت کا چھوڑا (گلشن ہند و تذکرۂ عشقی) -

(۳۷۸) حسن — میر غلام‌حسن' ساکن دھلی' ولد میر غلام‌حسین ضاحک - اِن کے بزرگ' ہرات کے تھے - حسن' اوائل عمر میں اودھ چلے گئے جہاں نواب سردار جنگ اور اُن کے بیٹے میرزا نوازش علی‌خاں نے اِن کی مدد کی - اِنھوں نے ۸۰۰۰ اشعار کا ایک دیوان اور شعرا کا ایک تذکرہ چھوڑا ہے - لیکن اِن کی سب سے زیادہ مشہور تصنیف بدر منیر ہے - سنہ ۱۲۰۵ھ میں اِنتقال کیا - میر ضیا اِن کے اشعار کی اصلاح کیا کرتے تھے (گلشن ہند) - اِن کو اِنتقال کیے ہوئے تقریباً چار سال ہوئے (تذکرۂ عشقی) -

(۳۷۹) حسن — حافظ عبدالحسن' ساکن کاندھیلہ' ولد مولوی الٰہی‌بخش نشاط (تذکرۂ ذکا) -

(۳۸۰) حسن — غلام‌حسن' ساکن پٹنہ' شاگرد بُھچو و عشقی -

زیادہ‌تر مرثیے کہا کرتے تھے - نوجوانی میں اِنتقال کیا - اِن کی وفات کی تاریخ وائے غلام حسن ھے! جس سے سنہ ۱۲۰۶ھ نکلتا ھے (تذکرۂ عشقی) -

(۳۸۱) حسن—خواجہ حسن (عشقی' خواجہ احسن کہتے ھیں)' ساکن دھلی' ولد خواجہ ابراھیم بن غیاث الدین (جن کی خوبصورت چھوٹی سی قبر' پہاڑ گنج میں ھے؛ جو آجکل دھلی میں اجمیری دروازے کے باھر کھلا ھوا میدان ھے) بن محمد شریف (جو ایک مشہور صوفی تھے اور جن کی خانقاہ اِس وقت تک دھلی میں فراش خانے کی کھڑکی کے قریب ھے) بن ابراھیم (جو خواجہ کُمھاری کے نام سے مشہور تھے - اِن کا مزار بھی وھیں ھے جہاں اُن کے پوتے کا ھے) - حسن موسیقی' نجوم اور تصوف میں ماھر تھے - سنہ ۱۲۱۵ھ میں نواب سرفراز الدولہ اِن کی مدد کرتے تھے - اِن کو ایک عورت بخشی نامی سے عشق تھا - اُس کا ذکر اِن کی نظموں میں ھے؛ جن کو اِنھوں نے ایک دیوان کی شکل میں مرتب کیا تھا (تذکرہ جات مصحفی و عشقی و گلشن ھند) - یہ لکھنئو میں آصف الدولہ کی ملازمت میں تھے؛ اور وھیں رھا کرتے تھے (تذکرۂ ذکا) - یہ ایک بڑے عابد شخص ھیں؛ اور کچھ عرصے سے رستم نگر میں رھا کرتے ھیں - یہ ایک پرگو شاعر ھیں (تذکرۂ سرور) -

(۳۸۲) حسن—میر حسن - یہ عشقی کے دوست تھے -

(۳۸۳) حسن—میر حسن شاہ' ساکن دھلی' ولد میر سید‌محمد' ساکن بخارا - یہ ذکا کے دوست تھے -

(۳۸۴) حسن—میرزا محمد‌حسن (صاحب گلشن بے خزاں اِن کو میرزا احسن کہتے ھیں اور صاحب گلشن بے خار میرزا حسن)' ولد نواب سیف الدولہ سید رضی خاں - یہ اوسط درجے کے شاعر ھیں - (تذکرہ جات ذکا و قاسم) -

(۳۸۵) حسن — میر محمدحسن، ساکن دھلی، شاگرد سودا (تذکرہ جات مصحفی و عشقی) - صاحب تذکرۂ گردیزی اِن کو باحیات بتلاتے ھیں -

(۳۸۶) حسیب — ملاحظہ ھو عنوان حبیب -

(۳۸۷) حسین — سید غلام‌حسین، ساکن دھلی، ولد سید عبداللہ - پہلے عزیز تخلص کیا کرتے تھے - میرٹھ میں ایک افسر کے منشی تھے؛ اور اُن کے ساتھ کلکتے چلے گئے تھے (گلشن بے خار) -

(۳۸۸) حسین — نواب غلام‌حسین خاں - یہ افغانی نسل کے ھیں؛ اور شاھجہانپور میں رھتے ھیں (تذکرۂ ذکا) -

(۳۸۹) حسین — علی (میر) ، ساکن رامپور - یہ مرادآباد میں رھتے ھیں (تذکرۂ سرور) -

(۳۹۰) حسین — علی خاں - یہ مرزاپور میں رھا کرتے تھے (تذکرہ جات ذکا و سرور) -

(۳۹۱) حسینی — حکیم میر حسین (حسنین، بقول قاسم) ، ساکن دھلی، مرید محمدفخرالدین - یہ اچھے خوش نویس اور گویّے ھیں؛ اور زیادہ تر فارسی میں اشعار کہتے ھیں (تذکرۂ ذکا) - اِن کا انتقال ھو چکا ھے (تذکرۂ قاسم) -

(۳۹۲) حشمت — میرزا فخر الدین (گلشن بے خزاں) -

(۳۹۳) حشمت — میر محمدعلی (قاسم، اِن کو محمد علی کہتے ھیں)، ساکن دھلی - یہ سپاھی تھے - یہ سنہ ۱۱۵۸ھ میں مرادآباد گئے اور وھاں لڑائی میں مارے گئے (تذکرہ جات قائم و گردیزی) - یہ کشمیری تھے اور محمدنبی بیگ قبول کے شاگرد اور تاباں اور محتشم علی خاں کے استاد تھے (تذکرہ جات مصحفی و عشقی) - لوگ اِن کے دیوان کو زیادہ

نہیں پڑھتے (تذکرۂ ذکا) -

(۳۹۴) حشمت—سید محتشم‌علی خاں، ساکن دہلی، ولد میر باقی - اِن کا پیشہ سپہ گری تھا - سنہ ۱۱۹۱ھ میں انتقال کیا اور ایک فارسی کا دیوان چھوڑا (تذکرہ جات قائم و گردیزی) - اِن کے بزرگ بدخشاں کے تھے - اِنھوں نے سنہ ۱۱۶۳ھ میں انتقال کیا -

(۳۹۵) حضور—لالہ بالمکند، ساکن دہلی، شاگرد میر درد (تذکرۂ مصحفی) - یہ عربی اور فارسی کے بڑے عالم ہیں اور لکھنؤ میں رہتے ہیں (تذکرۂ ذکا) - قاسم کا بیان ہے کہ یہ دل سے مسلمان تھے اور انتقال کرچکے ہیں -

(۳۹۶) حضور—شیخ غلام یحیی - یہ پٹنے کے ایک اچھے خاندان سے تھے - اِن کا ذریعۂ معاش تجارت تھی - علی ابراہیم کے دوست تھے اور صاحب دیوان (تذکرۂ شورش) - یہ ذی علم شخص تھے اور پٹنے میں فوت ہوئے (تذکرۂ عشقی) -

(۳۹۷) حفیظ—شاعر حیدرآباد (تذکرۂ سرور) -

(۳۹۸) حفیظ—حافظ محمد حفیظ کشمیری، ساکن دہلی - یہ قاسم کے شاگرد ہیں اور زیادہ تر مرثیے کہا کرتے ہیں (تذکرۂ ذکا) - اِنھوں نے ایک سال ہوا انتقال کیا (گلشن بیخار) -

(۳۹۹) حقیر—میر امام‌الدین معروف بہ میر کلو ، ساکن دہلی - اِنھوں نے اُردو اور فارسی میں اشعار خصوصاً مرثیے، رباعیات وغیرہ لکھی ہیں - اب اِن کا ذریعۂ معاش مدرسی ہے (تذکرہ جات ذکا و قاسم) -

(۴۰۰) حقیر—منشی نبی‌بخش ولد شیخ حسین‌بخش بخشی، ساکن دہلی - اِن کے بزرگ پنجاب کے تھے؛ لیکن تقریباً سو سال سے دہلی میں سکونت پذیر ہو گئے تھے - یہ عرصے سے کونسل میں مجسٹریٹ

کی عدالت میں سرشتہ‌دار ہیں (گلشن بیخزاں) -

(۴۰۱) حقیر—شیو سہاے ساکن میرٹھ - یہ گویّے تھے اور شادیوں وغیرہ کے موقع پر اشعار لکھ کر روزی پیدا کیا کرتے تھے - فارسی اور اُردو میں نظمیں کہا کرتے تھے؛ اور روشن شاہ روشن اُن کی اصلاح کیا کرتے تھے - یہ دھلی آئے اور ذکا سے ملاقات کی -

(۴۰۲) حقیقت—میر شاہ حسین، ساکن بریلی - اِنھوں نے لکھنئو میں پرورش پائی تھی - اِن کے بزرگ بلخ کے تھے - جرأت کے شاگرد تھے - پہلے یہ سواروں میں تھے؛ بعد میں جرأت کی سفارش پر یہ امام بخش خاں کشمیری کے خاندان میں اتالیق مقرر ہو گئے تھے؛ جن کو اِنھوں نے شعرا کے تذکرے کی تالیف میں مدد دی تھی - کشمیری نے مصحفی کے تذکرے کا نسخہ عاریتاً مانگا تھا اور تقریباً کل مضمون بغیر اجازت کے نقل کر لیا (تذکرۂ مصحفی) - طبقات سخن میں اِن کا نام حسن شاہ دیا ہوا ہے -

(۴۰۳) حکیم—محمد پناہ خاں - پہلے اِن کا تخلص نثار تھا، لیکن حال میں اِنھوں نے اُس کو تبدیل کر دیا ہے - بقول صاحب گلشن بیخار، یہ محمد شریف خاں لکھ بخش کے بیٹے ہیں - یہ ذی رتبہ شخص تھے - کچھ عرصہ دھلی میں رہے اور لکھنئو کی بھی سیر کی - یہ موسیقی، طب اور تاریخ میں ماہر تھے (تذکرۂ مصحفی) -

(۴۰۴) حکیم—محمد اشرف خاں، ساکن دھلی؛ جہاں وہ اِس وقت رھتے ہیں - یہ مشہور طبیب ہیں (تذکرۂ ذکا) - اِن کو انتقال کیے ہوئے تھوڑا عرصہ گزرا (گلشن بیخار) -

(۴۰۵) حکیم—نہال‌الدین (گلشن بیخار) -

(۴۰۶) حمایت — یہ حیدرآباد کے شاعر ہیں اور زیادہ تر قصیدے

لکھا کرتے ھیں (تذکرۂ ذکا) -

(۴۰۷) حیا—حافظ محمد حیات - اِن کے والد مغل تھے (یعنی ایرانی یا تاتاری) - مکے یا مدینے میں انتقال کیا (تذکرۂ ذکا) - یہ محمد شاہ کے زمانے میں تھے (تذکرۂ سرور) -

(۴۰۸) حیا—میرزا رحیم‌الدین - یہ سنہ ۱۲۶۵ھ میں دھلی آئے (گلشن بیخزاں) -

(۴۰۹) حیدر—غلام حیدر (تذکرۂ علی ابراھیم) -

(۴۱۰) حیدر—میر حیدر علی، ساکن دھلی - یہ فرخ‌آباد میں سپاھی ھیں (تذکرہ جات ذکا و قاسم) -

(۴۱۱) حیدر—میر حیدر علی خاں، ساکن لاھور - یہ عبدالقادر جیلانی کی نسل میں سے ھیں؛ اور آج کل پیشاور میں رھتے ھیں - (تذکرۂ ذکا) -

(۴۱۲) حیدر—حیدر بخش، ساکن جونپور، ولد نورالحسن - یہ ذی علم شخص ھیں - اِنھوں نے حضرت علی کی تعریف میں ساقی نامہ لکھا ھے (تذکرۂ شورش) -

(۴۱۳) حیدر—میرزا حیدر بیگ - یہ الہ‌آباد میں رھتے ھیں (تذکرۂ ذکا) -

(۴۱۴) حیدر— میر حیدر شاہ، ساکن دکن - یہ ایک بہادر سپاھی تھے اور بنگال میں نواب سرفراز خاں کے یہاں ملازم تھے - اِنھوں نے دکن کے ولی کے دیوان کو مخمس کی شکل میں کیا؛ اور حافظ کے اشعار اپنے اشعار میں شامل کیے - احمد شاہ کے زمانے میں بنگال میں (ھگلی کے مقام پر) تقریباً سو برس کی عمر پا کر انتقال کیا (تذکرۂ علی ابراھیم) - گارسن دی تاسی کے خیال میں مثنوی مسمیٰ بہ قصۂ چندر بدن و

ماهیار کے مصنف یہی ہیں -

(۴۱۵) حیدر—حسام‌الدین (گلشن بیخزاں) -

(۴۱۶) حیدری—شیخ غلام علی معروف بہ شیخ جمعہ، ساکن دھلی - یہ پٹنے چلے گئے تھے - اِنھوں نے حال میں شاعری شروع کی ھے (تذکرۂ علی ابراھیم) - یہ اچھے طبیب ھیں اور حسین‌آباد میں رھتے ھیں (تذکرۂ عشقی) -

(۴۱۷) حیدری—میر حیدر بخش، ساکن دھلی - بینی نرائن کا بیان ھے کہ وہ اب کلکتے میں رھتے ھیں - مولوی غلام حیدر سے معلوم ھوا کہ اُن میں اوصاف زیادہ تھے ' لیکن تعلیم کم؛ اور یہ کہ وہ فورٹ ولیم کے کالج میں تھے اور تیس سال سے زیادہ ھوئے کہ سنہ ۱۸۲۳ع میں قضا کی - اِن کی تصانیف کا ذکر اپنی اپنی جگہوں پر کیا جائے گا -

(۴۱۸) حیران—حافظ بقاءالله خاں ' ولد خوش‌نویس حافظ ابراھیم خاں - یہ دھلی میں رھتے ھیں (تذکرۂ ذکا) -

(۴۱۹) حیران—میر حیدر علی ' ساکن دھلی ؛ شاگرد سرب سکھ دیوانہ - اِس وقت سنہ ۱۲۱۵ھ میں لکھنئو میں سواروں کے ایک دستے کے سردار ھیں (گلشن ھند) - بہار میں مار ڈالے گئے (تذکرۂ ذکا) -

(۴۲۰) حیران—میر ممنون - ساکن پٹنہ - اِنھوں نے تیس سال کی عمر میں انتقال کیا - مرثیے میں یہ اپنا تخلص مظلوم کیا کرتے تھے- اِنھوں نے صرف چھ سو اشعار چھوڑے (تذکرۂ شورش) - اِنھوں نے جوانی میں انتقال کیا (تذکرۂ عشقی) -

(۴۲۱) حیرت—اجودھیا پرشاد کشمیری، ساکن لکھنئو و شاگرد جرأت - یہ ایک اچھے گویّے تھے - اِنھوں نے سنہ ۱۲۳۴ھ میں پچیس سال کی عمر میں انتقال کیا اور ایک مختصر سا دیوان اور کچھ مثنویاں

چھوڑیں (گلشن بیخار) -

(۴۲۲) حیرت — غلام فخرالدین (محی الدین، تذکرۂ ذکا) خاں - یہ نواب معین الملک میر منّو کے پوتے ہیں - کالپی میں رہا کرتے ہیں اور فارسی اور ریختہ میں اشعار کہتے ہیں (تذکرۂ ذکا) -

(۴۲۳) حیرت — خواجہ کلّن، ساکن دہلی - اب یہ پٹنے میں رہتے ہیں (تذکرۂ شورش) -

(۴۲۴) حیرت — مرادعلی (میر مراد، بقول ذکا)؛ ساکن مرادآباد (تذکرۂ قائم) - مصحفی کا بیان ہے کہ وہ اِن کو جانتے تھے لیکن جب اُنھوں نے اپنا تذکرہ لکھا تو یہ انتقال کر چکے تھے - صاحب طبقات سخن اور گارسن دی تاسی کے خیال میں اِن کا تخلص حسرت تھا - ممکن ہے کہ اِن لوگوں نے لفظ حیرت کو غلط پڑھا ہو -

(۴۲۵) حیرت — شیخ رحم علی، ساکن پٹنہ، ولد شیخ غلام محمد - یہ جاہل اور شرابی تھے - اِن کا انتقال ہو چکا ہے (تذکرۂ عشقی) -

(۴۲۶) حیرت — میر سیدن، رشتہ دار علی قلی خاں - کچھ عرصہ یہ بہار کے نائب رہے - شورش کے دوست تھے -

(۴۲۷) حیف — میر چراغ علی، ساکن جونپور، شاگرد افسوس - اب یہ بنارس میں رہتے ہیں (تذکرۂ عشقی) - یہ لکھنئو میں رہتے ہیں (تذکرہ جات مصحفی و ذکا) -

(۴۲۸) حیف — موتی لال کایستھ، شاگرد میر سوز - اب وہ سنہ ۱۱۹۶ھ میں لکھنئو میں رہتے ہیں (تذکرہ جات علی ابراہیم و عشقی) -

---

خ

(۴۲۹) خادم—یہ پانی پت میں رہتے ہیں (تذکرۂ ذکا) -

(۴۳۰) خادم—خادم علی، ساکن پنجاب - یہ نواب ناصر جنگ بنگش کے یہاں ملازم تھے (تذکرۂ عشقی) - اِن کا وطن کیتھل تھا لیکن اِنھوں نے دھلی پرورش پائی تھی - اِن کے چچا کو نواب بنگش کے یہاں سے پانسو روپیہ ماھوار تنخواہ ملتی تھی - خادم، نواب مظفر جنگ کے یہاں ملازم ھیں اور سو روپیہ تنخواہ پاتے ھیں - اِنھوں نے اُردو اور فارسی کے دیوان لکھے ھیں (تذکرہ جات سرور و ذکا) - یہ فرخ آباد کے رھنے والے تھے (گلشن بےخزاں) -

(۴۳۱) خادم—نواب خادم حسین خاں بہادر، ساکن دھلی، ولد نواب اشرف الدولہ افراسیاب خاں - یہ ذکا اور سرور کے دوست تھے -

(۴۳۲) خادم—خادم حسین خاں، ساکن پٹنہ، ولد حاجی احمدعلی قیامت - یہ علی ابراھیم کے رشتہ دار تھے -

(۴۳۳) خاص—یہ دکن کے شاعر ھیں (تذکرۂ ذکا) -

(۴۳۴) خاکسار—میر محمدیار معروف بہ کلو - یہ دھلی کے قریب قدم شریف کی خانقاہ میں رھتے ھیں (تذکرہ جات قائم و گردیزی و مصحفی) - اِنھوں نے ایک تذکرہ لکھا ھے جس میں اِنھوں نے اپنے کو سیدالشعراء لکھا ھے - یہ سرور کے پاس حاضر ھوا کرتے تھے؛ لیکن اِن کے تذکرہ لکھنے کے وقت وہ انتقال کر چکے تھے -

(۴۳۵) خاکی—غلام حیدر بیگ - یہ ہندوستان میں پیدا ہوئے تھے (صاحب گلشن بےخزاں، اِن کا مولد دهلی بتلاتے ہیں) - اُن کے بزرگ بدخشاں کے تھے - یہ دکن میں فوج میں ملازم ہیں (تذکرۂ ذکا) -

(۴۳۶) خالق—عبدالخالق - یہ میرزا (شاہزادہ) سلیمان شکوہ کے یہاں ملازم تھے - اِن کے جسم پر چیچک کے داغ تھے؛ اور یہ اشعار پڑھنے میں لکنت کرتے تھے - مگر مہاراجہ کے مشاعروں میں برابر حاضر ہوا کرتے تھے - گوالیار چلے گئے تھے؛ مگر معلوم نہیں کہ اب وہ کہاں ہیں (گلشن بےخزاں) -

(۴۳۷) خالق—شیخ خالق بخش - یہ اصل میں پنجاب کے ہیں، لیکن دهلی میں پیدا ہوئے تھے - شیخ نبی بخش حقیر کے بھتیجے ہیں اور اِنھوں نے حال میں شاعری شروع کی ہے (گلشن بےخزاں) -

(۴۳۸) خالہ—بدرالنساء بیگم ساکنۂ فرخ‌آباد - یہ نواب عمادالملک کی خالہ تھیں؛ اِس لیے یہ تخلص کرتی تھیں (تذکرۂ عشقی) -

(۴۳۹) خاں—اشرف‌خاں، ساکن دهلی - کچھ عرصہ ہوا یہ لکھنؤ چلے گئے - مصحفی کے شاگرد ہیں (تذکرۂ سرور) -

(۴۴۰) خاں—محمدی خاں پٹھان، شاگرد رنگین - یہ دکن میں رہتے ہیں اور دهلی ہو آئے ہیں (تذکرۂ ذکا) -

(۴۴۱) خدمت—فرصت علی - بینی نرائن کہتے ہیں کہ یہ لکھنؤ میں رہتے تھے -

(۴۴۲) خرد—فخرالدین خاں، ولد نواب شرف‌الدین محمد خاں - یہ صاحب گلشن بےخار کے رشتہ دار ہیں -

(۴۴۳) خستہ—محمد عبداللہ خاں معروف بہ میاں جیون؛ ساکن دهلی؛ ولد سعداللہ خاں، جو آقا یار خاں کہلاتے تھے - یہ اصل میں

کشمیری تھے، لیکن دهلی میں پیدا هوئے تھے؛ اور فراق کے شاگرد تھے (تذکرہ جات ذکا ، سرور و قاسم) - مجھے معلوم هوا هے کہ اِنھوں نے تقریباً سنہ ۱۸۳۰ع میں انتقال کیا -

(۴۴۴) خستہ—غلام قطب بخش - یہ سید محمد کرمانی کی اولاد میں سے تھے - دهلی کے قریب، نظام‌الدین اولیا کے مزار پر رها کرتے تھے؛ اور آشفتہ کے شاگرد تھے (تذکرہ جات ذکا و سرور) -

(۴۴۵) خسرو—(میر) - میر کا خیال هے کہ اِنھوں نے ریختہ میں بہت سے شعر کہے هیں -

(۴۴۶) خُلق—میر احسن ولد میر حسن - اِن کی عمر صرف اُنیس سال کی هے (تذکرۂ مصحفی) - عرصے سے لکھنؤ میں رهتے هیں (تذکرہ جات سرور و قاسم) -

(۴۴۷) خُلق—رائے جادون رائے، ساکن حیدرآباد و شاگرد فیض (گلشن بےخزاں) -

(۴۴۸) خلیق—میر مستحسن، ساکن لکھنؤ - یہ میر احسن خُلق کے چھوٹے بھائی هیں (تذکرۂ مصحفی) - لکھنؤ میں راجہ تکیت رائے کے خاندان میں اتالیق هیں (تذکرۂ ذکا) - میر حسن مصنف بدرمنیر کے یہ بیٹے هیں (تذکرۂ سرور) -

(۴۴۹) خلیق—مرزا ظهور علی، ساکن دهلی، ولد مرزا هوش‌دار - یہ هندی موسیقی، اور مرثیہ کہنے، میں ماهر هیں - کچھ عربی جانتے هیں - اِس وقت سنہ ۱۱۹۹ھ میں مرشدآباد میں هیں (تذکرۂ علی ابراهیم) - مرثیوں میں یہ اپنا تخلص ظهور کیا کرتے هیں - عراق میں بمقام کربلا انتقال کیا (تذکرۂ عشقی) -

(۴۵۰) خلیق—کرامت‌اللہ خاں - یہ محمد جعفر راقب کے

قریبی رشتہ دار اور میرزا محمد فخر مکین کے شاگرد تھے - اچھے انشا پرداز تھے؛ اور جوانی میں انتقال کر گئے - فارسی کا ایک دیوان چھوڑ گئے (تذکرۂ عشقی) -

(۴۵۱) خلیل—سید ابراهیم علی' ولد سید محمدعلی بشیر - یہ نوجوان شخص هیں؛ اور اِنھوں نے حال میں شاعری شروع کی ھے - یہ اپنے اشعار کی اصلاح میر گلزار علی اسیر سے کراتے هیں (گلشن بےخزاں) -

(۴۵۲) خنداں—ذکا کو خبر نہیں کہ یہ کہاں رهتے هیں -

(۴۵۳) خود فرض—ساکن آگرہ - یہ دهلی بھی هو آئے هیں (تذکرۂ ذکا) -

(۴۵۴) خورشید—علی ساکن دِلھَر - یہ ایک هوشیار' نوجوان شخص هیں (تذکرہ جات ذکا و قاسم و طبقات سخن) -

(۴۵۵) خوش—ساکن دهلی - اِن کے بزرگ پنجاب کے تھے - اِن کے والد ایک مشہور خوشنویس تھے - چیچک سے اِن کی بصارت جاتی رهی تھی؛ اور اگرچہ نابینا تھے لیکن مکے' حج کے لیے گئے تھے - یہ ایک پرگو شاعر هیں (تذکرۂ سرور) -

(۴۵۶) خوشدل—گھاسی رام' ساکن دهلی - یہ فیض‌آباد میں دوکان رکھے هوئے تھے (تذکرۂ عشقی) -

(۴۵۷) خوشدل—لالہ گوبند لال' ولد لالہ کانجی مل فریب - یہ کایستھ اور قابل' نوجوان شخص هیں -

(۴۵۸) خوشرس—حافظ غلام محمد' ساکن دهلی - یہ نابینا مگر اچھے گویّے هیں (تذکرۂ ذکا) -

(۴۵۹) خوشنود—کا ذکر تذکرۂ میر و گلشن بےخزاں میں ھے -

(۴۶۰) خیال—برج ناتھ' ساکن دهلی - یہ حیدرآباد چلے گئے

ہیں (تذکرۂ سرور) -

(۴۶۱) خیال—غلام حسین خاں (تذکرۂ سرور و گلشن بےخار میں ان کا نام غلام حسین خان دیا ہوا ہے) - یہ برکت‌اللہ خاں برکت کے بھانجے یا بھتیجے اور میر جُگّن کے عزیز ہیں اور سونی پت میں رہتے ہیں (تذکرۂ ذکا) ؛ کہا جاتا ہے کہ اِنھوں نے تقریباً ایک لاکھ اشعار کے دو دیوان چھوڑے (گلشن بےخار) -

---

د

(۴۶۲) دارا—میرزا دارا بخت - یہ دھلی کے ولیعہد ھیں اور شاعری کی طرف اِن کا رحجان زیادہ ھے (تذکرۂ ذکا) -

(۴۶۳) داغ—ساکن حیدرآباد، شاگرد فیض (گلشن بےخزاں) -

(۴۶۴) داغ—میر مہدی (میر محمدی ' گلشن بےخزاں)- پہلے اِن کا تخلص آہ تھا - میر سوز کے بیٹے تھے - نوجوانی میں اِنتقال کیا (تذکرۂ مصحفی) -

(۴۶۵) دانا—فضل علی (میر فضل علی ' تذکرۂ ذکا) معروف بہ شاہ دانا، ساکن دھلی و شاگرد مضمون- بادشاہ کے یہاں ملازم تھے (تذکرہجات قائم و گردیزی)- بعد میں یہ بنگال میں سراج‌الدولہ کے یہاں ملازم ہوگئے - اب سنہ ۱۱۹۴ھ میں یہ ملازمت سے کنارہکش ہوگئے ھیں (تذکرۂ علی ابراھیم) - اِنھوں نے ایک دیوان چھوڑا تھا ؛ مگر معلوم ہوتا ھے کہ وہ گم ہو گیا (تذکرۂ ذکا) -

(۴۶۶) داؤد—شاگرد عزلت (تذکرۂ گردیزی) - میرزا داؤد بیگ محمد شاہ کے زمانے میں تھے (تذکرۂ علی ابراھیم) - شورش نے اِس تخلص کے دو شعرا کا ذکر کیا ھے - ایک کا نام داؤد بیگ ھے، جو عزلت کے شاگرد ھیں - دوسرے کا نام اُنھوں نے نہیں بتلایا ؛ لیکن یہ کہتے ھیں کہ وہ دھلی میں ھیں -

(۴۹۷) دائم—دائم علی - یہ کلکتے میں تھے؛ اور اِن کا ذکر بینی نرائن نے کیا ھے -

(۴۹۸) درخشاں—منگو بیگ (میرزا منگو ' تذکرۂ عشقی) - یہ شاہ عالم کے زمانے میں تھے - کہا جاتا ھے کہ اِنھوں نے فیض آباد میں اِنتقال کیا (تذکرۂ علی ابراھیم) -

(۴۹۹) درد—خواجہ محمد میر' ساکن دھلی' ولد خواجہ ناصر؛ جو اِس زمانے کے بہت بڑے بزرگ ھیں - درد ' اِس زمانے کے بہت بڑے شاعر ھیں - پہلے یہ فوج میں تھے؛ لیکن والد کے کہنے پر اِنھوں نے اِس ملازمت کو چھوڑ دیا ھے؛ اور اب عابدانہ زندگی بسر کرتے ھیں - دیوان کے علاوہ اِنھوں نے ایک رسالہ تصوف پر لکھا ھے' جس کا نام رسالۂ واردات ھے (تذکرہ‌جات قائم و گردیزی) - سقوط دھلی کے وقت' جب ھر شخص شہر سے بھاگ گیا تو وہ مفلسی کی حالت میں اپنی قسمت پر قانع رھے - اُنھوں نے سنہ ۱۲۰۲ھ میں اِنتقال کیا (گلشن ھند) - اِنھوں نے سنہ ۱۱۹۶ھ میں اِنتقال کیا (تذکرۂ میر)- اِنھوں نے سال گذشتہ اِنتقال کیا (تذکرۂ مصحفی)- صاحب گلشن بےخار کہتے ھیں کہ اُنھوں نے بروز جمعرات بتاریخ ۲۴ صفر سنہ ۱۱۹۹ھ اِنتقال کیا - قاسم نے لکھا ھے کہ اِنھوں نے ایک فارسی کا دیوان بھی چھوڑا ھے - درد کے والد کا تخلص عندلیب تھا (گلشن بےخار)- درد کے والد عام طور سے شاہ گلشن کہلاتے تھے اور نالۂ عندلیب کے مصنف ھیں - درد نے سنہ ۱۱۹۵ھ میں اِنتقال کیا - مصرع تاریخ وفات' حسب ذیل ھے :—

خواجۂ میر مرگیِ موجود -

دوسرا مصرع تاریخ وفات' ھدایت‌اللہ کا کہا ھوا ' یہ ھے :—

حیف دنیا سے سدھارا وہ خدا کا محبوب

اِس سے تاریخ وفات سنہ ۱۱۹۹ھ نکلتی ھے (طبقات سخن) - دیگر سوانح نگاروں کا قول ھے کہ وہ شاہ گلشن کے مرید تھے' جن سے شیخ سعداللہ مراد ھیں -

(۴۷۰) درد—کرم‌اللہ خاں (سید کرم‌اللہ خاں' تذکرۂ قاسم)- یہ نواب امیر خاں انجام کے عزیز ھیں (تذکرہ‌جات قائم و گردیزی) - احمد شاہ کے زمانے میں مرھٹوں کی لڑائی میں کام آئے (تذکرۂ علی ابراھیم) -

(۴۷۱) دردمند—کریم‌اللہ خاں' رشتہ‌دار عمدۃالملک - یہ شاہ عالم کے زمانے میں تھے (گلشن بےخزاں) - میرے خیال میں یہ مذکور ذیل شاعر ھیں -

(۴۷۲) دردمند—محمد فقیہ (میر محمد فقیہ' تذکرۂ ذکا) - شاگرد مظہر- کچھ عرصہ ھوا یہ بنگال چلے گئے - اِنھوں نے ساقی‌نامہ لکھا ھے(تذکرۂ گردیزی) - اِن کے بزرگ دکن کے تھے اور یہ وھاں پیدا ھوئے تھے' لیکن اِن کی پرورش دھلی میں ھوئی تھی - اِنھوں نے مرشدآباد میں سنہ ۱۱۷۶ھ میں اِنتقال کیا - یہ ایک اچھا فارسی کا دیوان چھوڑ گئے ھیں(گلشن ھند)- سرور نے اِن کے علاوہ ایک اور دردمند' ساکن دکن کا ذکر کیا ھے؛ جو دھلی بھی آئے تھے - لیکن دونوں' مظہر کے شاگرد ھیں اور غالباً ایک ھی ھوں -

(۴۷۳) درویش—شاہ علی' ساکن دھلی' شاگرد ممنون - اِن کے والد فقیر تھے؛ اور یہ بھی اِسی مشرب کے ھیں (تذکرۂ قاسم) -

(۴۷۴) دریغ—میر زین‌العابدین ' ساکن دھلی و شاگرد نصیر (تذکرۂ ذکا) -

(۴۷۵) دل—شیخ محمدعابد ' ساکن پٹنہ ' برادر جوشش (گلشن ھند) - یہ علی‌ابراھیم کے دوست تھے اور اُن کو اپنے دیوان کے کچھ منتخبات بھیجے تھے' جن میں شورش کی روایت کے مطابق ۲۰۰۰ اشعار تھے- عشقی کا

بیان ہے کہ اِنھوں نے پٹنے میں انتقال کیا اور ریختہ کے عروض پر ایک رسالہ چھوڑا جس کا نام عروض الہندی ہے- (لفظ ہندی کے ساتھ ال لگانے کی نا موزونیت سے میرا خیال ہوتا ہے کہ کتاب کا نام تاریخی ہے جس سے سنہ ۱۱۷۴ھ نکلتا ہے) -

(۴۷۶) دل—فتح محمد - یہ طبیب تھے اور آبرو کے ہمعصر - یہ گوالیار کے ایک درویش مسمی بہ محمد کے پوتے تھے (تذکرۂ علی ابراہیم)- آگرہ اِن کا وطن تھا ؛ لیکن یہ فیض آباد میں رہا کرتے تھے (تذکرۂ عشقی) -

(۴۷۷) دل—نواب عمادالملک - یہ نظام کے پوتے ہیں - اِن میں ہر وہ خوبی موجود ہے جو ایک انسان میں ہونی چاہیے (تذکرۂ شورش)-

(۴۷۸) دل—غلام مصطفی خاں، ساکن دہلی، ولد غلام محی الدین خاں (تذکرۂ ذکا) - اِن کا انتقال ہوچکا ہے (تذکرۂ سرور) -

(۴۷۹) دل—مولوی شمس الدین، ساکن دہلی - یہ ایک عابد شخص ہیں (تذکرہ جات ذکا و قاسم) - صاحب گلشن بےخار سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سنہ ۱۲۵۰ھ میں انتقال کرچکے تھے -

(۴۸۰) دل—بیلی پرشاد - یہ پٹنے کے کایستھ ہیں (تذکرۂ قاسم) - ذکا نے ایک دیبی پرشاد ، ساکن دہلی کا ذکر کیا ہے اور ایک دیبی پرشاد ساکن مرشدآباد کا- صاحب گلشن بےخار صرف ایک دیبی پرشاد، دل، ساکن مرشدآباد کا ذکر کرتے ہیں -

(۴۸۱) دل—مادھو رام، ساکن فرخ آباد - یہ بدیا ، اگروالا تھے (دیوان عشقی) -

(۴۸۲) دل—آزاد خاں - اِنھوں نے حال میں اسلام قبول کیا ہے (تذکرہ جات سرور و ذکا) -

(۴۸۳) دل—زورآور خاں - یہ دہلی کے کایستھ ہیں - کہا جاتا ہے

کہ اِنھوں نے حال میں اسلام قبول کیا ھے (تذکرۂ ذکا)- یہ کوئل کے رھنے والے ھیں اور اِنھوں نے ایک بڑا دیوان اور کچھ مثنویاں لکھی ھیں - اِن کا ذکر گلشن بےخار میں ھے؛ جس کے مصنف اِن کے لڑکے کو جانتے ھیں -

(۴۸۴) دل‌خوش—کنور بہادر سنگھ - یہ دھلی کے کھتری اور خوشحال رائے کے پوتے ھیں؛ جو خاص کر هندی کے راگ دوھرے وغیرہ لکھا کرتے تھے' اور محمد شاہ کے زمانے میں تھے- دل‌خوش' اپنے دادا سے پایہ میں بہت کم ھیں (تذکرہ‌جات ذکا و سرور) -

(۴۸۵) دلسوز—خیراتی‌خاں- یہ افغانی نسل کے' اور فراق کے شاگرد تھے - یہ سمرو کے بیٹے کی صحبت میں رھا کرتے تھے - معلوم نہیں کہ اب وہ کہاں ھیں (تذکرۂ قاسم)- کہا جاتا ھےکہ اِنھوں نے چھپور میں انتقال کیا (گلشن بےخار) - یہ تپّل کے رھنے والے تھے' جو علیگڈھ سے دو منزل کے فاصلے پر ھے (گلشن بےخزاں) - اِن کے والد سمرو کے بیٹے کی صحبت میں تھے - دلسوز ' پہلے بڑے شراب‌خوار تھے ؛ لیکن اُنھوں نے اب اُس کو چھوڑ دیا ھے (طبقات سخن) -

(۴۸۶) دلگیر—میر حمایت‌اللہ خاں' ولد عالم‌خاں - یہ رمل اور نجوم میں ماھر ھیں (گلشن بےخار) -

(۴۸۷) دلھن‌بیگم' تخلص- نام نواب بہو' زوجۂ آصف‌الدولہ - یہ بڑی قابل بی‌بی تھیں (گلشن بےخار) -

(۴۸۸) دلیر—شاہ دلیر' ساکن پٹنہ - یہ ایک مطالعہ‌دوست' عابد اور نوجوان شخص تھے (تذکرۂ قاسم) -

(۴۸۹) دلیر—چھوٹی‌بیگم (گلشن بےخزاں) -

(۴۹۰) دوست—دوست محمد' ساکن سکندرآباد - یہ حافظ تھے اور جوانی میں اِن کی بصارت جا چکی تھی - اِنھوں نے ایک فارسی کا

دیوان چھوڑا ھے (تذکرۂ سرور) - معجز کے شاگرد تھے (طبقات سخن) -

(۴۹۱) دوست — غلام محمد، معروف بہ خلیفہ غلام احمد، ساکن بہار - علی‌ابراھیم سے اور اِن سے مرشدآباد میں ملاقات ھوئی تھی - اِنھوں نے بہار دانش کا ترجمہ ریختہ کے اشعار میں کیا اور اُس کا نام اظہار دانش رکھا - عشقی کو پتا نہیں کہ وہ کیا ھوا -

(۴۹۲) دیدار — علی‌شاہ (تذکرۂ ذکا) - ممکن ھے کہ یہ دکھنی مثنوی کے مصنف ھوں، جس کا نام قصۂ ماہ منور و شمشاد بانو ھے؛ اور جس کا ایک نسخہ گارسن دی تاسی کے پاس ھے - یہ چھوٹی تقطیع کی ۲۲ صفحے کی کتاب ھے -

(۴۹۳) دیوانہ — گروبخش رائے - شورش کا بیان ھے کہ اُن سے اِن سے کبھی ملاقات نہیں ھوئی ؛ اور نہ اُنھوں نے اِن کا ذکر کسی تذکرے میں دیکھا - لیکن اُنھوں نے سنا تھا کہ اِن کا وطن دھلی ھے؛ مگر مرشدآباد میں رھتے ھیں -

(۴۹۴) دیوانہ — رائے سرب سکھ ، رشتہ‌دار راجہ مہانرائن - اِنھوں نے فارسی کے دو دیوان ۱۰۰۰۰ اشعار سے زائد کے لکھے ھیں اور لکھنئو کے اکثر شعرا اِن کے شاگرد تھے - اِنھوں نے سنہ ۱۲۰۹ھ میں اَنتقال کیا (گلشن بےخار) -

(۴۹۵) دیوانہ — میرزا محمدعلی خاں، ساکن بنارس - یہ حکومت برطانیہ کے کسی عہدے پر مامور تھے - اِن سے اور صاحب گلشن بےخار سے ملاقات ھوئی تھی -

ذ

(۴۹۶) ذاکر—سید حسین دوست ' ساکن مرادآباد (تذکرۂ علی ابراهیم) -

(۴۹۷) ذاکر—میرزا فضل علی - یه ایک فاضل شخص هیں - اِن کے بزرگ افغانستان کے تھے - اب یه پٹنے میں رهتے هیں (تذکرۂ شورش) -

(۴۹۸) ذاکر—میرزا احمد بیگ' ساکن دهلی - یه رستم بیگ کے شاگرد هیں (تذکرہ‌جات ذکا و سرور) -

(۴۹۹) ذرہ—میرزا راجه رام ناتھ - یه بادشاہ کی ملازمت میں تھے؛ اور تعزیه وغیرہ بنانے میں مسلمانوں کے رسم و رواج کے پابند تھے - اپنے مربّی ' شاہ عالم ثانی کے تخلص آفتاب کی رعایت سے ' اِنھوں نے اپنا تخلص ذرہ (جزو یا خاشاک) اختیار کیا تھا (تذکرۂ قاسم) -

(۵۰۰) ذرہ—لاله جڈّنی داس (جتھی داس ' تذکرۂ قاسم) - ساکن جہان‌آباد - یه مدرس هیں اور اِن کی نظموں میں عارفانه رجحان پایا جاتا ھے (تذکرہ جات ذکا و قاسم) -

(۵۰۱) ذکا—ذکاءاللہ خاں' ساکن لکھنئو - یه نواب محبت خاں ابن حافظ رحمت خاں کی اولاد میں سے (یا اُن کے بیٹے) تھے - (گلشن بےخار) -

(۵۰۲) ذکر—ساکن دھلی - اِن کی عمر صرف چودہ سال کی ھے (تذکرۂ عشقی) -

(۵۰۳) ذکر—میر حسین، ساکن مرادآباد (تذکرۂ عشقی) -

(۵۰۴) ذکی—محمد ذکی؛ ولد محمد تقی - یہ ایک نوجوان اور مطالعہ‌دوست شخص ھیں - حافظ عبدالرحمان احسان، اِن کے اشعار کی اصلاح کیا کرتے ھیں (تذکرۂ قاسم) -

(۵۰۵) ذکی—جعفر علی خاں - پہلے یہ حکومت کی ایک بڑی جگہ پر مامور تھے؛ اور اِن کا پنجہزاری کا عہدہ تھا - لیکن اب یہ بہت پریشانی میں پڑگئے ھیں (تذکرۂ گردیزی) - اُن کا انتقال ھوچکا ھے اور وہ ایک مثنوی چھوڑ گئے ھیں (تذکرۂ علی ابراھیم) - جو مثنوی اُنھوں نے بہ حکم محمد شاہ تصنیف کی تھی، اُس کی شہرت بہت زیادہ ھے (تذکرۂ شورش) -

(۵۰۶) ذکی—شیخ مہدی‌علی، ساکن مرادآباد - کچھ عرصے تک یہ سہارنپور کے تحصیل‌دار رھے - یہ بڑے تجربہ کار اور صاحب دیوان ھیں (گلشن بےخار) -

(۵۰۷) ذوق—شیخ محمد ابراھیم، ساکن دھلی - یہ ایک نوجوان شاعر اور شوق کے شاگرد ھیں - (تذکرۂ سرور) - یہ ھندستان کے خاقانی کہلاتے ھیں؛ اور دھلی کے بہترین شاعر ھیں - اگرچہ اِن کو نظمیں لکھتے ھوئے تیس سال ھوچکے ھیں، لیکن اِنھوں نے اِس وقت تک اُن کو دیوان کی شکل میں نہیں ترتیب دیا ھے (گلشن بےخار) - یہ اِس وقت سنہ ۱۸۵۳ع میں باحیات ھیں؛ اور اُس دیوان کے مصنف ھیں، جو شاہ دھلی المتخلص بہ ظفر کا کہا جاتا ھے -

(۵۰۸) ذوق—منشی آسا رام، ساکن پٹنہ و شاگرد میرزا فدوی

(تذکرۂ شورش) -

(۵۰۹) ذوقا — ذوقا شاہ درویش، بنارسی (تذکرۂ سرور) - یہ میرٹھ چلے گئے تھے (گلشن بےخار) -

(۵۱۰) ذوقی — ذوقی رام، ساکن مرادآباد و شاگرد ذقی - یہ زیادہ تر ہولی کے موقع پر نظمیں لکھا کرتے ہیں (گلشن بےخار) -

(۵۱۱) ذوقی — شاہ - یہ درویش ہیں؛ اور لکھنئو میں رہتے ہیں (تذکرہ‌جات شورش و سرور) - قاسم کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سنہ ۱۲۲۱ھ میں انتقال کرچکے تھے -

(۵۱۲) ذہین — میر محمد مستعد - یہ گردیزی کے دوست تھے اور جوانی میں انتقال کرگئے - شورش اور علی ابراھیم کے بیان کے مطابق، جو گردیزی کو سند میں پیش کرتے ہیں، اِن کا تخلص ذہن تھا -

(۵۱۳) ذہین — جے سکھ رائے، ساکن دہلی - اِن کا تخلص پہلے خیال تھا - یہ فارسی اور اُردو، دونوں میں اچھی نثر اور نظم لکھتے ہیں (تذکرۂ ذکا) -

---

ر

(۵۱۴) راجا—میاں غلام محی الدین، ساکن حیدرآباد و شاگرد فیض۔

(۵۱۵) راجا—اِن کا نام معلوم نہیں (تذکرہ جات عشقی و ذکا) -

(۵۱۶) راجہ—مہاراجہ بلونت سنگھ ، ولد چیت سنگھ بلگور - سنہ ۱۲۳۵ھ میں یہ مشاعرے کیا کرتے تھے، جن میں بختاور سنگھ غافل، آقا میرزا میرزا ، آغا حیدرعلی افصح، شیخ پیر بخش مسرور اور دیگر شعرا حاضر ہوا کرتے تھے (گلشن بےخزاں) -

(۵۱۷) راجہ—راجہ بہادر ، ولد راجہ شتاب رائے- یہ بنگال کے دیوان تھے (تذکرۂ قاسم) -

(۵۱۸) راسخ—شیخ غلام علی، ساکن پٹنہ (تذکرۂ شورش)- پہلے میرزا بُھچّو فدوی اور بعد میں میر تقی میر اِن کی نظموں کی اصلاح کیا کرتے تھے - یہ زندہ ہیں (تذکرۂ عشقی) - اِنہوں نے سنہ ۱۲۴۰ھ میں انتقال کیا (گلشن بیخار) -

(۵۱۹) راسخ—خواجہ احمدی خاں - اِن کا انتقال ہو چکا ہے (تذکرۂ شورش) -

(۵۲۰) راسخ—ظفر یاب خاں - یہ بریلی کے ایک شریف خاندان سے ہیں (گلشن بےخزاں) -

(۵۲۱) راسخ—طالب حسین -

(۵۲۲) راغب — محمد جعفر خاں، ساکن دہلی - یہ نواب لطف اللہ خاں صادق، ساکن پانی پت کے رشتہ دار ہیں - پٹنے میں افلاس کی حالت میں رہتے ہیں - زیادہ تر فارسی میں شعر کہتے ہیں (تذکرۂ علی ابراہیم) - پٹنے میں انتقال کیا - اور ایک فارسی کا اور دو ریختہ کے دیوان چھوڑ گئے (تذکرۂ عشقی) -

(۵۲۳) راغب — میرزا سبحان قلی بیگ - یہ ہندوستان میں پیدا ہوئے تھے ؛ لیکن اِن کے بزرگ ایران کے تھے - یہ سپاہی ہیں اور فارسی اور اردو میں شعر کہتے ہیں - اردو میں یہ انشا کے شاگرد ہیں (تذکرہ جات قاسم و ذکا و گلشن بےخار) -

(۵۲۴) رافت — شاعر لکھنئو (تذکرۂ ذکا) -

(۵۲۵) رافت — میاں رؤف احمد، ساکن لکھنئو - یہ پیرزادے اور جرأت کے شاگرد ہیں اور رامپور میں رہتے ہیں (تذکرہ جات قاسم و ذکا) - صوفی مشرب ہیں اور دہلی کئی بار ہو آئے ہیں (گلشن بےخار) -

(۵۲۶) رافت — شیخ محمد رفیع، ساکن الہ آباد - یہ پٹنے میں رہتے ہیں، جہاں یہ ایک بڑے عہدے پر ہیں (تذکرہ جات شورش، علی ابراہیم و عشقی) -

(۵۲۷) راقم — بندرابن، ساکن دہلی و شاگرد سودا (تذکرۂ علی ابراہیم) - یہ متھرا کے تھے اور تعجب خیز حافظہ رکھتے تھے (تذکرۂ قائم) - انھوں نے ایک مختصر دیوان چھوڑا - معلوم نہیں کہ اب وہ کہاں ہیں (تذکرۂ ذکا) - بعض اُن کو متھرا کا بتلاتے ہیں اور ممکن ہے کہ یہ بیان صحیح ہو (گلشن بےخار) -

(۵۲۸) راقم — خلیفہ غلام محمد، ساکن دہلی - یہ فارسی پڑھے ہوئے ہیں اور عربی بھی شروع کی ہے - ۱۲ سال ہوئے یہ لکھنئو چلے گئے

تھے ؛ لیکن پھر دھلی واپس آئے اور حکمت پڑھنے لگے (تذکرۂ قاسم) -

(۵۲۹) راے—میرزا یعقوب بیگ - یہ ھندوستان میں پیدا ھوئے تھے ؛ لیکن اِن کے بزرگ توران کے تھے - یہ نوجوان شخص ھیں (تذکرۂ قاسم) - اِن کا انتقال ھو چکا ھے (تذکرۂ ذکا) -

(۵۳۰) رجب—رجب علی بیگ' ساکن دھلی - یہ مغل (ایرانی) نسل کے ھیں اور فرخ‌آباد میں رھتے ھیں (تذکرہ‌جات ذکا و قاسم) -

(۵۳۱) رحمان—یہ ایک پرانے شاعر ھیں اور ولی کے ھمعصر تھے (تذکرۂ ذکا) -

(۵۳۲) رحمت—قاضی‌القضاۃ رحمت‌الله خاں ' ساکن دھلی - اِنھوں نے فارسی کا ایک دیوان چھوڑا ھے (تذکرۂ ذکا) -

(۵۳۳) رحیم—یہ ولی کے ھمعصر تھے (تذکرۂ سرور) -

(۵۳۴) رخشاں—محمد چاند - یہ احمد شاہ کے زمانے میں تھے -

(۵۳۵) رخصت—میر قدرت الله' ساکن دھلی' ولد میر سیف‌الله و شاگرد جعفر علی حسرت - یہ لکھنئو میں رھتے ھیں (تذکرہ‌جات علی ابراھیم و عشقی) -

(۵۳۶) رسا—مولوی علیم‌الله - یہ اودھ میں رھتے ھیں (تذکرۂ ذکا)-

(۵۳۷) رسا—میرزا بلخی ' ولد میرزا عیدو بہادر - یہ دھلی کے خاندان کے شاھزادے ھیں (تذکرۂ ذکا) -

(۵۳۸) رسا—میرزا تقی- یہ اودھ کے خاندان کے شاھزادے اور لیلی و مجنوں کے مصنف ھیں (تذکرۂ سرور) - ملاحظہ ھو عنوان رضا و رضی -

(۵۳۹) رسائی تخلص— علی ابراھیم کو اِن کا نام معلوم نہیں -

(۵۴۰) رستم—اِن کا خطاب رستم‌علی خاں احتشام‌الدولہ تھا ؛ لیکن عام طور سے یہ نواب بہادر کہلاتے تھے - یہ دھلی کے رھنے والے اور

نواب اشرف خاں کے بیٹے تھے - سنہ ۱۱۹۴ھ میں اِنھوں نے اپنی شاعری کے نمونے ' علی ابراھیم کو دیے - سرور کے دوست تھے -

(۵۴۱) رسوا—آفتاب راے (مہتاب راے - تذکرۂ علی ابراھیم) - یہ ایک زرگر کے بیٹے تھے - ھندوؤں کے عقائد کے پابند نہیں تھے (یہ مسلمان ہوگئے تھے - تذکرۂ علی ابراھیم) - تارک الدنیا ھوگئے تھے - آخرکار پاگل ھوگئے اور جوانی میں انتقال کیا (تذکرہجات قائم و گردیزی) - ایک اور رسوا ھیں جن کا نام ذکا کو معلوم نہیں - لیکن ذکا نے یہ تحقیق کی تھی کہ وہ آفتاب راے نہیں تھے اور وہ نواب نجیب‌الدولہ بہادر کے زمانے میں تھے -

(۵۴۲) رشکی—محمد حسن خاں ' ساکن پٹنہ' ولد خادم حسین خاں خادم - یہ علم دوست اور نوجوان شخص ھیں (تذکرۂ عشقی) -

(۵۴۳) رشید—ساکن لکھنؤ' شاگرد مُلّا نظام‌الدین - یہ نوجوانی میں قتل کر دیے گئے تھے (تذکرہجات علی ابراھیم و عشقی) -

(۵۴۴) رضا—میرزا (میر - تذکرۂ ذکا) علی رضا' ساکن مانکپور - دیوانہ کے دوست تھے اور کئی مثنویاں لکھیں- اُن میں سے ایک' جس میں اِن کے عشق کے قصے درج ھیں' مشہور ھے (تذکرہجات علی‌ابراھیم ' عشقی و ذکا) -

(۵۴۵) رضا—میرزا علی رضا بیگ ' ساکن آگرہ و شاگرد میاں ولی محمد نظیر (تذکرۂ ذکا) -

(۵۴۶) رضا—شیخ علی رضا ' ساکن لکھنؤ - کچھ عرصے تک علی‌گڈھ میں عدالت منصفی میں ناظر رھے - اِنھوں نے ایک مثنوی لکھی ھے - ذکا اِن کو جانتے تھے -

(۵۴۷) رضا—مولوی ضیاءالدین ' ساکن تھانیسر ' ھمعصر سودا (تذکرۂ ذکا) - غالباً یہ وھی رضا ھیں جن کا نام ذکا نہیں جانتے -

(۵۴۸) رضا—حمیدالدین خاں' ساکن اعظم‌پور ' ولد حکیم مولوی

کلو، ساکن چاندپور (تذکرۂ ذکا و گلشن بےخار) -

(۵۴۹) رضا — میرزا حسن معروف بہ میرزا جیون، ولد محمد میرزا جان (خاں - تذکرہ‌جات قاسم و سرور) کوربیگی - یہ نوجوان شخص ہیں اور نصیر اور ممنون کے شاگرد ہیں (تذکرۂ قاسم) - صاحب گلشن بےخار کے دوست تھے اور گلشن بےخار کی تصنیف سے کچھ سال پیشتر انتقال کر گئے اور ایک دیوان چھوڑ گئے -

(۵۵۰) رضا — حافظ محمدبخش - یہ لاہور کے شیخ ہیں اور فرخ‌آباد میں رہتے ہیں (تذکرۂ ذکا) -

(۵۵۱) رضا — میر محمد رضا (میر محمدی - تذکرۂ عشقی) ساکن پٹنہ، ولد میر جمال‌الدین حسین جمال و شاگرد میاں ضیا (شاگرد سودا- تذکرۂ مصحفی) - حال میں ریختہ میں شاعری شروع کی ہے (تذکرۂ علی ابراهیم) - جمال کے دادا قاضی نوراللہ شستری تھے، جو احقاق‌الحق اور مجالس المومنین کے مصنف ہیں (تذکرۂ شورش)- رضا نے ایک دیوان لکھا تھا (تذکرۂ مصحفی) - مرشدآباد میں انتقال کیا (تذکرۂ عشقی) - یہ عام طور سے میر پٹنوی کہلاتے ہیں اور لکھنئو میں رہتے ہیں (تذکرۂ قاسم) - تذکرۂ ذکا میں دو شعرا کا ذکر ہے ؛ ایک کا نام میرزا محمد رضا ساکن لکھنئو و شاگرد سودا، جنھوں نے ایک مختصر دیوان لکھا تھا ؛ اور دوسرے کا نام، میر محمد رضا شستری معروف بہ میر محمد پٹنوی ساکن پٹنہ، جو لکھنئو میں رہتے تھے اور ضیا کے شاگر تھے - گلشن بےخار میں بھی دو شعرا کا تذکرہ ہے جن کا تخلص یہی تھا - ایک کا نام میر محمد ساکن پٹنہ و شاگرد ضیا اور دوسرے کا نام میر محمدی ساکن لکھنئو و شاگرد ضیا -

(۵۵۲) رضا — محمد رضا، ساکن دکن (تذکرۂ ذکا) -

(۵۵۳) رضا — حافظ محسن - یہ فرخ‌آباد میں رہا کرتے ہیں اور کمبوہ فرقے میں سے ہیں - فارسی اور ریختہ میں دیوان لکھا (تذکرۂ عشقی) -

(۵۵۴) رضا — میر (میرزا - تذکرۂ قاسم) رضا علی ، ساکن لکھنئو - یہ طغرا نویس تھے اور مصحفی ، قاسم اور ذکا کے شاگرد تھے -

(۵۵۵) رضا — میرزا تقی ، ساکن لکھنئو - یہ اودھ کے وزیروں (جو بعد میں شاہ ہوئے) کے رشتہ‌دار اور مجنوں و لیلی کے مصنف ہیں (تذکرۂ ذکا) - ملاحظہ ہو عنوان رسا ، رضی و ہوس -

(۵۵۶) رضا — غلام محمد خاں ، ساکن دہلی و برادر عنایت حسین خاں مشہر و شاگرد گلزار علی خاں اسیر (گلشن بےخزاں) -

(۵۵۷) رضوان — غلام‌حسین ، ساکن پٹنہ ، ولد شیخ فخرالدین و شاگرد سلیم ، مجرم و عشقی - عشقی نے اِن کا ذکر کیا ہے -

(۵۵۸) رضی — سید رضی خاں (تذکرہ‌جات علی ابراہیم و عشقی) -

(۵۵۹) رضی — میرزا رضی خاں منجم ، ساکن لکھنئو - یہ اودھ کے شاہی خاندان سے ہیں اور اِنھوں نے لیلی و مجنوں لکھی ہے (گلشن بےخار)- ملاحظہ ہو عنوان ہوس ، رسا و رضا -

(۵۶۰) رضی — نواب سیف‌الدولہ سید رضی‌الدین بہادر صلابت جنگ - یہ فارسی اور اردو میں شعر کہتے ہیں (تذکرۂ قاسم) - انگریزی حکومت میں ایک عہدے پر مامور ہیں (تذکرۂ ذکا) - اِن کو انتقال کیے ہوئے کچھ عرصہ ہوا (گلشن بےخار) -

(۵۶۱) رعد — لالہ گنگا پرشاد کشمیری ، ساکن لکھنئو (گلشن بےخزاں) -

(۵۶۲) رغبت — میر ابوالمعالی (ابوالمعانی - تذکرۂ سرور) شاگرد

مسلوں - یہ لکھنؤ میں رہتے ہیں (تذکرہ‌جات قاسم ' ذکا و سرور) -

(۵۶۳) رفاقت—میرزا مکھّن والے (میرزا مکین - گلشن بےخار) ساکن لکھنؤ و شاگرد جرأت - بائیس سال کی عمر میں بعارضۂ دق انتقال کیا (تذکرۂ مصحفی) -

(۵۶۴) رفعت—محمد عیسیٰ خاں انصاری ' ولد نواب امتیاز خاں - یہ باحیات ہیں (تذکرۂ عشقی) -

(۵۶۵) رفوگر—محمد عارف (تذکرۂ قائم) -

(۵۶۶) رفیع—رفیع‌الدین خاں - یہ مرادآباد کے پٹھان ہیں اور مکّے ہو آئے ہیں (تذکرۂ ذکا) -

(۵۶۷) رفیق—امین‌اللہ (گلشن بےخار) -

(۵۶۸) رفیق—میرزا اسد بیگ ' ساکن دہلی - یہ ثناءاللہ خاں فراق کے شاگرد ہیں (تذکرۂ عشقی) - تذکرۂ قاسم سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سنہ ۱۲۲۱ھ میں انتقال کر چکے تھے -

(۵۶۹) رقّت—میرزا قاسم علی معروف بہ عراقی - یہ مغل (یعنی ایرانی) نسل کے ہیں - اِن کے بزرگ مشہد کے تھے' جہاں سے وہ کشمیر آئے تھے - یہ دہلی میں پیدا ہوئے تھے اور فیض‌آباد میں پرورش پائی تھی - اِن کی عمر تقریباً ۳۰ سال ہے اور یہ جرأت کے شاگرد ہیں (تذکرۂ مصحفی) -

(۵۷۰) رکن‌الدولہ—حاذق‌الملک حکیم رکن‌الدین خاں بہادر - یہ دہلی کے حکیم ہیں - فارسی اور ریختہ میں ' خصوصاً اول‌الذکر میں شعر کہتے ہیں (تذکرۂ ذکا) -

(۵۷۱) رمز—میرزا محمد سلطان فتح‌الملک شاہ بہادر (گلشن بےخزاں) -

(۵۷۲) رنج—میر محمد نصیر - یہ خواجہ میر کے پوتے ہیں اور نوجوان ہیں (تذکرۂ قاسم) - شعر کہنا چھوڑ دیا ہے (گلشن بےخار) -

(۵۷۳) رند—گنگا پرشاد کشمیری، ولد کشن چند پنڈت۔ یہ جرأت کے شاگرد تھے اور بریلی اور لکھنؤ میں رہا کرتے تھے (تذکرۂ ذکا) -

(۵۷۴) رند—رائے کھیم نرائن - یہ مہا راجہ لچھمی نرائن، ساکن دھلی کے پوتے ہیں اور ھگلی میں رہتے ہیں - بیلی نرائن اِن کو اپنا بڑا بھائی بتلاتے ہیں -

(۵۷۵) رند—مہربان خاں - یہ موسیقی اور کَبِت اور دوھرا وغیرہ کہنے میں ماھر کہے جاتے ہیں - فرخ آباد میں رہتے ہیں (تذکرۂ علی ابراھیم) - رستم نگر میں انتقال کیا، جو لکھنؤ کا ایک محلہ ہے (تذکرۂ مصحفی) -

(۵۷۶) رند—میر (شاہ) حمزہ علی، ساکن دھلی - پہلے اِن کا پیشہ سپہگری تھا - بعد میں یہ مرشدآباد میں برھنہ پا سڑکوں پر بھیک مانگا کرتے تھے - اب سنہ ۱۱۹۴ھ میں وہ پٹنے میں شاہ ارزاں کے مزار پر دوسرے فقیروں کے ساتھ دیکھے گئے ہیں (تذکرۂ علی ابراھیم) - شورش نے اِن کا ایک دیوان دو ہزار اشعار کا دیکھا ہے - پہلے اِن کا تخلص شیدا تھا - ھنوز زندہ ہیں (تذکرۂ عشقی) -

(۵۷۷) رنگین—یہ کشمیری نسل کے کہے جاتے تھے - دھلی میں رھتے تھے اور سودا کے ھمعصر تھے (تذکرہ‌جات علی ابراھیم و عشقی) - غالباً یہ وھی رنگین ہیں، جن کا ذکر تذکرۂ سرور میں ہے - یہ محمد شاہ کے زمانے میں تھے - اِن کی غزلیں طوائفیں گایا کرتی ہیں -

(۵۷۸) رنگین—میرزا امان بیگ - یہ خوشنویس ہیں (تذکرۂ علی ابراھیم)- نواب افتخارالدولہ میرزا علی خاں بہادر کے یہاں ملازم ہیں (تذکرۂ عشقی) -

(۵۷۹) رنگین — لالہ بلاس رائے، ولد راجہ مان رائے - یہ محمد علی روھیلا کے بیٹے کے دیوان ہیں (تذکرۂ عشقی) - مرشدآباد میں رہتے ہیں (تذکرۂ ذکا) -

(۵۸۰) رنگین — پورن لال کایستھ، ساکن دھلی - یہ عجیب و غریب شخص ہیں (تذکرۂ قاسم) -

(۵۸۱) رنگین — سعادت‌یار خاں، ساکن دھلی، ولد طہماسپ بیگ خاں تورانی (رومی - تذکرۂ سرور) - یہ اچھے سپاھی ہیں؛ مگر بڑے عالم نہیں ہیں - مصحفی نے اِن کے دیوان پر نظر ثانی کی تھی - پہلے یہ حاتم کے شاگرد تھے - حاتم کے انتقال کے بعد، نثار اِن کے کلام پر نظر ثانی کیا کرتے تھے - اِنہوں نے چار دیوان لکھے - ایک غزل کا، دوسرا ھزل کا، تیسرا ریختی کے محاوروں پر - یہ مجالس رنگین کے مصنف بھی ہیں جس میں مختلف شعرا پر تنقید کی گئی ہے (تذکرۂ ذکا)- اِن کے دواوین کا نام نو رتن ہے - سنہ ۱۲۵۱ھ میں اسّی سال کی عمر پاکر انتقال کیا -

(۵۸۲) روح‌الامین — ساکن دھلی - اِن کا ذکر بینی نرائن نے کیا ہے -

(۵۸۳) روحی — یہ حیدرآباد کے پیرزادے تھے (تذکرۂ قاسم) -

(۵۸۴) روشن — خواجہ حسن علی، ساکن دھلی - یہ آصف‌الدولہ کی ملازمت میں ہیں (تذکرۂ عشقی) -

(۵۸۵) روشن — روشن شاہ - یہ بریلی کے کایستھ ہیں اور مسلمان ہو گئے ہیں - فارسی اور ریختہ میں شعر کہتے ہیں (تذکرۂ ذکا) - صاحب دیوان ہیں (تذکرۂ سرور) - میرٹھ میں رہتے ہیں (طبقات سخن) -

(۵۸۶) رونق — میر (میرزا) غلام حیدر (خاں - تذکرۂ سرور)، ساکن پٹنہ ولد واھب علی و برادر اسد جنگ (تذکرۂ عشقی) -

---

ز

(۵۸۷) زار—بہادر بیگ خاں - اِن کا پیشہ سپہ گری تھا (تذکرۂ شورش) -

(۵۸۸) زار—برہان‌الدین خاں، ساکن دهلی - یہ خوشنویس ہیں اور بادشاہ کی ملازمت میں ہیں - یہ کچھ عربی و فارسی جانتے ہیں اور اردو میں شعر کہتے ہیں (تذکرہ‌جات قاسم و سرور) -

(۵۸۹) زار—میر جیون کشمیری - یہ دهلی میں پیدا ہوئے تھے - اِن کی عمر ۳۰ سال سے زائد ہے (تذکرۂ مصحفی) -

(۵۹۰) زار—میر مظہر علی، ساکن دهلی، شاگرد مولوی حفیظ‌الله - یہ فیض‌آباد میں نواب میرزا احمد علی خاں کے یہاں ملازمت کرتے ہیں (تذکرہ‌جات علی ابراهیم، مصحفی، عشقی و ذکا) - یہ لکھنئو میں رہتے ہیں (تذکرۂ قاسم) -

(۵۹۱) زار—مغل بیگ - یہ میر محمدتقی کے دوست تھے (تذکرہ‌جات قائم و علی ابراهیم) -

(۵۹۲) زار—میرزا سنگین، رشتہ‌دار نواب منیرالدولہ (تذکرۂ شورش) - یہ فدوی کے شاگرد ہیں اور اب مرشدآباد میں رہتے ہیں (تذکرۂ عشقی) -

(۵۹۳) زاری—سوپن، ساکن پٹنہ، شاگرد میر محمدی رضا - اِنہوں نے بنگال میں انتقال کیا (تذکرۂ عشقی) -

(۵۹۴) زماں—یہ دکن کے شاعر تھے (تذکرۂ سرور) -

(۵۹۵) زماں—سید محمد زماں ، ساکن امروھہ - یہ صاحب اوصاف شخص اور مصحفی کے شناسا تھے - اِن کو انتقال کیے ہوئے کچھ عرصہ ہوا - (تذکرہ‌جات قاسم و سرور) -

(۵۹۶) زندہ دل—ہر سہائے مسر برھمن - یہ سکندرآباد میں حکمت کرتے ہیں (تذکرۂ ذکا) -

(۵۹۷) زور—داؤد بیگ، ساکن دھلی - یہ نوجوان شخص ہیں اور میرزا ملھو بیگ شور کے بھائی اور شاگرد ہیں (تذکرہ‌جات قاسم و ذکا) -

(۵۹۸) زیرک—جےسنگھ راے کایستھ ، ساکن دھلی - اِن کی عمر تقریباً ۲۰ سال ہے اور یہ عربی جانتے ہیں (تذکرۂ سرور) -

(۵۹۹) زینت—یہ دھلی کی ایک طوائف کا تخلص ہے (گلشن بےخار) -

س

(۶۰۰) ساقی — میر حسین علی (تذکرۂ علی ابراهیم) - تذکرۂ ذکا میں بھی دکن کے ایک ساقی کا ذکر ہے -

(۶۰۱) سالک — اِن کا نام معلوم نہیں (تذکرۂ میر) -

(۶۰۲) سامان — میر ناصر، ساکن جونپور (ساکن دهلی - تذکرۂ شورش)، شاگرد میرزا مظہر - اِن کو انتقال کیے هوئے تھوڑا عرصہ هوا - زیادہ تر فارسی میں اشعار کہا کرتے تھے (تذکرۂ گردیزی) - محمد شاہ کی حکومت کے شروع میں یہ دهلی آئے (تذکرۂ قائم) -

(۶۰۳) سامی — میرزا محمد جان بیگ - اِن کے بزرگ تیماق (قپچاق - تذکرۂ ذکا) کے میدان سے هندوستان آئے تھے - اِن کے والد کچھ عرصے تک کشمیر میں رہے؛ بعد میں اپنے بیٹے کو لےکر دهلی (بریلی - تذکرۂ ذکا) آئے - یہ خواجہ میر کے مرید اور شاگرد تھے - زیادہ تر فارسی میں اشعار کہا کرتے تھے - اُن میں سے ایک مثنوی، شاهنامہ کے طرز پر ہے جس میں اِنھوں نے شاہ عالم کے زمانے کے واقعات درج کیے هیں لیکن - وہ اُس کے تکملے سے پیشتر انتقال کر گئے - اِن کے اردو کے اشعار اِن کے فارسی کے اشعار کے هم پایہ نہیں هیں - سرور اِن کو فارسی میں اپنا استاد بتلاتے هیں -

(۹۰۴) سائل—سید اسداللہ ' ساکن حیدرآباد معروف بہ شاہ سمجھ بوجھ - یہ پتلے میں رہتے ہیں (تذکرۂ شورش) -

(۹۰۵) سائل—میرزا محمد یار بیگ ' ساکن دھلی - یہ اُزبک نسل کے تھے اور بذل بیگ خاں کے ساتھی تھے (تذکرۂ شورش) - شاہ حاتم کے شاگرد تھے - بعد میں سودا کے شاگرد ہو گئے تھے (تذکرۂ مصحفی) - اِن کا تخلص پہلے منعم تھا (تذکرۂ ذکا) - اِن کو انتقال کیے ہوئے عرصہ ہوا (تذکرۂ قاسم) -

(۹۰۶) سایہ—سلیم - بینی نرائن اِن کو دھلی کا بتاتے ہیں -

(۹۰۷) سبحان—میر عبدالسبحان' شاگرد آبرو (تذکرۂ ذکا) -

(۹۰۸) سبقت—میرزا مغل ' ساکن لکھنئو' ولد میرزا علی اکبر اخوند - اِن کے بزرگ ایران کے تھے - یہ جرأت کے شاگرد ھیں' جن سے یہ قصیدہ لکھنے میں بڑھ گئے ہیں (تذکرۂ مصحفی) - دھلی کے رھنے والے ھیں؛ لیکن آج کل لکھنئو میں قیام ھے (تذکرۂ سرور و گلشن بےخار) -

(۹۰۹) سپاھی—میر امام بخش - کچھ عرصہ ھوا یہ انتقال کر چکے (تذکرۂ قاسم) -

(۹۱۰) سپاھی—ساکن لکھنئو - کہا جاتا ھے کہ یہ قتل کر دیے گئے ھیں (تذکرہ‌جات قاسم و ذکا) -

(۹۱۱) سپاھی—شاہ قلی خاں (تذکرہ‌جات ذکا و سرور) -

(۹۱۲) ستّار—عبدالستار' ساکن لکھنئو - یہ زیادہ تر مرثیے کہتے ھیں (تذکرۂ ذکا) -

(۹۱۳) سجّاد—میر محمد سجاد ' ساکن آگرہ (ساکن دھلی - تذکرۂ قائم) - اِن کے بزرگ آذر بائیجان کے تھے- آبرو کے شاگرد ھیں؛ لیکن اپنے استاد سے سبقت لے گئے ھیں (تذکرہ‌جات‌گردیزی و علی ابراھیم)- دھلی

میں پرورش پائی تھی اور ایک دیوان چھوڑ گئے ہیں (گلشن ہند) - تذکرۂ قائم سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سنہ ۱۱۶۸ھ میں جوان تھے - قائم نے اِن کے تقریباً ۸۰۰ اشعار دیکھے -

(۹۱۴) سحر—محمد خلیل خاں، ساکن دکن (تذکرۂ قاسم) -

(۹۱۵) سخن—حکیم میرزا محمد حسین کشمیری، ساکن دہلی - یہ اچھے حکیم ہیں اور فارسی اور ریختہ میں شعر کہتے ہیں (تذکرہ‌جات سرور و قاسم)- تذکرۂ سرور میں ایک اور شاعر کا ذکر ہے؛ جن کا تخلص یہی تھا اور جو ناجی اور مضمون کے زمانے میں تھے- اور اِس تذکرے میں ایک تیسرے شخص کا ذکر ہے، جو دکن کے رہنے والے تھے -

(۹۱۶) سخنور—لالہ دیوالی سنگھ - یہ شاہ دہلی کے منشی ہیں (تذکرۂ قاسم و گلشن بےخار) -

(۹۱۷) سراج—میر سراج‌الدین، ساکن اورنگ‌آباد، شاگرد سید حمزہ ساکن دکن (تذکرہ‌جات قائم ، گردیزی و علی ابراہیم)- دیگر نظموں کے علاوہ اِنھوں نے ایک مثنوی بستان خیال کے نام سے چھوڑی ہے (تذکرۂ ذکا) -

(۹۱۸) سراج—سراج‌الدین علی - یہ سراج اورنگ‌آبادی سے مختلف ہیں (گلشن بےخار) -

(۹۱۹) سرسبز—میرزا زین‌العابدین خاں معروف بہ میرزا میلکو ولد نواب سالار جنگ - یہ محنتی نوجوان شخص ہیں اور اِنھوں نے صرف سترہ سال کی عمر میں ایک دیوان لکھا (تذکرہ‌جات مصحفی و عشقی) -

(۹۲۰) سرشار—لالہ تلوک چند کھتری ، ساکن دہلی - یہ نوجوان شخص ہیں (تذکرۂ قاسم) -

(۹۲۱) سرعت—اِن کا نام معلوم نہیں (گلشن بےخزاں) -

(۹۲۲) سرور—اعظم‌الدولہ میر محمد خاں بہادر، ولد اعظم‌الدولہ

ابوالقاسم مظفر جنگ و شاگرد میرزا جان بیگ سامی و میر فرزند علی موزوں- سنہ ۱۲۵۰ھ میں انتقال کیا اور ایک تذکرہ اور ایک ضخیم دیوان چھوڑا- (گلشن بےخار) -

(۹۲۳) سَرَوَر—(سُرُور ؟) شیخ محمد امیراللہ ولد شیخ عبداللہ، ساکن آگرہ - سنہ ۱۲۴۳ھ میں دهلی میں تھے - یہ مجروم اور غالب کے شاگرد هیں (تذکرۂ ذکا) -

(۹۲۴) سَرَوَر—(سُرُور ؟) میرزا رجب علی بیگ - یہ کانپور میں رهتے هیں (تذکرۂ ذکا) - نوازش کے شاگرد تھے (گلشن بےخار) - فسانۂ رنگین اِن کی تصنیف ھے (گلشن بےخزاں) -

(۹۲۵) سُرُور—(یا سَرَوَر ؟) میر فیض علی، ساکن اجارہ - یہ دهلی میں رهتے هیں اور عزت‌اللہ عشق کے شاگرد هیں (تذکرۂ ذکا) -

(۹۲۶) سُرُور—(یا سَرَوَر ؟) حمایت‌اللہ خاں، ساکن دهلی - یہ دهلی میں محل کے داروغہ هیں اور نصیر کے شاگرد (تذکرۂ ذکا) -

(۹۲۷) سعادت—میر سعادت علی (سعادت‌اللہ خاں - تذکرۂ گردیزی)- چالیس سال کی عمر پانے سے پیشتر انتقال کیا (تذکرۂ قائم)- ولایت‌اللہ کے مرید تھے اور لیلی و مجنوں کی طرز پر ایک مثنوی چھوڑ گئے هیں، جس میں اُنھوں نے دهلی کے دو عاشقوں کا قصہ لکھا ھے (تذکرۂ علی ابراهیم) - میر غلام علی عشرت کے بیٹے تھے (تذکرۂ سرور) -

(۹۲۸) سعدی—ساکن دکن- اِن کے اشعار، غلطی سے سعدی شیرازی کے اشعار کہلاتے هیں (تذکرہ‌جات گردیزی، شورش، سرور اور قاسم)- تذکرہ‌جات قائم و ذکا میں یہ سعدی شیرازی ظاهر کیے گئے هیں -

(۹۲۹) سعید—قاضی سعیدالدین خاں، ساکن کاکوری (اودھ)، ولد قاضی نجم‌الدین خاں، قاضی کلکتہ - سنہ ۱۸۲۲ع میں سعید دهلی آئے

تھے - یہ نابینا ہیں (گلشن بےخار) -

(۹۳۰) سفر شاہ— یہ سید اور درویش ہیں اور دھلی میں رھتے ہیں (تذکرۂ ذکا) -

(۹۳۱) سکندر—خلیفہ محمد علی (علی اور صاحب گلشن ھند اِن کو شیخ سکندر کہتے ھیں، لیکن سرور جو اِن کو جانتے تھے اِس نام کو غلط بتلاتے ھیں)، ساکن پنجاب، معروف بہ خلیفہ سکندر - یہ زیادہ تر مرثیے کہا کرتے ھیں اور مارواڑی اور پنجابی زبان میں لکھتے ھیں - اِنھوں نے ملاح اور مچھلی اور شاہ دلخوار کا قصہ نظم میں لکھا ھے - یہ اپنے کو ناجی کا شاگرد بتلاتے ھیں (تذکرہ‌جات علی ابراھیم و قاسم) - نظام حیدرآباد کے بلانے پر یہ وھاں چلے گئے اور وھیں انتقال کیا - اور اِن کی نعش کربلا بھیج دی گئی (تذکرۂ قاسم)- اِن کی عمر پچاس سال سے زیادہ ھے (تذکرۂ عشقی) -

(۹۳۲) سلام—نجم‌الدین علی خاں، ساکن دھلی (ساکن آگرہ - تذکرہ‌جات ذکا و قاسم)، ولد شرف‌الدین علی خاں پیام- یہ اپنے والد کے شاگرد ھیں (تذکرۂ گردیزی) - صفدر جنگ کی فوج کے ساتھ مشرق (اودھ) کی طرف چلے گئے - (تذکرۂ قائم) -

(۹۳۳) سلامت—سلامت علی (تذکرۂ شورش)- منشی سلامت علی، ساکن غازی‌پور - یہ انگریزی حکومت میں منشی ھیں (تذکرۂ عشقی) -

(۹۳۴) سلامت—میر سلامت علی، ساکن پورنیا، پرگنہ ارول، جو بہار میں ھے (تذکرۂ شورش) -

(۹۳۵) سلطان—میرزا (شاھزادہ) محمد ازید بخش بہادر، ساکن دھلی معروف بہ میرزا نیلی (تذکرۂ ذکا) -

(۹۳۶) سلطان—نواب نصراللہ خاں بہادر- یہ افغان نسل کے

ھیں اور رامپور کے جاگیردار ھیں (تذکرۂ ذکا)- اِن کا انتقال ھو چکا ھے - (گلشن بےخار) -

(۹۳۷) سلطان—سلطان قـلی بیگ - اِن کا پیشـہ سپـہگـری ھے (تذکرۂ ذکا) -

(۹۳۸) سلیم—غلام مصطفی ۔ یہ عشقی کے دوست تھے - پہلے یہ فدوی کے دوست تھے؛ بعد میں یہ انگریزی سواروں کے منشی ھو گئے تھے - لکھنئو میں انتقال کیا - (تذکرۂ عشقی) -

(۹۳۹) سلیم—سلیم‌اللہ خاں ولد شیخ فیض‌اللہ کالیہ - یہ پٹنے میں رھتے ھیں (تذکرۂ شورش) -

(۹۴۰) سلیم—میر محمد سلیم' ساکن پٹنہ - یہ سوداگر تھے - سنہ ۱۱۹۵ھ میں مرشدآباد میں انتقال کیا؛ اور ایک مثنوی چھوڑ گئے (تذکرہ‌جات علی ابراھیم و شورش)- اِن کی تاریخ وفات "سلیم رفت بدارالسلام" ھے (تذکرۂ عشقی) -

(۹۴۱) سلیمان—میر مراد علی' ساکن دھلی - یہ عرصے سے پٹنے میں رھتے ھیں - اب بہار چلے گئے ھیں (تذکرۂ شورش) -

(۹۴۲) سلیمان—شاگرد میر عبدالحی (تذکرۂ قائم) - یہ تاباں کے ھمعصر تھے (تذکرہ‌جات علی ابراھیم و عشقی) -

(۹۴۳) سلیمان—سلیمان خاں' ساکن دھلی و شاگرد اشرف علی خاں فغاں (تذکرۂ شورش) - یہ پٹنے میں رھا کرتے تھے' لیکن معلوم نہیں کہ وہ اب کہاں ھیں (تذکرۂ عشقی) -

(۹۴۴) سلیمان—شاھزادہ سلیمان شکوہ - یہ شاعروں اور ذی‌علم اشخاص کے بڑے مربی تھے - مصحفی' جرأت' انشاءاللہ خاں وغیرہ کے یہ مربی تھے (تذکرۂ مصحفی)- زیادہ تر لکھنئو میں رھا کرتے ھیں - لیکن

اب یہ آگرے میں رہتے ہیں (گلشن بے خار) - ۲۴ فروری سنہ ۱۸۳۸ء کو انتقال کیا -

(۹۴۵) سنجر — شیخ محمد یعقوب علی - یہ غازی پور کے قریب کے رہنے والے، قاضی محمد صدیق کے بیٹے اور ناسخ کے شاگرد تھے - عرصہ تک لکھنؤ میں رہے اور سنہ ۱۲۶۰ھ میں دہلی گئے (گلشن بے خزاں) -

(۹۴۶) سودا — میرزا رفیع الدین، ساکن دہلی - ان کے بزرگ کابل کے تھے - ان کا پیشہ سپہ گری ہے اور اس زمانے کے یہ بہترین شاعر ہیں (تذکرۂ گردیزی) - ان کے والد سوداگر تھے اور غالباً یہی وجہ ان کے سودا تخلص اختیار کرنے کی ہے (تذکرۂ قائم) - ساٹھ سال دہلی میں رہے - دہلی کے زوال کے بعد یہ ادھر ادھر کچھ عرصے تک پھرتے رہے - آخرکار لکھنؤ میں سکونت اختیار کی - اور آصف الدولہ نے ان کو چھ ہزار سالانہ وظیفہ دیا - لکھنؤ میں سنہ ۱۱۹۵ھ میں ستر سال کی عمر پا کر انتقال کیا - ان کی تاریخ وفات ہے "دور کر پایے علاد - شاعراں ہند کا سرور گیا ۱۱۹۹-۴ (د)- ۱۱۹۵ (گلشن ہند)- تذکرۂ قاسم میں مصحفی کی سوانح عمری میں لکھا ہے کہ سودا نے اردو کے شعرا کا ایک تذکرہ لکھا تھا .

(۹۴۷) سوز — سید محمد میر (سید محمد - تذکرۂ ذکا) ساکن قراول پورہ، متصل دہلی، ولد ضیاء الدین بخاری - یہ تیر اندازی اور دیگر مردانہ کھیلوں میں ماہر تھے - سنہ ۱۱۹۱ھ میں لکھنؤ گئے - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہاں نہایت غربت میں رہتے تھے - اس لیے سنہ ۱۲۱۲ھ میں مرشدآباد چلے گئے - لیکن وہاں بھی ذریعۂ معاش نہ ہونے پر لکھنؤ واپس آئے اور اسی سال انتقال کیا (گلشن ہند و تذکرۂ عشقی) - پہلے ان کا تخلص میر تھا پھر سوز - یہ فیض آباد میں رہتے تھے (تذکرۂ شورش)- مصحفی کے دوست تھے اور اُن کے تذکرہ لکھتے وقت ان کی

عمر ستر سال سے زیادہ تھی -

(۹۴۸) سوزاں— نواب احمد علی خاں شوکت جنگ، ساکن لکھنئو، ولد افتخار الدولہ میرزا نواب علی خاں - یہ آصف‌الدولہ کے درباری ہیں (تذکرہ‌جات علی ابراهیم، عشقی و مصحفی) -

(۹۴۹) سوزاں— شیخ شمس‌الدین، ساکن دهلی - یہ فرخ‌آباد میں رہا کرتے تھے اور ان کا پیشہ سپہ‌گری تھا - سوز کے شاگرد تھے (تذکرۂ قاسم) -

(۹۵۰) سہراب— میرزا سہراب بیگ مغل - یہ دهلی میں رہا کرتے ہیں (تذکرۂ ذکا و گلشن بےخار) -

(۹۵۱) سیادت— میر مجاهدالدین، ساکن لکھنئو، شاگرد ممنون (تذکرہ‌جات ذکا، قاسم و سرور) -

(۹۵۲) سید— میر غلام رسول، ساکن آگرہ (تذکرۂ قاسم)- یہ مرادآباد کے شیخ ہیں (گلشن بےخار) -

(۹۵۳) سید— میر غالب علی خاں - یہ شاہ دهلی کے خاص منشی ہیں اور اردو اور فارسی میں شعر کہتے ہیں (تذکرۂ ذکا)- پہلے ان کا تخلص غریب تھا- اُس کو اِنھوں نے تبدیل کر دیا؛ کیوں‌کہ باشادہ نے اِن کو سیدالشعرا کا خطاب دیا تھا (تذکرۂ قاسم)- یہ میرتھ کے رهنے والے ہیں؛ لیکن اِنھوں نے دهلی میں پرورش پائی تھی (طبقات سخن)- اِن کو انتقال کیے هوئے کچھ عرصہ ہوا (گلشن بےخار) -

(۹۵۴) سید— میر امام‌الدین (تذکرۂ علی ابراهیم) -

(۹۵۵) سید— میر (میرزا- تذکرۂ ذکا) قطب‌الدین (میر قطب علی - گلشن بےخار) معروف بہ قطب عالم، ساکن سکندرآباد - کبھی کبھی ریختہ میں شاعری کیا کرتے ہیں (تذکرۂ قاسم)- یہ حکیم ہیں (گلشن بےخار) -

(۶۵۶) سید—میر یادگار علی، ساکن بہادرپور، جو میوات میں ہے۔ یہ نوجوان شخص، فوج میں ہیں اور دہلی میں رہتے ہیں (تذکرۂ قائم)۔

(۶۵۷) سیف—میرزا سیف علی۔ اِن کا انتقال ہو چکا ہے۔ (تذکرۂ قاسم)۔

ش

(۶۵۸) شاد — یہ بڈھانہ کے شاعر ہیں - کچھ عرصے سے اِنھوں نے بھوپال میں سکونت اختیار کر لی ہے (تذکرۂ ذکا) -

(۶۵۹) شاد — میر احمد حسین - اِن کے بزرگ حجاز سے ہندوستان میں، شمس الدین التمش کے زمانے میں، آئے تھے - یہ میرٹھ کے نزدیک شکوہ آباد میں رہتے ہیں (گلشن بےخار و تذکرۂ سرور) -

(۶۶۰) شاد — راے دیبی پرشاد، ساکن حیدرآباد و شاگرد فیض (گلشن بےخزاں) -

(۶۶۱) شاد — میرزا الٰہی یار بیگ (اللہ بیگ - تذکرۂ ذکا) قیامی، شاگرد مصحفی (تذکرۂ قاسم) -

(۶۶۲) شاد — پرشادی رام - یہ سکندرآباد کے برہمن اور زندہ دل کے دوست ہیں (تذکرۂ ذکا) -

(۶۶۳) شاد — منشی رام پرشاد کایستھ، شاگرد نصیر - یہ نوجوان ذہین شخص ہیں اور اب دہلی میں رہتے ہیں (گلشن بےخزاں) -

(۶۶۴) شاد — سید تفضل حسین - یہ دہلی آئے اور اِنھوں نے صاحب گلشن بےخزاں سے ملاقات کی -

(۶۶۵) شاداب — لالہ خوشوقت راے، ساکن چان پور ندیہ (تذکرۂ قائم) - یہ ہوشیار انشا پرداز تھے (تذکرۂ علی ابراہیم) - قائم کے شاگرد تھے (گلشن بےخار) - طبقات سخن میں اِن کا تخلص شاد دیا ہوا ہے -

(۶۶۶) شاداں—لالہ بساون لال ساکن پٹنہ' مشاعروں میں پابندی سے شریک ہوا کرتے ہیں اور اچھے انشا پرداز ہیں (شورش) - دھلی میں رہتے ہیں (سرور) -

(۶۶۷) شادان—میر رجب علی' شاگرد بھورے خاں آشفتہ (قاسم) - اِدھر عرصے سے اِن کو میں نے نہیں دیکھا - نہیں معلوم اب کہاں ہیں (سرور) -

(۶۶۸) شاعر—لالہ متھرا داس' عرف متھن لال کائستھ - یہ موسیقی اور فنون حرفت میں ماہر ہیں (قاسم) -

(۶۶۹) شاعر—میر کمال الدین حسین عرف میر کلو' میر درد کے رشتہ دار ہیں اور دھلی میں رہتے ہیں (شورش و گلزار ابراھیم) - میر ناصر پرست کہلاتے ہیں (ذکا) - میر ناصرالدین رنبچ کے بیٹے تھے اور ایک دیوان یادگار چھوڑا ھے (قاسم) - اِن کا انتقال ہو چکا ھے (عشقی) -

(۶۷۰) شافل—یہ بسمل کے شاگرد ہیں' لیکن اُن پر سبقت لے گئے ہیں (قائم' گردیزی و شورش) -

(۶۷۱) شافی—امین الدین دھلوی' اب ۱۱۹۶ھ میں پٹنے میں افلاس کی حالت میں رہتے ہیں (علی ابراھیم) - ۱۱۹۸ھ میں انتقال کیا (عشقی) -

(۶۷۲) شاکر—محمد شاکر' ساکن اعظم پور' محمد علی حشمت اور قائم کے دوست تھے اور نجوم میں مہارت رکھتے تھے (قائم و علی ابراھیم) -

(۶۷۳) شاکر—شاہ (میر) شاکر علی دھلوی' ایک نوجوان ہیں جو شاہ محمد عظیم سے جلال الدین رومی کی مثنوی اور تصوف کی اور کتابیں پڑھا کرتے ہیں (قاسم و سرور و گلشن بیخار) -

(۶۷۴) شاکی—منشی جواھر سنگھ' ساکن میرٹھ' شاگرد غلام

محی الدین عشق (ذکا) -

(۶۷۵) شاہ—شاہ سعداللہ ملقّب بہ عشق علی' ساکن پٹنہ' شاہ ارزان کے خلیفہ شاہ کریم اللہ کے مرید اور میر درد کے شاگرد ہیں (شورش)- یہ فقیر ہیں اور اِن کا تکیہ سارن میں بہتا کے قریب ہے (عشقی) - اِن کا انتقال ہو چکا ہے (قاسم) -

(۶۷۶) شاہ علی خاں (مہر) دہلوی' پریشان حالی میں مرشدآباد آئے تھے' پھر وہاں سے لکھنئو چلے گئے - لکھنئو سے دکن چلے گئے اور کہتے ہیں وہیں انتقال کیا (علی ابراہیم) -

(۶۷۷) شاہی—شاہ قلی خاں' ساکن باغ نگر* (حیدر آباد' علی ابراہیم) تانا شاہ کے دربار میں نوکر تھے اور زیادہ تر مرثیہ کہا کرتے تھے (قائم و علی ابراہیم) -

(۶۷۸) شائق—میر بدرالدین حسن بریلوی' ایک تعلیم یافتہ شخص ہیں (ذکا) -

(۶۷۹) شائق—پیر میاں† ("پیر محمد"- تذکرۂ قاسم)- ساکن لکھنٔو - پہلے میاں ہاشمی کے شاگرد تھے' اب جرأت کے شاگرد ہیں (مصحفی) -

(۶۸۰) شائق—محمد ہاشم' شاگرد میر عزت اللہ عشق' مرثیہ خوانی میں مہارت رکھتے ہیں (قاسم) - اِن کا پیشہ خیاطی ہے -

(۶۸۱) شائق—میر حاجی دہلوی' شاگرد میر ہدایت علی کہنی' نوجوان شخص ہیں اور زیادہ تر فارسی میں شعر کہتے ہیں (قاسم) -

(۶۸۲) شائق—نظیرالدین بریلوی (ذکا) - طبقات سخن اور گلشن بیخار میں اِن کا نام نذیر الدین حسن ابن شاہ غلام محی الدین اویسی ("رومی"- تذکرۂ سرور) سرهندی لکھا ہے - سرور نے اِن کے ذکر میں حال کا

---

*یہ "بھاگ نگر" ہے' جو شہر حیدرآباد کا پرانا نام ہے -

†"پیر محمد" (گلشن بےخار) -

صیغہ اِستعمال کیا ہے' [جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بقید حیات ہیں] - نہایت ذی‌علم آدمی ہیں - علم حساب اور عروض و قافیے پر رسالے لکھے ہیں - عروض اور قوافی کا رسالہ نظم میں ہے' جس کے ہر شعر کے پہلے مصرع میں عروض کے اور دوسرے میں قافیے کے مطالب بیان ہوئے ہیں - اِس نظم کا نام "یک بیت" ہے - زیادہ تر فارسی شعر کہتے ہیں (طبقاتِ سخن) -

(۶۸۳) شائق---میر قمرعلی' ساکن پٹنہ' ریختہ کہتے ہیں (شورش) -

(۶۸۴) شجاع---نواب شجاع قلی خاں ابن نواب مظہر الدولہ نادر جنگ - کچھ عرصے سے مغلپورے (پٹنے) میں رہتے ہیں (شورش) -

(۶۸۵) شرافت---میرزا اشرف علی لکھنوی (قاسم)' میر مشرف کے پوتے اور ممنون کے شاگرد ہیں (گلشن بیخار) -

(۶۸۶) شرر---میرزا ابراھیم بیگ' لکھنؤ میں پیدا ہوئے تھے اور اوسط درجے کے شاعر تھے (مصحفی) - نوازش کے شاگرد تھے (گلشن بیخار) -

(۶۸۷) شرر---میرزا جعفر' میرزا محمد کے چھوٹے بھائی تھے - میرزا محمد فارسی میں عشق تخلص کرتے تھے - سپاہی معلوم ہوتے تھے - دکن چلے گئے اور وہیں انتقال کیا (سرور و قاسم)- پونا میں انتقال کیا (ذکا) -

(۶۸۸) شرر---میرزا صادق' [ایک منکسر مزاج* شخص تھے (گلشن بیخار) -

(۶۸۹) شرر---میرزا غیاث الدین (بیخزاں) -

(۶۹۰) شرف---دکن کے ایک شاعر (ذکا) -

(۶۹۱) شرف---شیخ شرف‌الدین حسین (یا "حسن"---قاسم) مرشد

*مگر گلشن بے خار میں ہے: "شخصے بودہ کہ ترک دنیا نمودہ" -

کہنے میں مہارت رکھتے ہیں (قاسم) - دہلی کے قریب' قدم شریف میں رہتے تھے (گلشن بیخار) -

(۶۹۲) شرف — میرزا شرف الدین' لکھنؤ کے ایک شاعر ہیں (ذکا و گلشن بیخار) -

(۶۹۳) شرف — میر محمدی' ساکن دہلی' نواب خان دوراں کے بھتیجے تھے (علی ابراہیم و عشقی) - صوفی تھے اور قاسم ان کو جانتے تھے لیکن جب قاسم نے تذکرہ لکھا' تو شرف انتقال کر چکے تھے -

(۶۹۴) شریف — مرزا شریف بیگ' ایک شریف خاندان سے ہیں اور شاعری میں ظریف و حریف (گلشن بیخار) -

(۶۹۵) شریف — میرزا محمد شریف' میرزا فیض کے بیٹے ہیں' جنھوں نے فصوص الحکم کی دو شرحیں لکھی ہیں - مرزا شریف' نوجوان ہیں اور محب اللہ محب کے شاگرد - کئی برس ہوئے دہلی سے چلے گئے (قاسم) -

(۶۹۶) شریف — میرزا محمد شریف - یہ مسلمان ہو گئے ہیں - مرثیے کا شوق رکھتے ہیں (قاسم) - غالباً یہ وہی میرزا شریف بیگ ہیں جو لالہ شریف بیگ کر کے مشہور ہیں اور جو لالہ دولت رام کھتری کے بیٹے ہیں - دولت رام کا ذکر' ذکا نے اپنے تذکرے میں کیا ہے -

(۶۹۷) شعاع — شاہزادہ محمد اکبر' ابن شاہ عالم آفتاب (اور اسی رعایت سے شعاع تخلص کرتے ہیں) - یہ ولی‌عہد ہیں (ذکا و قاسم) -

(۶۹۸) شعلہ — امرناتھ کشمیری' ساکن لکھنؤ (گلشن بیخار و سرور) -

(۶۹۹) شعور — شعور احمد' ساکن رام پور - یہ رؤف احمد رافت کے والد ہیں (قاسم) -

(۷۰۰) شعوری — ساکن جوالا پور (ذکا و گلشن بیخار) - ساکن

چاند پور (شورش) -

(۷۰۱) شفا—حکیم محمد حسن خاں، ساکن دہلی، جوان آدمی ہیں (ذکا) -

(۷۰۲) شفا—حکیم یار علی [خاں] طبابت میں اچھی دستگاہ رکھتے ہیں (قائم) -

(۷۰۳) شفیع—میر محمد شفیع، سودا اور میر کے دوست ہیں - اب لکھنؤ میں رہتے ہیں (علی ابراہیم و مشفقی) -

(۷۰۴) شفیق—مظہر علی خاں دہلوی، عرف مرزا بدھن، فراق اور قاسم کے شاگرد ہیں (قاسم) -

(۷۰۵) شکر—محمد میرزا ساکن حیدرآباد، ابن حسن میرزا قصد، شاگرد فیض (بہنجزاں) -

(۷۰۶) شکر—رادھا کشن کائستھ، ساکن مرادآباد (گلشن بیخار) -

(۷۰۷) شکوہ—محمد رضا، ساکن لکھنؤ، مرزا قتیل کے دوست اور شاگرد ہیں اور فارسی میں شعر کہتے ہیں (مصحفی و قاسم) -

(۷۰۸) شکوہ—سید شکوہ علی، ساکن سراوہ - اِن کو انتقال کیے ہوئے کوئی پچیس برس ہوئے (سرور) -

(۷۰۹) شکیبا—شیخ غلام حسین، اِفلاس کی حالت میں ہیں اور محمد تقی میر کے شاگرد ہیں (قاسم) - اِنہوں نے ایک دیوان لکھا ہے (ذکا) -

(۷۱۰) شگفتہ—بدھ سنگھ، ایک لوہار ہے، بھورے خاں آشفتہ کا شاگرد (قاسم) -

(۷۱۱) شگفتہ—میرزا سیف علی خاں، ابن نواب شجاع الدولہ، پہلے بیان تخلص کیا کرتے تھے اور میرزا قاسم علی جوان سے اِصلاح لیتے تھے - اب

تخلص بدل دیا ہے - مصحفی اِن سے لکھنؤ میں ملے تھے - ایک دیوان اِن سے یادگار ہے (ذکا) -

(۷۱۲) شگفتہ—میرزا شگفتہ بخت بہادر ("بیدار بخت" - گلشن بیخار و سرور)' عرف میرزا حاجی صاحب' ابن میرزا جوان بخت جہاندار شاہ' بنارس میں رہتے ہیں (ذکا) -

(۷۱۳) شمس—میر شمس الدین علی' عرف میرزا جمن (قاسم) -

(۷۱۴) شمس—ولی اللہ - یہ دکن کے مشہور شاعر تھے - عالمگیر کے زمانے میں دہلی آئے اور بادشاہ نے اِن کا اِعزاز کیا - اِنھوں نے اپنے وطن کی زبان میں ایک دیوان یادگار چھوڑا ہے (بینخزاں) -

(۷۱۵) شور—جارج بنس (؟) - عیسائی تھے (بینخزاں) -

(۷۱۶) شور—خواجہ عظیم خاں دہلوی' ابن خواجہ محمدی خاں' مرزا گھسیٹا کے شاگرد' موتیہاری (بہار) میں رہے ہیں (شورش) - اِن کا انتقال ہو چکا ہے (عشقی) -

(۷۱۷) شور—میرزا مقصود بیگ دہلوی' عرف ملہو بیگ' جوان سپاہی وضع تھے اور سعادت یار خاں رنگین اور انشاء اللہ خاں کے شاگرد تھے - جوانی میں انتقال کیا (قاسم) - سرور اور قاسم کے دوست تھے -

(۷۱۸) شورش—غلام احمد' ابن محمد اکبر' نوجوان ہیں' مومن خاں' آشنا کے شاگرد (گلشن بے خار) -

(۷۱۹) شورش—میر مہدی ساکن پٹنہ' ابن میرزا غلام حسین' ایک ہوشیار نوجوان ہیں (عشقی) -

(۷۲۰) شورش—ناصر حسین ("خلیفہ نادر حسین" - سرور و ذکا) ساکن دہلی - یہ نوجوان ثناءاللہ فراق کا شاگرد ہے (قاسم) -

(۷۲۱) شوق—شیخ الہی بخش' ساکن آگرہ - آج کل فرخ آباد میں میرزا مظفر بخت کے منشی ہیں (سرور) - ایک دیوان ریختہ اور ایک

کتاب "قوانین سلطنت" کے مصنف ھیں - ۱۲۴۱ھ میں انتقال کیا (گلشن بے خار) -

(۷۲۲) شوق—بھوگی لال (گلشن بے خار) -

(۷۲۳) شوق—تہمتن جنگ بہادر، دکن کے ایک امیر (قاسم) -

(۷۲۴) شوق—جواھر بیگ لکھنوی، شاگرد مصحفی، مشہد چلے گئے (گلشن بے خار) -

(۷۲۵) شوق—حسن علی ("حسن خاں پٹھان" ؛ گلشن بے خار - "حسن علی خاں" سرور) دھلوی، شاگرد آرزو (گردیزی و شورش) - سپاھی تھے اور نواب عمادالملک کی ملازمت میں (علی ابراھیم و عشقی) - ایک دیوان اِن سے یادگار ھے -

(۷۲۶) شوق—روشن لال، ایک باکمال گویا، نصیر کا شاگرد (قاسم و ذکا) -

(۷۲۷) شوق—شیو گوپال، عرف کاکا جی، ساکن پٹنہ، پسر مہاجن سوداگر مل، نے جوانی میں اِنتقال کیا، (عشقی) -

(۷۲۸) شوق—حافظ غلام رسول دھلوی، شاگرد نصیر (قاسم و گلشن بے خار) -

(۷۲۹) شوق—فیض علی، ھمعصر سودا - اِن کے بہت سے شاگرد تھے - فارسی اور ریختہ میں شعر کہتے تھے (ذکا) -

(۷۳۰) شوق—مولوی قدرت‌الله رامپوری ("ساکن موئی"- گلشن بے خار؛ "ساکن رائے پور"- سرور) - یہ ایک دیوان اور شعرائے ریختہ کے ایک تذکرے کے مصنف ھیں (عشقی) - کہا جاتا ھے کہ اِنھوں نے ایک لاکھ شعر کہا (طبقات سخن) -

(۷۳۱) شوق—محمد بخش ساکن کوتانہ، شاگرد برکت الله خاں برکت، (ذکا) سپاھی پیشہ تھے (قاسم) -

(۷۳۲) شوکت — میرزا علی لکھنوی، سبقت کے چھوٹے بھائی ہیں، ایک مختصر دیوان لکھا ہے (ذکا) -

(۷۳۳) شوکت — محمد منیف علی بجنوری ابن میر رستم علی مصنف، خوشنویس، میر غلام علی عشرت کے شاگرد ہیں (ذکا) - بنارس میں عیسائی ہو گئے تھے اور اب میرٹھ میں مشن کا کام کیا کرتے ہیں (گلشن بے خار) -

(۷۳۴) شہامت — شاہ شہامت علی، ایک درویش ہیں (ذکا) - اودھ میں رہتے ہیں (گلشن بے خار) -

(۷۳۵) شہرت — افتخارالدین خاں، برادر واثق علی خاں، ۱۸۱۴ع میں کلکتے میں رہا کرتے تھے - بینی نرائن نے اِن کا ذکر کیا ہے -

(۷۳۶) شہرت — امیر بخش خاں، دهلی کے کشمیری اور فراق کے شاگرد، دهلی میں رهتے ہیں (ذکا)- دکن چلے گئے تھے (قاسم)- جوانی میں انتقال کیا (گلشن بیخار) -

(۷۳۷) شہرت — میرزا محمد دهلوی، شاگرد یحیی امان جرأت، ۱۱۹۶ھ میں کلکتے میں رهتے تھے (علی ابراهیم) - لکھنؤ کے باشندے ہیں (عشقی) -

(۷۳۸) شہرت — ابن شاہ معصوم مہوّس سخت فحش گو شاعر تھا (قاسم) -

(۷۳۹) شہید — مولوی غلام حسین غازی پوری، ۱۱۹۶ھ میں بنارس میں تھے (علی ابراهیم) - آج کل بنارس میں مفتی ہیں (عشقی) -

(۷۴۰) شہیدا — ایک پرانے شاعر تھے (ذکا و سرور) -

(۷۴۱) شہیدی — میر کرامت علی لکھنوی، ناسخ کے شاگرد کہے جاتے ہیں (ذکا)- زیادہ تر پنجاب میں رهتے ہیں - کبھی کبھی دهلی آیا کرتے ہیں (گلشن بیخار) -

(۷۴۲) شیدا—مولوی امانت اللہ، کلکتے میں رہتے تھے (بینی نرائن) -

(۷۴۳) شیدا—میر فتح علی، ساکن شمس آباد مئو - میر سوز نے اِن کو متبنٰی کر لیا ہے اور سودا اِن کے استاد ہیں (علی ابراہیم و عشقی) - یہ لکھنؤ میں ایک افسر تھے اور آصف الدولہ کے ہاں سے ۵۰۰ روپیہ ماہوار پاتے تھے - اِن کے دیوان میں تقریباً ۶۰۰۰ شعر ہیں (قاسم) - قاسم کے بیان کے مطابق، میں اِن کو اور مندرجۂ ذیل شیدا کو دو مختلف شخص مانتا ہوں -

(۷۴۴) شیدا—نواب معین الدین خاں، کالپی میں رہتے ہیں اور نواب غازی الدین خاں نظام، کے پوتے ہیں (گلشن بیخار) -

(۷۴۵) شیدا—خواجہ ہیبتا دہلی کے کشمیری اور شاہ محمدی بیدار کے شاگرد تھے - جوانی میں انتقال کیا (قاسم و مصحفی) -

(۷۴۶) شیر علی—(میر) دہلوی کئی برس سے پٹنے میں رہتے ہیں (شورش) -

(۷۴۷) شیفتہ—احمد خاں دہلوی، شاگرد اسیر، صاحب گلشن بیخزاں کے دوست تھے -

(۷۴۸) شیفتہ—سید الہ بخش دہلوی، کچھ عرصے سے پٹنے میں رہتے ہیں اور زیادہ تر مرثیے کہا کرتے ہیں (شورش) -

(۷۴۹) شیفتہ—حافظ عبدالصمد، دہلی کے پنجابی تھے اور بھورے خاں آشفتہ کے شاگرد (قاسم) -

(۷۵۰) شیفتہ—میر محمدی، آج کل دہلی میں رہتے ہیں، لیکن وہاں کے باشندے نہیں ہیں (شورش) -

(۷۵۱) شیون—میر احسن، ساکن پٹنہ، سپاہی پیشہ تھے - اِن کا انتقال ہوچکا ہے (شورش) -

ص

(۷۵۲) صابر— میرزا صابر' (بے خزاں) -

(۷۵۳) صابر شاہ— دہلوی' ہمعصر محمد شاہ' شاگرد فدوی (ذکا) - مگر صاحب ''بیخزاں'' کے بیان کی رو سے میرزا فدائی بیگ فدوی' اُن کے شاگرد تھے -

(۷۵۴) صاحب— ایک پرانے شاعر تھے - ایک دیوان اِن سے یادگار ہے (گلشن بیخار) -

(۷۵۵) صاحب— آمۃ الفاطمہ بیگم' مشہور بہ صاحب جی (گلشن بیخار) -

(۷۵۶) صاحب— سمرو کے بیٹے ہیں - مظفر الدولہ ممتاز الملک نواب ظفریاب خاں بہادر نصرت جنگ' خطاب ہے - کبھی کبھی اپنے مکان پر شعرا کو جمع کیا کرتے ہیں (ذکا) - ایک پُر لطف مگر بد اطوار شخص تھے (قاسم) - خیراتی خاں دلسوز کے شاگرد تھے (گلشن بیخار) -

(۷۵۷) صاحبقران' لکھنؤ کے ایک مسخرے شاعر - ایک نہائت فحش دیوان لکھا ہے (قاسم و ذکا) - اِن کا نام امام علی رضوی تھا اور بلگرام کے رہنے والے تھے (طبقات سخن و گلشن بیخار) -

(۷۵۸) صادق' میرجعفر خاں دہلوی' میر سید محمد قادری کے پوتے تھے' جو ایک بزرگ تھے اور جن کا مزار دہلی کے قریب ہے - صادق نے دیار مشرق (اودھ) میں انتقال کیا اور ایک تصنیف ''بہارستان جعفری'' چھوڑی (علی ابراهیم) -

(۷۵۹) صادق— میر صادق علی' فوجدار خاں (یعنی شاہ عالم کے

فیل خاصہ کے فیلبان) کے بیٹے ہیں - اب سلیمان شکوہ کے زمانے میں صادق اِسی خدمت پر ہیں (مصحفی) - اِنشاء اللہ خاں کے شاگرد ہیں (سرور) -

(۷۹۰) صادق--میر صادق علی خاں، پٹنے کے ایک نوجوان ہیں اور شاہ دہلی کے دواخانے میں کسی خدمت پر ہیں (قاسم) -

(۷۹۱) صادق—صادق علی شاہ، عرف حیدری، فرخ آباد میں رہتے ہیں (قاسم) -

(۷۹۲) صادق—شاہزادہ میرزا محمد - شاہ عالم کے داماد ہیں (قاسم) -

(۷۹۳) صافی—لالہ بدھ سین - مکتب‌داری اِن کا ذریعہ تھی - تھوڑا عرصہ ہوا انتقال کیا (بہخزاں) -

(۷۹۴) صافی—میر مظہر علی بہاری، شاگرد میرزا محمد فاخر مکین، زیادہ تر فارسی شعر کہتے ہیں (شورش) -

(۷۹۵) صانع—نظام الدین احمد بلگرامی، زیادہ تر مرشدآباد اور کلکتے میں رہا کرتے تھے - ۱۱۹۵ھ کے بعد انتقال کیا - ایک فارسی دیوان اِن سے یادگار ہے (گلشن ہند و علی ابراھیم) -

(۷۹۶) صبا—ساکن پٹنہ، شاگرد میر ضیاءالدین ضیا (ذکا) -

(۷۹۷) صبا—میرزا راجہ شنکر ناتھ، ابن مرزا راجہ رام ناتھ ذرّہ - ذکا اِن کو اپنا دوست بتلاتے ہیں - یہ میر تقی میر کے شاگرد تھے (قاسم) -

(۷۹۸) صبا—لالہ کانجی مل کائستھ لکھوری (''فیروزآبادی''- گلشن بہخار)- اِن کے بزرگ فیروزآباد کے تھے (جو آگرے سے دور نہیں)- پچیس برس کی عمر میں انتقال کیا اور ایک مختصر سا دیوان چھوڑا (مصحفی) -

(۷۹۹) صبائی— احمدآبادی (مہر و شورش) -

(۷۷۰) صبر—میرزا غلام حسین بیگ ("حسین خاں" - بے خزاں) دهلی کے کشمیری اور حکیم بو علی خاں کے بھتیجے هیں اور میر عزت الله عشق کے شاگرد (ذکا) -

(۷۷۱) صبر—میر محمد علی فیض‌آبادی' زیادہ تر مرثیہ کہتے هیں (علی ابراهیم) -

(۷۷۲) صدق—محمد صدیق حیدرآبادی' شاگرد میاں فیض' (بے خزاں) -

(۷۷۳) صفا—منولال کائستھ لکھنوی' شاگرد مصحفی [بے خزاں] -

(۷۷۴) صفا—نام نا معلوم (ذکا) - صاحب "بے خزاں" اِن کا نام مرزا نتھن* صفا بتلاتے هیں -

(۷۷۵) صفدر—میر صفدر علی چھپروری (ساکن "سونی پت" - گلشن بے خار و بے خزاں) - چھپرور میں ملازم هیں (قاسم)† -

(۷۷۶) صفدری—حیدرآبادی' پرانے شاعر هیں (علی ابراهیم) -

(۷۷۷) صفدری ساکن پٹنہ' فارسی کے اچھے شاعر اور آصف جاہ کے همعصر تھے - دهلی میں انتقال کیا (شورش) -

(۷۷۸) صفدری—میر صادق علی' میر قمر الدین منت کے بیٹے اور میر نظام الدین ممنون کے چھوٹے بھائی اور شاگرد هیں - نوجوان شخص هیں (قاسم و ذکا) - جوانی میں مار ڈالے گئے (گلشن بے خار) -

(۷۷۹) صفیر—جان خاں (بے خزاں) -

(۷۸۰) صمد—میاں عبدالصمد حیدرآبادی' شاگرد فیض (بے خزاں) -

---

*مگر "گلستان بےخزاں" (نولکشور ۱۲۹۱ھ) میں یہ لکھا ہے: "...لااعلم - حال اِن کا کچھ صاف نہ هوا"-

†یہ دو مختلف شخص هیں' هم‌تخلص اور همنام - ایک چھپرور کا' ایک سونی پت کا رهنے والا -

(۷۸۱) صمصام—امیرالامرا صمصام‌الدولہ، کا انتقال ہو چکا (گردیزی) یہ عام طور سے خواجہ محمد عظیم کہلاتے تھے اور فرخ سیر کے امیر تھے۔ (علی ابراہیم) - اگرچہ بظاہر محمد شاہ کے امیرالامرا تھے، لیکن درحقیقت اُن کے وزیر تھے - نادر شاہ کی لڑائی میں کام آئے (شورش) -

(۷۸۲) صنعت (گردیزی کے ایک نسخے میں ''صفت''†) مغل خاں - (''مغل جان'' = عشقی) - نواب نظام الملک آصف جاہ کے رشتہ دار ہیں - (گردیزی و شورش) -

(۷۸۳) صنعت--کریم الدین (''میاں کریم اللہ'' - بےخزاں) مرادآبادی، ستار ہیں (گلشن بے خار) -

(۷۸۴) صواب—شیخ محمد اشرف غازی پوری، شاگرد مصیب الہ‌آبادی، ایک نوجوان ہیں (شورش) -

(۷۸۵) صیاد—میرزا غلام حسن، شاگرد میر عزت اللہ عشق (ذکا) -

†یہ ظاہرا کاتب کی غلطی ہے = صحیح ''صنعت'' ہے -

ض

(۷۸۶) ضاحک—میر غلام حسین، میر حسن کے والد اور ایک ظریف شاعر ہیں - اب ۱۱۹۶ھ میں فیض‌آباد میں رہتے ہیں (علی ابراہیم و شورش) - معلوم ہوتا ہے کہ عشقی نے جب تذکرہ لکھا، اُس وقت اِن کا اِنتقال ہو چکا تھا -

(۷۸۷) ضبط—میر حسن شاہ، یہ لکھنؤ کے ایک شاعر ہیں (قاسم) -

(۷۸۸) ضمیر—ٹھاکر داس (شورش) -

(۷۸۹) ضمیر—گنگا داس کائستھ، دہلی میں رہتے تھے - ریختہ میں محمد نصیر کے اور فارسی میں مرزا محمد عشق کے شاگرد تھے (قاسم) - سنسکرت بھی جانتے تھے (ذکا) - اِن کے انتقال کو کچھ عرصہ ہوا (سرور) -

(۷۹۰) ضمیر—شیخ مداری، ساکن آگرہ، ولی محمد نظیر* کے اور بیدار کے شاگرد (قاسم) -

(۷۹۱) ضمیر—نذیر الدین، بڑے طامع تھے اور افیون کے عادی تھے (طبقات سخن) -

(۷۹۲) ضمیر—ہدایت علی خاں دہلوی، مخاطب بہ نصیر الدولہ بخشی‌الملک اسد جنگ بہادر، [دہلی سے] پٹنے چلے آئے تھے اور حسین آباد میں انتقال کیا (علی ابراہیم و عشقی) -

(۷۹۳) ضیا—احمد آباد کے ایک پرانے شاعر تھے (ذکا) -

(۷۹۴) ضیا—میرزا ضیا بخت بہادر، میرزا فرخندہ بخت مرحوم کے بیٹے ہیں (قاسم و سرور) -

*اشپرنگر نے غلطی سے "محمد ولی نصیر" لکھ دیا ہے -

(۷۹۵) ضیا — میر (''میاں'' تذکرۂ شورش) ضیاء الدین دہلوی، ہمعصر سودا ۔ لکھنؤ گئے تو ان کے بہت سے شاگرد ہو گئے ۔ ۱۱۹۹ھ میں پٹنے گئے (علی ابراہیم و گلشن ہند) ۔ آخر عمر میں مرشدآباد میں رہے اور ایک دیوان یادگار چھوڑا (گلشن ہند) ۔ چالیس سال ہوئے پٹنے میں سکونت اِختیار کی اور وہیں اِنتقال کیا (عشقی) ۔ طبقات سخن میں اِن کے علاوہ ایک اور ضیاء الدین کا ذکر ہے جو عشقبازی اور شراب کے عادی تھے ۔

(۷۹۶) ضیا — ایک شاعرہ (سرور) ۔

(۷۹۷) ضیا — شیخ ولی اللہ دہلوی (بے خزاں) ۔

(۸۹۸) ضیغم — مولوی غضنفر علی ابن مولوی حیدر علی لکھنوی (بے خزاں) ۔

ط

(۷۹۹) طالب — میرزا ابو طالب، یہ ایک گانو کے رہنے والے تھے، جو اورنگ‌آباد کے قریب ہے - بہادر شاہ کی فوج میں نوکر تھے جو ۱۷۰۸ع میں تخت نشین ہوئے - اِنہوں نے اپنی زندگی کا ایک حصہ دہلی میں صرف کیا (قائم) -

(۸۰۰) طالب،* حافظ طالب، رام‌پور کے ایک شاعر، مولوی قدرت‌الله شوق کے شاگرد ہیں (گلشن بیخار) -

(۸۰۱) طالب — طالب حسین خاں، دہلی کے کشمیری اور میاں عسکری نالاں کے بھتیجے - شاہزادۂ سلیمان شکوہ کے داروغہ ہیں (مصحفی و قاسم) - اِنشاء الله خاں کے شاگرد ہیں (سرور) -

(۸۰۲) طالب — عاشور بیگ خاں، ابن دولت بیگ خاں - اصل اِن کی توران سے ہے، لیکن ہندوستاں میں پیدا ہوئے - میر تقی میر اور فراق کے شاگرد ہیں (قاسم) -

(۸۰۳) طالب — شیخ طالب علی ساکن پٹنہ و برادر غلام علی راسخ (شورش)، فدوی کے شاگرد تھے اور ۱۲۰۲ھ میں انتقال کرگئے - ایک دیوان چھوڑ گئے ہیں - عشقی نے اِن کی تاریخ وفات "طالب علی در قرب احمد جا یافت" لکھی ہے -

(۸۰۴) طالب — میر طالب علی اِلہ‌آبادی، مصیب کے قریبی رشتہ‌دار تھے (شورش) -

---

*" مولوی الله داد، عرف حافظ شیرازی، طالب تخلص" (ریاض‌الفصحا، مصحفی) -

(۸۰۵) طالب — طالب علی، میر غالب علی خاں سید کے بھتیجے اور شاگرد ہیں (قاسم و ذکا) -

(۸۰۶) طالب — میاں طالب علی بزرگ زادے (یعنی کسی مشہور آدمی یا ولی کی اولاد سے) ہیں اور لکھنؤ میں رہتے ہیں (ذکا) -

(۸۰۷) طالع — لالہ ہندو لال حیدرآبادی، فیض کے شاگرد تھے (بے‌خزاں) -

(۸۰۸) طالع — میر شمس الدین دہلوی† - جوانی میں انتقال کیا (گردیزی) - لکھنؤ کے نواح کے رہنے والے تھے (علی ابراہیم) -

(۸۰۹) طبیب — سید شاہ، ساکن لاہور، نہایت صحت کے ساتھ اُردو لکھتے ہیں (ذکا) -

(۸۱۰) طبیب — ولی محمد، دہلی میں جراحی کا کام کرتے ہیں اور ذوق کے شاگرد ہیں (ذکا) -

(۸۱۱) طرب — جھنو لال کائستھ لکھنوی، شاگرد نوازش - یہ زیادہ تر مرثیے کہتے ہیں اور اُن میں مختلف تخلص کیا کرتے ہیں - اسلام قبول کر لیا ہے (گلشن بیخار) - بعد میں امام بخش ناسخ سے اصلاح لیتے تھے - اب اودھ کے دربار میں ہیں (طبقات سخن) -

(۸۱۲) طرز — گردھاری لال کائستھ، ساکن امروہہ، شاگرد قائم (علی ابراہیم) -

(۸۱۳) طرزی — میر اِمام علی - اِن کی عمر ۱۸ برس کی ہے اور میرے شاگرد ہیں (عشقی) -

(۸۱۴) طرہ — طرہ‌باز خاں بنارسی (گلشن بے خار) -

(۸۱۵) طفل — مرزا (شاہزادہ) عبدالمقتدر، شاہ‌عالم کے پوتے تھے

† گردیزی نے اِن کو ''دہلوی'' نہیں لکھا ہے -

(قاسم) تین دیوان لکھے ھیں (سرور) -

(۸۱۶) طالب—شیخ طالب علی، ساکن سامانہ، ذوالفقارالدولہ "نجف خاں کے ساتھ میرٹھ آئے، جہاں ریختہ کی اِصلاح صاحب طبقات سخن سے لیا کرتے تھے - بعد میں انگریزی فوج میں داخل ھو گئے اور جماعہ‌دار کے عہدے تک ترقی کی (طبقات سخن) -

(۸۱۷) طور—لکھنٔو کے ایک شاعر ھیں، محمد رضا برق [شاگرد] ناسخ کے شاگرد (گلشن بے خار) -

(۸۱۸) طوماس—جان تامس، دھلی میں رھتے ھیں اور مسٹر جارج کے بیٹے ھیں جو "جہاز صاحب" کہلاتے ھیں - سپاھی منش ھیں (ذکا، سرور، قاسم*) -

---

* قاسم کے "مجموعۂ نغز" (مرتبۂ شیرانی) میں اِس شاعر کا ذکر نہیں ھے - "گلشن بے خار" میں صرف اِتنا لکھا ھے: "فرنگی زادہ ایسے مشہور بہ خاں صاحب شاگرد شاہ نصیر"-

ظ

(۸۱۹) ظاہر—میر لطف علی ابن میر محمد باقر ظہور' شاگرد حسرت' اب موسیقی کے مقابلے میں شعر کی طرف کم توجہ کرتے ہیں' (شورش) -

(۸۲۰) ظاہر—خواجہ محمد خاں شاگرد مرزا مظہر' غالباً نادر شاہ کے حملے کے بعد اِنتقال کیا (گردیزی) - یہ علی نواز خاں کے خویش تھے اور اُن کی خاطر' پٹنے چلے آئے تھے - جوانی میں اِنتقال کیا (شورش) -

(۸۲۱) ظاہر—میر محمد دہلوی' کئی برس سے آگرے میں رہتے ہیں' جہاں طبابت کرتے ہیں (ذکا و قاسم) -

(۸۲۲) ظریف—خدا وردی (''خدا بردی خاں'- ذکا و قاسم)' سعادت یار خاں رنگین کے بھائی' پہلے ''بےتاب'' تخلص کرتے تھے - سپاہی صورت نوجوان ہیں اور اپنے بھائی سے اصلاح لیتے ہیں (قاسم) - دیکھو بیگمات کا ذکر -

(۸۲۳) ظفر—میرزا ابو ظفر شاہ دہلی: ایک دیوان کے مصنف ہیں جو اصل میں ذوق کا لکھا ہوا ہے* -

(۸۲۴) ظہور—بدیع الدین حیدر' صاحب ''طبقات سخن'' کے دوسرے بیٹے تھے -

(۸۲۵) ظہور—میر محمد باقر' شاگرد میرزا مظہر' پہلے حزین تخلص کرتے تھے - جب پٹنے سے جہانگیر نگر گئے تو ظہور تخلص کیا -

---

* اشپرنگر کا یہ بیان غالباً بازاری شہرت پر مبنی ہے - نصیر یا ذوق نے ظفر کے کلام پر اُستاد کی حیثیت سے اِصلاح دی تھی مگر ظفر کا رنگ دونوں سے مختلف ہے -

اِنھوں نے ایک دیوان اور ایک ساقی نامہ لکھا - احمد شاہ کے زمانے میں اِنتقال کیا (شورش) -

(۸۲۶) ظہور—لالہ شیو سنگھ' آگرے میں رہتے ہیں اور یقین کا تتبع کرتے ہیں (گردیزی) - یہ احمد شاہ کے زمانے میں تھے علی (ابراھیم) -

(۸۲۷) ظہور—ظہور اللہ' ہمعصر محمد شاہ (ذکا) -

(۸۲۸) ظہور— ظہور اللہ خاں' ابن دلیل اللہ خاں ساکن بدایوں (؟) کو میرزا جوان بخت کے دربار سے خانی کا خطاب ملا تھا - نہایت ہی خوش صحبت رفیق تھے - لکھنؤ میں اکثر شاعروں سے ربط پیدا کیا جیسے جرأت اور اِنشاء اللہ خاں - یہ نجف کی زیارت کو گئے تھے اور کئی برس ایران کے دربار میں رہے - شاہ نے اِن کو "سعدی ہند" خطاب دیا - اب اپنے مکان پر رہتے ہیں (طبقات سخن)- ممکن ہے یہ وہی ظہور اللہ ہوں جن کا تذکرہ اِن سے پہلے ہوا ہے -

(۸۲۹) ظہور—حافظ ظہور اللہ بیگ' دلی کے ایک نوجوان ہیں - اِن کے آبا و اجداد تورانی تھے (ذکا و سرور) -

(۷۳۰) ظہور—نصیر الدین' شاگرد مبتلا - اِن کو فارسی کا اچھا علم ہے - حال میں نجف جانے والے تھے مگر دکن میں رہ گئے - اِن کے اُستاد' صاحب "طبقات سخن" کہتے ہیں کہ مجھے کچھ خبر نہیں وہ کہاں ہیں (طبقات سخن) -

ع

(۸۳۱) عابد—ہمعصر ولی - اِن کی زبان اور طرز متروک ہے (ق)*-

غالباً یہ (عابد) اور ''عابدی'' ایک ہی شخص ہیں** اور عابدی کو گارساں دتاسی نے ایک مثنوی ''دھیا قلبی'' (دحیہ کلبی؟)† کا مصنف بتایا ہے-

(۸۳۲) عاجز—اُلفت خاں' نسلاً افغانی تھے اور خورجے میں پیدا ہوئے تھے جو دہلی سے ۳۰ کوس پورب کو ہے (سرور) -

(۷۳۳) عاجز—زور آور سنگھ کھتری' رائے آنند رام مخلص کے پوتے' دہلی میں رہتے ہیں اور فارسی اور ریختہ کہتے ہیں' شیخ نصیر الدین فریب کے شاگرد ہیں (ذکا و سرور) -

(۸۳۴) عاجز—عارف الدین خاں' بارہ برس ہوئے دلی آئے تھے؛ کچھ عرصہ ہوا دکن چلے گئے اور کہتے ہیں کہ برہان پور میں ہیں (میر و گردیزی) - یہ کبت کہا کرتے تھے (شورش)†† -

(۸۳۵) عاجز—میر غلام حیدر خاں دہلوی' محمد مظہم اللہ خاں

---

* قاسم بھی اِن کو ولی کا معاصر بتاتے ہیں اور لکھتے ہیں: "غالب کہ از دکن باشد' کہ زبانش بزبان شعرائے آن نواح کہ در آن آوان بودند می‌ماند'' (مجموعۂ نغز' ج ۲' ص ۳۹۳) -

** عابدی کا ذکر کسی تذکرے میں نہیں ملتا - غالباً اِسی وجہ سے اشپرنگر نے دونوں کو ایک جانا -

† اشپرنگر کا یہ شبہہ قرین قیاس نہیں- حضرت دحیۃ بن خلیفۃ الکلبی' صحابی' ایک فرشتہ جمال شخص ضرور تھے مگر اُردو فارسی کے کلام میں اُن کا ذکر کہیں دیکھا نہیں گیا - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مثنوی کا نام ''دھیاد قلبی'' تھا؛ کتابت میں ہمزہ حذف ہو گیا - اِس میں شک نہیں کہ ''دھیاد'' کا لفظ اِس ترکیب میں کچھ بہت مانوس نہیں اور شاید اِسی سے اشپرنگر نے مثنوی کے اِس نام کو غلط جانا -

†† میر اور گردیزی ''عارف علی خاں'' نام بتاتے ہیں اور میر کہتے ہیں: ''اکثر ریختہ در بحر کبت می گوید''- نیز دیکھو ''چمنستان شعرا'' ص ۳۶۳ -

کے بھتیجے، محمد جعفر راقب، پانی پتی کے بھتیجے [یا بھانجے]، سرور کے رشتہ دار، قدرت کے شاگرد، پٹنے میں رہتے ہیں (ذکا) - جوانی میں انتقال کیا (عشقی) -

(۸۳۶) عاجز—میر کے بیان سے، جنھوں نے اِن کا اور برہان پور والے عاجز کا بھی ذکر کیا ہے، معلوم ہوتا ہے کہ یہ ۱۱۶۴ھ میں دلی میں تھے اور ایک بے باک مسخرے* تھے - یہ غالباً وہی عارف علی خاں عاجز، اکبر آبادی ہیں جن کا ذکر علی ابراہیم نے کیا ہے † -

(۸۳۷) عارف—شاہ حسین، ایک درویش، دلی کے قریب، قدم شریف میں رہتے تھے (سرور) -

(۸۳۸) عارف—محمد عارف کشمیری، دلی میں پیدا ہوئے - (علی ابراہیم اور عشقی اِن کو اکبرآبادی بتاتے ہیں اور یہ کہ اِن کی دکان دلی میں دلی دروازے کے پاس تھی) - اِن کا پیشہ رفوگری تھا اور مضمون اور آبرو کے شاگرد تھے - اِن کو مرے تھوڑا زمانہ ہوا (مصحفی) - میر و مرزا کے ہمعصر تھے - مصحفی سے ملاقات تھی - وہ کہتے ہیں کہ اِن کے بعد اِن کا دیوان اِن کے ایک شاگرد نے ترتیب دیا -

(۸۳۹) عارف—میر عارف علی امروہوی، کچھ عرصے سے مرادآباد میں رہتے ہیں - اپنے کو مصحفی کا شاگرد بتاتے ہیں (گلشن بے خار) -

(۸۴۰) عاشق—برہان الدین، شاگرد میر حسن، علم نقوش میں بڑی مہارت رکھتے ہیں (علی ابراہیم و عشقی و شورش) -

(۸۴۱) عشق—بھولا ناتھ دہلوی ابن لالہ گوپی ناتھ پنڈت، نواب اعظم الدولہ میر محمد خاں کے خزانچی تھے اور ذکا کے دوست - فارسی

* میر نے "لوطی" کا لفظ لکھا ہے جسے اشپرنگر نے لغوی معنے میں لیا، مگر فارسی میں عموماً اِس کے معنے ہیں: "بےباک مسخرا؛ پاک شہدا؛ پھکڑ؛ لقا؛ آزاد"-

† علی ابراہیم نے اِن کا حال اِتنا کم لکھا ہے کہ کچھ نہیں کہا جا سکتا -

اور اُردو شعر کہتے تھے -

(۸۴۲) عاشق—جلال الدین، ذی علم آدمی تھے - کبھی کبھی شعر کہتے تھے (ذکا و سرور) -

(۸۴۳) عاشق—رام سنگھ کھتری دھلوی، ذکا اِن کو جانتے تھے - صاحب دیوان تھے - اِن کو مرے کچھ عرصہ ہوا (سرور)* -

(۸۴۴) عاشق—منشی عجائب راے -

(۸۴۵) عاشق—علی اعظم خاں، خواجہ محترم خان محترم کے بھائی، شاگرد عشقی (عشقی) - بقید حیات ھیں (شورش) - علی ابراھیم کے دوست تھے اور ۱۱۹۵ھ سے پہلے اِنتقال کیا -

(۸۴۶) عاشق—راجا کلیان سنگھ تہور جنگ، ناظم صوبۂ بہار، ابن راجا شتاب راے فارسی اور اُردو میں شعر کہتے تھے (سرور) - ایک فارسی دیوان چھوڑا (شورش) -

(۸۴۷) عاشق—محمد خاں، ساکن صوبۂ نرور (سرور و گلشن بےخار) -

(۸۴۸) عاشق—مہدی علی خاں، دلی کے ایک اعلیٰ خاندان سے تھے، کیوں کہ نواب علی مردان خاں کے پوتے تھے - تقریباً دس برس ہر جمعے کو اپنے گھر پر مشاعرہ کرتے رھے، جس میں دلی کے تمام شعرا آتے تھے جن میں سرور اور ذکا بھی ھوتے تھے - اِن کے اِنتقال کو دو برس ھوئے (سرور) - اِن کے انتقال کو چار برس ھوئے - بڑے پر گو شاعر تھے: تین اُردو دیوان لکھے، دو فارسی، پھر یوسف زلیخا، حملۂ حیدری اُردو، لیلیٰ مجنوں، خسرو شیریں اور ایک اُردو مثنوی جس میں لکھنؤ کا بیان ھے - ایک تذکرہ بھی بعض اُن شاعروں کا لکھا ھے جو اِن کے مشاعروں میں آیا کرتے - کلام اِن کا تقریباً دو لاکھ شعر پر مشتمل ھے - اُردو میں شاہ نامے کا ترجمہ

* گلشن بے خار : ''رام سکھ'' -

نظم کرنا شروع کیا تھا، پر اجل نے مہلت نہ دی -

(۸۴۹) عاشق—شیخ نبی بخش اکبرآبادی، ابن شیخ محمد صلاح شاگرد نظیر اکبر آبادی (گلشن بے خار) -

(۸۵۰) عاشق—میر یحییٰ عرف عاشق علی خاں، دکن کے ایک شاعر ہیں (گردیزی و علی‌ابراھیم و عشقی) - ذکا نے اِس تخلص کے ایک شاعر کا ذکر کیا ہے، جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ حیدر آباد کا ہے* -

(۸۵۱) عاشقی—آقا حسین قلی خاں ابن آقا علی‌خاں خراسانی - عاشقی پٹنے میں پیدا ہوئے - کہتےھیں کہ اب (۱۲۵۲ھ) لکھنٔو میں رہتے ھیں- فارسی میں نشتر عشق† کے مصنف ھیں لیکن چونکہ عربی نہیں جانتے، غلطیاں کی ھیں (گلشن بےخار) -

(۸۵۲) عاصم—نواب صمصام‌الدولہ خاں منصور جنگ ساکن آگرہ -

(۸۵۳) عاصی—خواجہ برھان‌الدین دھلوی، نے بہت سے مرثیے کہے اور ۱۱۹۶ھ میں انتقال کیا - (قائم و گردیزی) - یہ خواجہ عبداللہ احرار کی نسل سے تھے (سرور)- شورش اِن کو ''عاصی'' لکھتے ھیں اور کہتے ھیں کہ تاریخ خوب کہتے تھے -

(۸۵۴) عاصی—کرم علی دھلوی، ایک بالکل اَن‌پڑھ آدمی تھے اور پٹنے میں گلدھی کی دکان رکھتے تھے - مرزا بھچّو فدوی کے شاگرد تھے -

(۸۵۵) عاصی—رامپوری (ذکا و گلشن بے خار) -

(۸۵۶) عاقل—رائے سکھ رائے پنجابی، فوج میں نوکر تھے - کبھی کبھی شعر کہتے تھے اور قائم کو تذکرے کے لکھنے میں بہت مدد دی - §

* یہ برھان پوری ھیں - دیکھو ''چمنستان شعرا'' (انجمن ترقی اُردو) ص ۲۳۲ -

† گلشن بے خار : ''تذکرۂ......مسوی بہ نشتۂ عشق مشتمل بر اشعار فارسی...''

§ مخزن نکات : ''رائے سنگھ'' (؟) - مدد دینے کا ذکر ''قائم'' نہیں کرتے -

(۸۵۷) عاقل—عاقل شاہ' سیاحی میں زندگی بسر کرتے تھے' لیکن زیادہ تر دھلی میں رھتے' جہاں مصحفی سے اکثر ملا کرتے - سرور نے انھیں سپاھی لکھا ھے' لیکن میرے خیال میں سرور نے غلطی سے ''سیّاحی'' کو ''سپاھی'' پڑھا -

(۸۵۸) عاکف—سودا کے دوست تھے (ذکا) -

(۸۵۹) عالم—دکنی' جن کے حالات سے قائم واقف نہیں -

(۸۶۰) عالی—دھلی کے شاھی خاندان کے شاھزادے تھے اور ذوق کے شاگرد' (گلشن بے خار) -

(۸۶۱) عالیجاہ—نواب نظام‌الملک نظر کے بھتیجے کا تخلص ھے' (گلشن بےخار) -

(۸۶۲) عبد—عبدالرحیم دکنی (سرور) - غالباً وھی عبدالرحیم ھیں جن کا ذکر تذکرۂ میر میں ھے -

(۸۶۳) عبدالنبی—(میر) -

(۸۶۴) عبداللہ —میر و میرزا کے زمانے سے پہلے تھے (سرور) - گارساں د تاسی نے لکھا ھے کہ عبداللہ دکنی ایک مثنوی کا مصنف ھے جس کا نام درالمجالس ھے اور جس کا ایک نسخہ انڈیا ھاؤس لندن میں ھے - سرور نے جو بھیت اِس شاعر کی نقل کی ھے یہاں لکھی جاتی ھے - پڑھنے والا خود اندازہ کرسکے گا کہ آیا دونوں شاعر ایک ھی ھیں :

کہوں میں کس سے یہ دکھ یار کی جدائی کا
دوا پذیر نہیں درد آشنائی کا

(۸۶۵) عبرت—رامپوری (ذکا و سرور) - غالباً میر ضیاء الدین عبرت ھیں' جو شاگرد ھیں نواب محبت خاں کے' جن کا ذکر گلشن بے خار میں ھے -

(۸۶۶) عجائب راے منشی (شورش) -

(۸۶۷) عزت ـــ میر عبدالواسع' لکھنئو کے مشہور ہیں (ذکا) - دیکھو "عشرت" -

(۸۶۸) عزلت ـــ سید عبدالولی' کے والد سعداللہ نہائت ذی علم اور بڑے عابد تھے' جن پر اورنگ زیب کو بڑا اعتماد تھا - عزلت' سورت میں پیدا ہوئے لیکن گردیزی کے قول کے مطابق اِن کا خاندان بریلی* کا تھا - اِن کو عربی اور فارسی کا اچھا علم تھا اور ۱۱۹۵ھ میں زندہ تھے' (گردیزی) - گلزار ابراهیم اور گلشن هند کے مطابق اِن کا خاندان لکھنئو کے قریب کا تھا - والد کے انتقال کے بعد عزلت دلی چلے گئے جہاں بہت سے ذی علم اشخاص سے ملے - وهیں اِن کو ریختہ میں شعر کہنے کا خیال پیدا ہوا - دهلی سے مرشدآباد چلے گئے اور علی وردی خاں اِن کے کفیل رهے - اپنے مربی کے انتقال کے بعد یہ دکن چلے گئے اور وهیں انتقال کیا - ایک دیوان اِن سے یادگار ہے' (علی ابراهیم و گلشن هند) -

(۸۶۹) عزیز ـــ شاہ عزیز اللہ' ایک بلند پایہ شاعر تھے (گردیزی) -

(۸۷۰) محمد علی دهلوی' شیخ سلیم چشتی کی اولاد میں سے هیں - اِن کا پیشہ معلمی ہے (ذکا) -

(۸۷۱) عزیز ـــ بھکاری لال سری واستو کائستھ' میر درد کے شاگرد هیں - یہ دهلی میں پیدا ہوئے - اِن کا خاندان جونپور کا تھا (ذکا' اِن کا خاندان جودھ پور کا بتلاتے هیں) - پہلے شاهنشاہ کی ملازمت میں تھے - بڑی پاکیزہ نثر لکھتے هیں اور کہا جاتا ہے کہ الہ‌آباد میں رهتے هیں' (ذکا و سرور) - تذکرۂ عشقی میں اِن کا نام بھکاری داس لکھا ہے -

---

* راے بریلی (اودھ) - عزلت کی ننھیال سلون ضلع راے بریلی میں تھی - (دیکھو مجموعۂ نغز' ج ۱' ص ۳۸۳) -

(۸۷۲) عزیز—مولوی عزیزاللہ ابن ملّا مبارک، وحیدالدین چلہ کی اولاد میں سے تھے - فارسی کا ایک دیوان چھوڑا ھے، کبھی کبھی ریختہ میں شعر کہتے تھے (شورش) -

(۸۷۳) عزیز—شیو ناتھ دھلوی (گلشن بے خار) -

(۸۷۴) عزیز—شمبھو ناتھ، دھلی کے مہاجن یا تاجر ھیں (ذکا) -

(۸۷۵) عزیزاللہ دکنی، (شورش و سرور) -

(۸۷۶) عسس—شیخ بدرالدین ساکن سکندرہ (جو دھلی سے پورب کو قریب ۴۰ میل کے ھے) یہ اِس جگہ کے کوتوال ھیں (ذکا اور سرور) -

(۸۷۷) عسکر علی خاں مرشدآبادی (عشقی) -

(۸۷۸) عسکری—محمد عسکری، مغل (یعنی ایرانی یا تاتاری نسل کے) تھے - پٹنے میں رھتے تھے (ذکا) - قدرت‌اللہ کے شاگرد تھے (سرور) -

(۸۷۹) عشاق—شیخ احمد بخش ابن شاہ احمد "چرم پوش" بہاری، رشتہ‌دار شرف‌الدین مَنیری - منیر دیناپور کے قریب سون کے کنارے پر ایک مقام ھے (شورش) -

(۸۸۰) عشاق—جیون مل، دلی کے ایک کھتری، مائل کے شاگرد اور میر تقی کے دوست ھیں (قائم و گردیزی و ذکا) -

(۸۸۱) عشرت—عبدالواسع (سرور) - دیکھو "عزت"-

(۸۸۲) عشرت—بھولاناتھ، ایک پنڈت ھیں (عشقی) -

(۸۸۳) عشرت—میر غلام علی، بریلی میں رھتے ھیں - ایک پاکیزہ دیوان کے مصنف (ذکا) اور میرزا علی لطف کے شاگرد ھیں (سرور و طبقات سخن) -

(۸۸۴) عشرت—شیخ غلام بنگالی، ساکن پٹنہ، ابن شیخ لطف‌اللہ مرحوم - باپ کے مرنے پر سپہ‌گری اختیار کی اور آگے چل کے مضمون

ہوگئے۔ شورش کو خبر نہیں کہ ان کا کیا ہوا - انہوں نے ایک مثنوی ''جنگ نامہ'' نواب ہیبت جنگ کی لڑائیوں کے بیان میں لکھی ہے -

(۸۸۵) عشق - حافظ میر عزت اللہ' ابن حکیم قدرت اللہ خاں قاسم (جو تذکرۂ مجموعۂ نغز کے مصنف ہیں)' صاحب دیوان ہیں (ذکا) - ایک اچھے طبیب ہیں اور بقید حیات ہیں (گلشن بے خار) -

(۸۸۶) عشق — میر محمد علی حیدرآبادی (ذکا) - (شائد یہ میر یحییٰ عشق ہیں*) قاسم کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۲۲۱ھ میں زندہ تھے -

(۸۸۷) عشق — شاہ رکن الدین عرف شاہ گھسیٹا' دہلوی' شاہ فرہاد † کے نواسے تھے جو دلی کے ایک بڑے درویش گذرے ہیں - جوانی میں عشق مرشدآباد چلے گئے اور' اگرچہ کسی عہدے پر نہیں تھے' لوگ ان کی بڑی عزت کرتے تھے اور یہ معزز لوگوں کی طرح رہتے تھے - بعد میں اپنے بزرگوں کے طور پر درویش ہوگئے اور پٹنے میں سکونت اختیار کی - متوکل ہونے کی وجہ سے لوگوں کے دل میں ان کی بڑی عزت تھی - ۱۲۰۳ھ میں انتقال کیا - ۱۰۰۰ شعر کے ایک دیوان کے علاوہ تصوف پر ایک مثنوی چھوڑی ہے - (گردیزی†† و شورش و عشقی) -

(۸۸۸) عشق — میر یحییٰ دکنی' مخاطب بہ عاشق تھے (شورش) §

(۸۸۹) عشق — میر زین دہلوی' عسرت کی وجہ سے وطن چھوڑ کر پٹنے چلے گئے اور میرزا [؟] گھسیٹا کے ہاں ان کا قیام ہے - اُردو اور فارسی

---

* یہ قرین قیاس نہیں -

† اشپرنگر نے شاہ ''فضال'' (!) لکھا ہے ؛ قاسم اور علی ابراہیم نے ''فرہاد''-

†† تذکرہ گردیزی (انجمن ترقی اردو) میں ان کا ذکر نہیں ہے -

§ گردیزی اور علی ابراہیم نے ان کا تخلص ''عاشق'' لکھا ہے ؛ ''عشق'' نہیں-

شعر کہتے ہیں اور صاحب دیوان ہیں (شورش) -

(۸۹۰) عشقی' دکنی کے حالات نہیں دریافت ہوئے -

(۸۹۱) عشقی' مرادآبادی - شورش نے اِن کو آنولہ ضلع فیض‌آباد [!] میں دیکھا -

(۸۹۲) عشقی—میاں رحمت (ذکا) -

(۸۹۳) عطا—خواجہ عطا (''محمد عطاءاللہ''- ذکا)' عالمگیر [ثانی] کے زمانے [کے بانکوں] میں تھے اور اوباشی اور فتنہ پردازی میں مشہور (قائم و شورش و قاسم) -

(۸۹۴) عظمت—شیخ عظمت اللہ' پہلے سپاہی تھے' پھر معلم (ذکا و قاسم) -

(۸۹۵) عظمت—میر عظمت اللہ خاں' ابن میر عزت اللہ خاں جذب' بریلی میں پیدا ہوئے تھے - [لڑکپن میں اپنے باپ کے ساتھ] بخارا وغیرہ کا سفر کیا تھا اور اب دلی میں رہتے ہیں (گلشن بے خار) - معلوم ہوا ہے کہ اِنھوں نے ۱۸۴۲ع کے قریب انتقال کیا -

(۸۹۶) عظیم—مرزا زین‌العابدین ساکن پٹنہ' ایک اچھے شاعر ہیں (ذکا) - (''زین‌الدین'' - قاسم) -

(۸۹۷) عظیم—ایک نوجوان تھے اور فوج میں ملازم تھے - میر* سے اِن سے آنولے میں ملاقات ہوئی تھی - عشقی نے عظیم کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ سودا کے شاگرد تھے اور یہ کہ پہلے فرخ‌آباد میں رہتے تھے اور اب دلی میں رہتے ہیں - علی ابراهیم کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ۱۱۹۵ھ (؟) میں دلی میں تھے - بظاہر یہ محمد عظیم' عظیم† ہیں۔

* ''میر'' کے بجائے ''مصحفی'' چاہیے -

† یہ صحیح نہیں - قاسم نے دونوں کا ذکر الگ الگ کیا ہے: ایک کو ''عظیم' جوانے سپاہی پیشہ از قصبۂ آنولہ'' لکھا ہے- دوسرے کو ''شاہ محمد عظیم...المتعارف بہ شاہ

معلوم ہوتے ہیں جن کا ذکر ذکا اور قاسم کے تذکروں میں ہے اور جو عام طور سے شاہ جھولن کہلاتے تھے اور بڑے مرتاض تھے اور لیلیٰ مجنوں اور اور مثنویاںؒ ریختہ میں لکھی ہیں -

(۸۹۸) عظیم—مرزا عظیم بیگ دہلوی کے بزرگ کابل کے تھے - مصحفی جو اِن کو جانتے تھے لکھتے ہیں کہ یہ ایک بر خود غلط نوجوان تھے - شاہ حاتم اور سودا کے شاگرد تھے اور ۱۲۲۱ھ میں اِنتقال کرچکے تھے - اِنھوں نے ایک دیوان چھوڑا ہے (قاسم و ذکا و سرور) -

(۸۹۹) عقیدت—برہان پوری، ہمعصر نواب اعظم خاں (ذکا) -

(۹۰۰) علی—شاہ ناصر علی، ایک بڑے زاہد تھے- سہرند میں دہلی کے قریب پیدا ہوئے اور وہیں پرورش پائی - فارسی کا ایک دیوان اور کچھ مثنویاں چھوڑی ہیں (سرور) -

(۹۰۱) علی—علی محمد خاں؛ مرادآباد کے افغان تھے (ذکا) -

(۹۰۲) علی—مرزا علی لکھنوی مغل نسل سے تھے اور دیوانہ کے شاگرد (ذکا) -

(۹۰۳) علی—مرزا علی قلی دہلوی، نے ایک چھوٹا مگر اچھا دیوان چھوڑا ہے (ذکا) -

(۹۰۴) علی جان—عام طور سے ''بہمن دہلی'' کے لقب سے مشہور ہیں - قاضی بڈھن کے بھتیے ہیں اور اپنا نام بطور تخلص کے اِستعمال کرتے

جھولن از خاک پاک شاہجہان‌آباد'' کہا ہے - پھر ان کی خصوصیت یہ بھی بتا دی ہے کہ مثنوی کہنے کی طرف بہت مائل ہیں اور انواع سخن ان کے کلام میں بہت کم ہیں، چنانچہ جو ۱۶ شعر ان کے دیے ہیں سب کے سب مثنوی کے ہیں - ایک اور خصوصیت اِن کی یہ لکھی ہے کہ ''خیال شاعری بطور خود در سر داشت'' یعنی کسی کے شاگرد نہ تھے - اور اُن عظیم کو خود اشپرنگر نے بھی سودا کا شاگرد مانا ہے -

ہیں - (ذکا) - نوجوان شخص ہیں (سرور) -

(۹۰۵) عماد—غازی‌الدین علی خاں بہادر کو عمدۃالملک کا خطاب ہے اور اچھی معلومات رکھتے ہیں - (عشقی) -

(۹۰۶) عمدہ—سیتا رام کشمیری، یمین کے پیرو تھے (گردیزی) اور آرزو کے ہمعصر (علی ابراہیم) -

(۹۰۷) عمدۃالملک—ابن نواب محمد علی خاں (ذکا) -

(۹۰۸) عمر—معتبر خاں دکنی، ذی رتبہ شخص تھے اور ولی کے شاگرد (گردیزی و علی ابراہیم)-

(۹۰۹) عنایت—عنایت علی خاں ابن نواب عبدالعلی خاں، فارسی میں امام بخش [صہبائی] کے شاگرد ہیں، جو اب دہلی کالج میں پروفیسر ہیں (گلشن بے خار) -

(۹۱۰) عنایت—شیخ نظام الدین، رتول کے قاضی کے بیٹے، تحصیل علم کے لیے دلی آئے تھے، پھر کالپی چلے گئے - مولوی محمد فخرالدین کے مرید ہیں - فارسی میں مسرور [اور ریختہ میں عنایت] تخلص کرتے تھے (ذکا) - کالپی میں انتقال کیا، جہاں ایک خاندان میں اتالیق تھے (قاسم) -

(۹۱۱) عیاش—غلام حسین جیلانی خاں، عرف میر بخشو یا میاں بخشو، ابن نواب غازی الدین خاں عمادالملک (ذکا و قاسم، جو اِن کو جانتے تھے) - [''جرأت کے شاگرد تھے''- قاسم] -

(۹۱۲) عیاش—میرزا عباس علی بیگ دکنی (ذکا) - سرور نے ان کا تخلص عباس لکھا ہے -

(۹۱۳) عیاش—میر یعقوب لکھنوی، زیادہ تر مرثیہ کہتے ہیں (گلشن بے خار) -

(۹۱۴) عیاش—خیالی رام دهلوی، شاگرد نصیر الدین نصیر (ذکا) -
یہ ۱۲۲۱ھ میں زندہ تھے (قاسم) ۔

(۹۱۵) عیاں—سید غالب علی خاں، گردیز کے سیدوں میں سے تھے ۔ اِن کے والد سید عوض خاں میر منو کے زمانے میں کچھ عرصے لاهور کے نائب یعنی نائب گورنر رہے اور احمد خاں ابدالی سے لڑے تھے (ذکا و قاسم) -

(۹۱۶) عیان—ایک نوجوان، جو فوج میں نوکر تھا (ذکا) -

(۹۱۷) عیش—مرزا حسین رضائی (''رضا''۔ سرور و مصحفی)، میر سوز کے شاگرد اور هونہار نوجوان هیں (شورش و مصحفی) - لکھنئو میں رهتے تھے (ذکا و سرور) -

(۹۱۸) عیش—مرزا محمد عسکری دهلوی، ابن مرزا علی نقی جو کچھ عرصے نواب حسین قلی خاں کے زمانے میں جہانگیر نگر (ڈھاکا) کے گورنر تھے - عیش، علی ابراهیم کے دوست تھے؛ زیادہ تر مرشد آباد میں رهتے تھے، جہاں وہ ایک عہدے پر مامور تھے (علی ابراهیم و گلشن هند) - بنگال میں اِنتقال کیا (عشقی) -

(۹۱۹) عیش—امیر خاں دهلوی، حال میں شعر کہنا شروع کیا ھے (ذکا) -

(۹۲۰) عیشی—طالب علی، ابن علی بخش خاں، لکھنئو میں رهتے هیں اور مصحفی اور مرزا قتیل کے شاگرد هیں - اِنھوں نے اُردو میں دس هزار اور فارسی میں ۱۲۰۰۰ شعر، علاوہ چند مثنویوں کے کہے هیں (ذکا و سرو) - عیشی کا ذکر تذکرۂ عشقی میں بھی ھے - کہا جاتا ھے کہ اِنھوں نے ایک مثنوی لکھی تھی مگر اِن کا نام اُس میں نہیں آیا ھے -

(۹۲۱) عین—شیخ معین الدین (شورش) -

غ

(۹۲۲) غازی‌الدین خاں - [دیکھو : "نظام"] -

(۹۲۳) غافل—بختاور سنگھ، مرادآباد کے ایک کائستھ ہیں (ذکا) -

(۹۲۴) غافل—میر محمد علی (" احمد علی" - ذکا و سرور)، ساکن بنارس، لیکن اِن کا خاندان دکن کا ہے - مرشدآباد میں رہتے ہیں اور شاہ قدرت اللہ قدرت کے شاگرد ہیں (قاسم و ذکا) -

(۹۲۵) غافل—شیخ محمد مسعود خاں ساکن سوہم، جو پانی‌پت سے زیادہ دور نہیں ہے، کہتےہیں کہ بہت طباعِ آدمی ہیں (ذکا) - کچھ عرصہ ہوا اِنتقال کیا (سرور) -

(۹۲۶) غافل—منور خاں، لکھنئو کے افغان تھے اور مصحفی کے شاگرد (سرور) -

(۹۲۷) غافل—رائے سنگھ ، اچھے محاسب اور خطوط نویس تھے (ذکا و سرور) -

(۹۲۸) غافل—لالا سندر لال، بخشی سلطان سنگھ کے بیٹے اور " شاعر " کے بھائی - اِن کو بہت سے اشعار زبانی یاد ہیں (ذکا) -

(۹۲۹) غالب—اسد اللہ خاں عرف مرزا نوشہ، بڑے عالی خاندان ہیں - پہلے آگرے میں رہتے تھے، اب دلی میں ہیں - یہ ایک پرانے شاعر ہیں - پہلے بیدل کا تتبع کرتے تھے، لیکن اب ایک طرز پیدا کیا ہے جو اِنھیں کا حصہ ہے (گلشنِ بے خار) -

(۹۳۰) غالب—نواب اسد اللہ خاں دہلوی، مخاطب بہ سعدالملک قیام جنگ (طالب جنگ) کچھ عرصہ مرشدآباد میں رہے، اور علی ابراہیم

سے ملے تھے - کبھی کبھی فارسی میں شعر کہتے تھے (عشقی) -

(۹۳۱) غالب—غالب خاں ("غالب علی خاں" - بے خزاں)، افغان سردار دوندی خاں کے پوتے تھے (ذکا) -

(۹۳۲) غالب—لالا موہن لال، آگرے کے ایک کائستھ ہیں اور فارسی اور ریختہ میں شعر کہتے ہیں (ذکا) -

(۹۳۳) غالب—بہادر بیگ خاں دھلوی - [اِن کے والد مکرم الدولہ نیاز بیگ خان بہادر طالب جنگ، امرائے توران میں سے تھے اور امیرالامرا نجف خان کے عہد میں شوکت و حشمت کے ساتھ بسر کرتے تھے - باپ کے مرنے پر اُن کا خطاب بادشاہ دھلی نے بیٹے کو عطا کیا مگر اِنہوں نے باپ کی جمع کی ہوئی دولت اُڑا دی - قاسم] - سرور، بہادر بیگ خاں کو طالب جنگ اور ذکا غالب جنگ کا بیٹا کہتے ہیں - یہ شاہ عالم کے دربار میں ہیں (عشقی) - فارسی میں موزوں کے شاگرد تھے اور ریختہ میں ہدایت اور فراق کے (قاسم) - اپنے گھر میں مشاعرہ کیا کرتے تھے - ۱۲۱۸ھ میں اِنتقال کیا (سرور) -

(۹۳۴) غربت—مرادآبادی (ذکا) -

(۹۳۵) غریب—میر عبدالولی، ایک پرانے شاعر تھے (قاسم و ذکا) -

(۹۳۶) غریب—لالا کانجی مل کائستھ ساکن بہار گڑھ، خوب چند کے بھتیجے اور نواب ضابطہ خاں کے دیوان کے بھانجے (یا بھتیجے) تھے - پہلے دلی میں پھر اِجاڑہ میں رہتے تھے - یہ ایک نوجوان شخص ہیں (ذکا و سرور) -

(۹۳۷) غریب— کلّو، آبرو کے ہمعصر تھے (عشقی) -

(۹۳۸) غریب—میر محمد تقی، نواب میر محمد قاسم خاں عالیجاہ کے ہاں نوکر تھے (علی ابراہیم و قاسم و ذکا) -

(۹۳۹) غریب—محمد زماں (گردیزی)، دلی میں رہتے ہیں - چونکہ ہکلاتے تھے اِس لیے کبھی "الکن" تخلص کرتے تھے (شورش) - ذکا، سرور اور عشقی نے اِن کا نام غلطی سے محمد "آمان" لکھا ہے -

(۹۴۰) غریب—شیخ نصیرالدین احمد، دلی کے کشمیری ہیں - بیشتر فارسی میں شعر کہتے ہیں - اِنھوں نے ایک ضخیم فارسی دیوان لکھا ہے (قاسم و ذکا و سرور)-

(۹۴۱) فریق —اِن کا نام معلوم نہیں (بے خزاں) -

(۹۴۲) فضنفر—غضنفر علی خاں عرف میاں ڈلّو ("کھیلو"* - بیلی نرائن)، ایک نو جوان ہیں اور پروتے ہیں غلام حسین کروڑہ کے [جو اصل میں کھتری تھے اور بہت مالدار] - جرأت کے شاگرد ہیں (مصحفی) کچھ عرصے سے لکھنئو میں بس گئے ہیں (قاسم) -

(۹۴۳) غلام—کنور گوپال ناتھ، راجا رام ناتھ ذرہ کے دوسرے بیٹے اور فراق کے شاگرد، شاہ عالم کے دربار میں تھے - اِن کے اِنتقال کو ایک مدت ہوئی (قاسم) -

(۹۴۴) غلام—میر غلام نبی بلگرامی، عبدالجلیل بلگرامی کے بھانجے، متداول علوم اور موسیقی کے ماہر - کہتے ہیں کہ اِنھوں نے [ہندی میں] ۲۴۰۰ دوہرے لکھے ہیں جو بہاری کے دوہروں کے ہم‌پایہ ہیں (علی ابراہیم) -

(۹۴۵) غلامی—شاہ غلام محمد، ایک پرانے شاعر، حاتم کے دوست تھے - درویش تھے اور، مثل حاتم کے، یہ بھی شاہ تسلیم کے تکیے پر بیٹھتے تھے (مصحفی و سرور) -

---

* یہی صحیح معلوم ہوتا ہے - قاسم نے تو عرف دیا نہیں ؛ مصحفی کے دو نسخوں میں "کھیلو" اور ایک میں "کھلو" ہے -

(۹۴۶) غم—میر محمد اسلم برادر میر ابوّ صاحب - آج کل مرشدآباد میں رہتے ہیں (شورش) -

(۹۴۷) غمخوار—دلی کے ایک سپاہی پیشہ سید ہیں؛ غلام حسین شکیبا کے شاگرد ہیں (قاسم) -

(۹۴۸) غمگین—میر سید علی - یہ تیسرے بیٹے ہیں میر سید محمد کے جو آصف جاہ کے بھتیجے ہیں - یہ نوجوان ہیں اور رنگین کے شاگرد - ایک دیوان کہا ہے (قاسم و ذکا) -

(۹۴۹) غمگین—میر عبداللہ ابن میر حسین تسکین (بے خزاں) -

(۹۵۰) غنی—شیخ عبدالغنی ساکن تھانہ متصل سہارنپور، ایک قابل شخص ہیں (ذکا)- سرور اور صاحب گلشن بےخار نے ان کے علاوہ ایک میر عبدالغنی ساکن شکوہ آباد کا ذکرہ کیا ہے جنھوں نے نوجوانی میں بعارضۂ دق انتقال کیا -

(۹۵۱) غواصی—دکن کے ایک پرانے شاعر (شورش و سرور) -

(۹۵۲) غوثی—محمد غوث ابن قطب الدین ' قاضی حیدرآباد - مکۂ [معظمہ] میں وفات پائی (قائم) -

(۹۵۳) غیرت—لکھنوی' شاگرد جرأت (مصحفی و ذکا) - ذکا نے ان کے علاوہ ایک اور غیرت لکھنوی کا ذکر کیا ہے - سرور نے ان دونوں کے علاوہ ایک غیرت دکنی کا ذکر کیا ہے -

---

ف

(۹۵۴) فارغ — فارغ شاہ بریلوی، ایک صوفی ہیں (ذکا) - شکار پور میں رہتے ہیں (سرور و طبقات سخن) -

(۹۵۵) فارغ — میر احمد خاں، سرور کے بیٹے ہیں اور صاحب گلشنِ بے خار کے دوست -

(۹۵۶) فارغ — لالا مکند سنگھ کھتری - یہ دل سے مسلمان ہیں - پہلے دلی میں ایک عہدے پر تھے؛ اب بریلی میں رہتے ہیں - شیخ ظہور الدین حاتم کے شاگرد ہیں (قاسم) - ایک دیوان کہا ہے (ذکا) - فخرالدین کے مرید ہیں اور دلی میں رہتے ہیں (علی ابراہیم و عشقی) -

(۹۵۷) فاضل — فاضل شاہ دہلوی، صاحب بے خزاں کے دوست تھے مگر اُن کے تذکرہ لکھنے سے کچھ عرصہ پہلے اِنھوں نے انتقال کیا -

(۹۵۸) فاضل — محمد فاضل حیدر آبادی، شاگرد فیض (بے خزاں) -

(۹۵۹) فائز — نام معلوم نہیں (گلشن بے خار) -

(۹۶۰) فتح علی خاں بہادر (میرزا)، ابن نواب فیض اللہ خاں (ذکا)-

(۹۶۱) فتوت — میرزا غلام حیدر دہلوی (ذکا) -

(۹۶۲) فخر — فخر الدین ولد اشرف علی خاں، جنھوں نے فارسی شاعروں کا تذکرہ لکھا ہے - سودا کے شاگرد ہیں اور اب ۱۱۹۶ھ میں لکھنؤ میں رہتے ہیں (علی ابراہیم)- جب عشقی نے تذکرہ لکھا تو یہ زندہ تھے - دیکھو ''ماہر'' جو اِن کا دوسرا تخلص معلوم ہوتا ہے -

(۹۶۳) فخرالدین حسین خاں (مرزا)، ذکا کے ایک دوست -

(۹۶۴) فخری — شاگرد ولی، بڑے خوش‌گو شاعر تھے (قائم) -

(۹۶۵) فدا — سید اِمام الدین دهلوی ("فریدآبادی" - طبقات سخن)، شاگرد مرتضیٰ قلی خاں فراق، نواب وردی خاں کے ساتھ مرشدآباد چلے گئے اور وهیں سکونت اِختیار کر لی - اِنھوں نے ۱۱۸۴ھ (۱۱۹۶ھ؟) میں علی ابراهیم کو اپنا کلام دکھایا - هدایت کے شاگرد هیں اور ایک ذی جوهر نوجوان (عشقی) - بہت سن رسیدہ هیں (طبقات سخن) - لکھنؤ میں رهتے هیں (ذکا) -

(۹۶۶) فدا — مرزا فدا علی بیگ، مرزا فدوی سے اِصلاح لیتے هیں - (شورش) -

(۹۶۷) فدا — مرزا فدا حسین خاں لکھنوی عرف آقا حسین خاں، ابن آقا مرزا - عمر تقریباً بائیس سال، پہلے منت (کے بیٹے) کے شاگرد رهے، پھر مصحفی کے (مصحفی) - مجنون کے شاگرد هیں (قاسم) - ذکا کے دوست تھے اور ایک دیوان کہا ہے - نسلاً مغل تھے اور اِن کے بزرگ رمل میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے (سرور) -

(۹۶۸) فدا — مولوی محمد اِسمعیل مخاطب به عاقبت محمود خاں ("عافیت خاں" - ذکا) - دلی کے کشمیری هیں (قاسم) - صدرالصدور کے عہدے پر هیں (سرور) -

(۹۶۹) فدا — شیخ ("مہر" - ذکا) - عبدالصمد فرید آبادی، فارسی اور اُردو میں ایک دیوان کہا ہے، زندہ هیں اور اپنے وطن میں رهتے هیں (قاسم و ذکا) -

(۹۷۰) فدا — پنڈت دیا ندهان، دلی کے کشمیری، مہاراجہ کے مشاعروں میں آتے هیں (بے خزاں) -

(۹۷۱) فدا—غلام علی خاں - سرور کو اِن کا حال معلوم نہیں -

(۹۷۲) فدا—سید محمد علی' عرف فدا شاہ' ساکن لوھاری ضلع سہارن پور - پہلے یہ سپاھی تھے پھر گوشہ نشین ھوگئے تھے (ذکا)- گیارہ برس ھوئے دلی چھوڑ دی' غالباً اِنتقال کر گئے (گلشن بے خار) -

(۹۷۳) فدا—لچھمی رام پنڈت' بہت زمانہ دلی میں رھے پھر لکھنئو چلے گئے جہاں وہ ایک عہدے پر مامور ھو کر بریلی پہنچے گئے تھے - سودا کے شاگرد ھیں (قاسم و ذکا) -

(۹۷۴) فدوی—میر فضل علی دھلوی' کچھ عرصہ پورب (لکھنئو ؟) میں رھے؛ مرشدآباد میں اِنتقال کیا (قاسم) -

(۹۷۵) فدوی—محمد محسن (''شاہ محسن''- قاسم)' ابن میر غلام علی مصطفیٰ خاں' لاھور میں پیدا ھوئے - سید تھے اور آبرو کے دوست - ستار اچھا بجاتے تھے (قائم و عشقی) - سولہ برس کی عمر میں جلوس فرخ سیر کے پہلے سال دلی آئے (مصحفی) - کوئی بیس برس ھوئے اِنتقال کیا - ناجی کے شاگرد تھے (قاسم و سرور) -

(۹۷۶) فدوی—مرزا محمد دھلوی' عرف مرزا بُھچو' موسیقی کے ماھر تھے اور شاہ گھسیٹا کے مرید - کچھ زمانہ مرشدآباد رھے؛ ۱۱۹۴ھ میں پٹنے آ گئے تھے (شورش و علی ابراھیم و ذکا و گلشن ھند)- اور وھیں اِنتقال کیا (عشقی) -

(۹۷۷) فدوی—لاھوری' دلی میں رھتے ھیں (شورش) - سودا سے شاعرانہ مباحثہ کرنے فرخ آباد آئے اور شکست کھائی اور اپنے وطن واپس چلے گئے (علی ابراھیم)- کہتے ھیں کہ ایک بنیے کے لڑکے تھے* مسلمان ھو گئے تھے - صابر علی شاہ' صابرؔ کے شاگرد تھے - پچاس سے زیادہ عمر پاکر انتقال

* ''مرزا محمد رفیع در ھجو او کلا مذکور بقال و بوم آوردہ این کنایۂ دلیل ساطع بر مقولۂ مصنف است'' (مصحفی) - قاسم بھی یہی کہتے ھیں -

کہا - کچھ دن ضابطہ خان کے رفیق رہے اور اُن کی فرمائش پر ریختہ میں یوسف زلیخا لکھی لیکن اُسے تکمیل کو نہ پہنچا سکے (مصحفی و سرور) - اِن کا نام میرزا فدائی بیگ تھا - یہ مغل اور مذہباً شیعہ تھے - بقال کے بیٹے نہیں تھے جیسا کہ مصحفی لکھتے ہیں - جوانی میں اِنہوں نے ایران کا سفر کیا اور اِصفہان میں چار برس قیام کیا - ضابطہ خاں کی ملازمت چھوڑنے کے بعد لکھنٔو چلے گئے جہاں اِن کو دربار میں ایک جگہ مل گئی - بریلی میں قتل ہوئے (طبقات سخن) -

(۹۷۸) فدوی— سمّن لال کائستھ دہلوی' مول چند منشی کے بیٹے ہیں (ذکا) -

(۹۷۹) فدوی—مرزا عظیم بیگ' سوداگر تھے (مصحفی و قاسم و ذکا) - تذکرۂ سرور اور گلشن بے خار میں اِن کا تخلص "فدائی" لکھا ہے -

(۹۸۰) فراسو—کپتان فرانسوا آکڈین Francois Akden ابن کوست ("کوستین"* - بے خزاں) ' گوبی نے Gobinet فرانسیسی ہیں اور شعر اچھا کہتے ہیں (ذکا) - بیگم سمرو کے نوکر تھے (گلشن بے خار) -

(۹۸۱) فراغ—مولوی محمد فراغ [دہلوی]' شاگرد [مولوی محمدی] بسمل' نے جوانی میں اِنتقال کیا (قاسم و ذکا) -

(۹۸۲) فراق—کیقباد جلگ' دکن کے شاعر ہیں (قاسم و ذکا) -

(۹۸۳) فراق—میاں ثناء اللہ دہلوی' ہدایت کے بھتیجے اور سودا اور درد کے شاگرد ہیں (علی ابراہیم و ذکا) - اب دلی میں رہتے اور مطب کرتے ہیں (عشقی و مصحفی) - دلی کے اکثر شاعر اِن کے [یا تو] شاگرد ہیں [یا متّبع] (قاسم) - اِن کے اِنتقال کو کئی برس ہوئے - صاحب دیوان ہیں (گلشن بے خار) - فراق کے چچا ' ہدایت' میر کے شاگرد تھے (طبقات سخن) -

* فراسو کے باپ کا نام ذکا گلستان بےخزاں میں ہے ذکا گلشن بےخار میں -

(۹۸۴) فراق— میر مرتضیٰ قلی، توپ خانے کے ایک افسر، زیادہ تر فارسی کہتے تھے - مرشدآباد چلے گئے اور وہیں بس گئے- قید خانے میں اِنتقال کیا ۔ راجا شتاب رائے نے اِن کو اِس وجه سے قید کر دیا تھا که کچھ سرکاری روپئے کا حساب نہیں دے سکے تھے - سودا اور علی ابراهیم کے دوست تھے- ایک دیوان چھوڑا (ذکا)-

(۹۸۵) فراقی— کنور پریم کشور، کئی بار لکھنئو، بنارس اور کلکتے ہو آئے ہیں - اُردو اور فارسی میں نظمیں اور کبت اور دوھے بھی کہتے ہیں- آرام کے شاگرد ہیں اور کئی فارسی دیوانوں کے مصنف (قاسم و ذکا) -

(۹۸۶) فراقی—دکنی، فقیرالله آزاد اور ولی کے همعصر تھے -

(۹۸۷) فرح میر فرح علی دهلوی (سرور) -

(۹۸۸) فرح—فرح بخش، ایک بازاری عورت ہے ازکاتھ کی جو ایک جگہہ مشرق (اودھ ؟) میں ہے (گلشن بے خار) * -

(۹۸۹) فرحت—میر امیر [دهلوی]، شاگرد میر عزت الله عشق - اِن کا پیشه سپه گری ہے(قاسم) - کئی برس ہوئے [که نوکری کے علاقے سے، وطن سے] لکھنئو چلے گئے (گلشن بے خار) -

(۹۹۰) فرحت—شیخ فرحت الله (قائم) - ابن شیخ اسدالله نے دلی میں پرورش پائی تھی، بعد میں پٹنے چلے گئے تھے جہاں علی ابراهیم سے ملے - ۱۱۹۱ھ میں اِنتقال کیا اور ایک فارسی اور ایک

* گلشن بیخار : "...شوخ بازاریست...ساکنه ازکاتھ است که معموره ایست در بلاد مشرق" - مگر "ز" اور "تھ" کا جمع ہونا ممکن نہیں اور نه یه کسی جگہہ کا نام سنا گیا - باطن نے شائد اِسی لیے "ارکات" سمجھا ؛ مگر وہ دکن میں ہے - اشپرنگر نے "مشرق" سے خیال کیا که شائد اودھ مراد ہے - یه بھی ٹھیک نہیں - البته مرادآباد کے قریب ایک چھوٹا سا قصبه "کانٹھ" (نون غنه کے ساتھ) ہے- غالباً شیفته کے کسی ماخذ میں اِس نام سے پہلے "از" کا لفظ آیا تھا اور اُنہوں نے دونوں کو ملا کر ایک لفظ سمجھ لیا -

ریختہ دیوان چھوڑا (علی ابراہیم و شورش و گلشن ہند) - اِن کے بزرگ ماوراءالنہر کے تھے (سرور) -

(۹۹۱) فرحت—فرحت اللہ' کچھ ذی علم شخص تھے اور بہت سے شاعر اپنا کلام اِن کو دکھاتے تھے (سرور) -

(۹۹۲) فرحت—میر فرحت علی' شاگرد میر عزت اللہ عشق' ایک ذی جوہر نوجوان ہیں (سرور) -

(۹۹۳) فرخ—میر (مرزا) فرخ علی ساکن اِٹاوہ' فوج میں ملازم تھے اور زیادہ تر فارسی کہتے تھے (قائم و علی ابراہیم) - لکھنؤ میں رہا کرتے تھے اور میرزا فضل علی بیگ کے شاگرد تھے (شورش) -

(۹۹۴) فرصت—مرزا الف بیگ الہ‌آبادی کے دادا ایران سے ہندستان آئے تھے (علی ابراہیم) - یہ پہلے میاں محزون کے شاگرد تھے' اب جنون کے ہیں (شورش) - عشقی نے جب تذکرہ لکھا یہ زندہ تھے لیکن بھنی نرائن کے تذکرہ لکھنے کے وقت اِنتقال کر چکے تھے -

(۹۹۵) فرقت—عطاء اللہ خاں - اِن کے والد بادشاہ کے غلام تھے اور اِنھوں نے شاہزادوں کے ساتھ بہت سے سفر کیے - اب یہ کالپی میں رہتے ہیں (قاسم) -

(۹۹۶) فرقی*—شاہزادے ہیں اور مرزا ابو ظفر بہادر کے شاگرد(ذکا)-

(۹۹۷) فروغ—میر علی اکبر' شاگرد میر شمس‌الدین فقیر' فارسی بھی کہتے ہیں اور طب اور نجوم میں بھی دخل رکھتے ہیں (علی ابراہیم و عشقی) -

(۹۹۸) فروغ—ثناءالدین حسین خاں حیدرآبادی (قاسم) -

(۹۹۹) فروغ—میر روشن علی خاں' شاگرد مجنون (قاسم) -

---

* یہ تو مشکل ہی سے کسی کا تخلص ہو سکتا ہے ! "فرقتی" (؟)

(۱۰۰۰) فرہاد—میر بدر علی ("شیر علی" - ذکا) فیض‌آبادی، شاگرد میر حسن (ذکا و گلشن بےخار) -

(۱۰۰۱) فریاد—لالا صاحب رائے لکھنوی، ۱۱۹۶ھ میں لکھنؤ میں رہتے تھے - پہلے قربان تخلص تھا - سیدھی مل کائستھ کے بیٹے اور میر سوز کے شاگرد ہیں (علی ابراہیم و عشقی) -

(۱۰۰۲) فصّاد—دلی کا ایک حجام، میاں نصیر کا شاگرد (ذکا) -

(۱۰۰۳) فصیح—مرزا جعفر علی، شاگرد ناسخ (گلشن بےخار)، خاص کر مرثیہ کہتے ہیں (طبقات سخن) -

(۱۰۰۴) فضل—میر فضل مولیٰ خاں لکھنوی - دلی آئے اور بادشاہ کی مدح میں قصیدہ کہا اور افضل‌الشعرا خطاب پایا (ذکا) - پھر کلکتے اور وہاں سے مرشدآباد گئے اور نواب ناظم کی ملازمت کرلی - جوانی میں اِنتقال کیا (گلشن بے خار) -

(۱۰۰۵) فضل—شاہ فضلی ("شاہ فضل علی" - علی ابراہیم)- اچھے شاعر ہیں (گردیزی) - آبرو کے ہمعصر ہیں (علی ابراہیم) -

(۱۰۰۶) فضلی—فضل الدین خاں ("افضل الدین خاں" - علی ابراہیم) دکنی (قائم و شورش) - دکھنی زبان میں ایک مثنوی لکھی ہے جس میں پانسو شعر ہیں اور جو ایک شاہزادے کا سراپا ہے (علی ابراہیم)- یہ یا تو طالب کے ہمعصر تھے یا اُن سے پہلے گزرے ہیں -

(۱۰۰۷) فطرت—حکیم انیس (ایک جگہ اِن کا نام انوس لکھا ہے، دوسری جگہ انیسی) خردمند خاں خطاب ہے اور چھ پوری ہیں، لیکن اب بھرت پور میں رہتے ہیں (بے خزاں) -

(۱۰۰۸) فطرت—دیکھو : "موسوی خاں" -

(۱۰۰۹) فغاں—اشرف علی ("حشمت علی"* - مصحفی) خاں

---

* تذکرۂ ہندی کے صرف ایک نسخے میں یوں ہے، ورنہ ہر جگہ "اشرف علی" ہی ہے-

دهلوی، ابن مرزا علی خاں زنگلہ - یہ احمد شاہ کے خاندان میں اتالیق †
تھے - اِس لیے "ظفرالملک کوکے خاں" خطاب تھا - اُن کے انتقال کے
بعد پٹنے چلے گئے (قائم و گردیزی) - علی قلی خاں ندیم سے اِصلاح لیتے
تھے - ۱۱۸۶ھ میں پٹنے میں اِنتقال کیا اور تقریباً دو ہزار بیت کا دیوان
چھوڑا (علی ابراهیم و شورش و گلشن هند) - اُمید کے شاگرد تھے (ذکا) -
۱۱۹۶ھ †† میں اِنتقال کیا (گلشن بے خار) سرور اِن کا خطاب "کوکل
تاش خاں" بتاتے هیں -

(۱۰۱۰) فغان--میر شمس الدین دهلوی - اِن کا ذکر جہاں نے
کیا ھے -

(۱۰۱۱) فقیر-- میر شمس الدین، زیادہ تر فارسی کہتے تھے (قائم)-
اِنھوں نے دکن کا سفر کیا تھا - ۱۱۷۰ھ § میں حج کو گئے؛ واپسی میں
کشتی تباہ هوئی اور یہ غرق رحمت هوئے - تقریباً تمام علوم خصوصاً
عروض، قافیے، بیان وغیرہ پر رسالے لکھے - اِن کے فارسی شعر کا دیوان جمع
هو گیا ھے (علی ابراهیم و قاسم و گلشن هند) - لُب السیر مصنفۂ
ابو طالب کی رو سے اِن کی موت ۱۱۸۱ھ میں هوئی -

(۱۰۱۲) فقیر--مولوی فقیر الله مرحوم ساکن گلاوٹھی، دهلی میں
معلمی کرتے تھے - منت کے شاگرد تھے (قاسم و ذکا) -

(۱۰۱۳) فقیر--مولوی فقیر الله، اپنے وطن هاپوڑ میں رهتے هیں(ذکا)-

(۱۰۱۴) فقیر--میر فقیر الله دهلوی، بھاکھا میں بڑی مہارت
رکھتے هیں؛ کبھی کبھی ریختہ بھی کہتے هیں (قاسم و ذکا) -

---

† "اتالیق" اِن کو کسی نے نہیں لکھا - یہ احمد شاہ کے رضاعی بھائی تھے - ترکی
میں "کوکلتاش" دودھ شریکے بھائی کو کہتے هیں - هندستان میں اُسی کو مخفف کر کے
"کوکا" کہتے هیں - خطاب تھا یہ ھے تھا وہ -

†† یہ سال صحیح نہیں معلوم هوتا -

§ گلشن هند: "۱۱۷ھ" جو قرین قیاس نہیں -

(۱۰۱۵) فکر — میر احمد علی لکھنوی (سرور) -

(۱۰۱۶) فگار — مرزا قطب علی بیگ، اکثر دوسروں کے شعر اپنے نام سے پڑھتے تھے - کچھ دن ہوئے انتقال کیا (قاسم) -

(۱۰۱۷) فگار — میر حسین دہلوی، میر فقیراللہ فقیر کے پوتے اور غالب کے شاگرد ہیں (گلشن بے خار) -

(۱۰۱۸) فیاض — عبدالرزاق، حیدرآباد میں رہتے ہیں (قاسم) -

(۱۰۱۹) فیض — میر فیض علی دہلوی، میر محمد تقی میر کے بیٹے، ۱۱۹۶ھ میں لکھنؤ میں رہتے تھے (علی ابراہیم) - جب عشقی نے تذکرہ لکھا تو زندہ تھے - آصف الدولہ کی ملازمت میں تھے (سرور) -

(۱۰۲۰) فیض — میر فیض علی، زندہ ہیں (گلشن بے خار و بے خزاں) -

(۱۰۲۱) فیض — حافظ شمس الدین حیدرآبادی، فارسی اور ریختہ کہتے ہیں (بیخزاں) -

(۱۰۲۲) فیض — پنڈت کرپا کشن، لکھنؤ کے کشمیری ہیں (گلشن بے خار) -

(۱۰۲۳) فیض — مرزا علی رضا خاں، لکھنؤ میں رہتے ہیں (ذکا) -

ق

(۱۰۲۴) قابل — مرزا علی بخت، دلی کے شاہی خاندان کے شاہزادے اور ذوق کے شاگرد ہیں (گلشن بیخار) -

(۱۰۲۵) قادر — میر عبدالقادر حیدرآبادی- پچاس برس کی عمر کے بعد خرقۂ درویشی پہنا (قائم) -

(۱۰۲۶) قادری — سید خلیل، دکن میں رہتے ہیں (گردیزی) -

(۱۰۲۷) قاسم دکنی — شاگرد عُزلت (گردیزی) - تذکرۂ شورش میں اِن کے علاوہ دو اور شاعروں کا ذکر ہے جن کا تخلص قاسم تھا لیکن اُن کے نام نہیں دیے ہیں -

(۱۰۲۸) قاسم — ابوالقاسم خاں - دلی کے شاہی خاندان سے اِن کا دور کا رشتہ تھا - جب بینی نرائن نے تذکرہ لکھا تو یہ کلکتے میں رہتے تھے -

(۱۰۲۹) قاسم — سید قاسم علی خاں، عطا حسین خاں تحسین، مصنف ''نو طرز مرصع'' کے پوتے، پہلے انگریزوں کی ملازمت میں تھے ؛ اب لکھنٔو میں رہتے ہیں (گلشن بیخار) -

(۱۰۳۰) قاسم — میر قاسم علی خاں بریلوی (گلشن بیخار) -

(۱۰۳۱) قاصر — مرزا ببر علی بیگ دہلوی، شاگرد فراق [سپہ گری ترک کر کے] کچھ زمانہ ہوا تجارت اِختیار کی - مرشدآباد چلے گئے تھے، وہاں سے پٹنے اور کلکتے، لیکن بعد میں دلی واپس آئے - معلوم نہیں اب کہاں ہیں (عشقی و قاسم) - سرور نے اِن کا نام مرزا امیر علی* بیگ

* یہ صحیح نہیں معلوم ہوتا - مصحفی نے بھی ''ببر علی'' ہی لکھا ہے - یہ دہلی سے لکھنٔو گئے تو مصحفی کو کلام دکھانے لگے - (ریاض الفصحا) -

دیا ہے - طبقات‌سخن میں ہے کہ یہ ظفریاب خاں کے برادر نسبتی ہیں -

(۱۰۳۲) قاضی -- عبدالفتاح سمبھلی' زیادہ تر فارسی کہتے ہیں - زندہ ہیں (قاسم) -

(۱۰۳۳) قانع — نواب ناصر خاں کے پوتے' فارسی اور ریختہ کہتے ہیں (عشقی) -

(۱۰۳۴) قائم -- شیخ قائم علی' ساکن اِٹاوہ' پہلے اُمیدوار تخلص کرتے تھے - سودا سے ملنے کے لیے فرخ‌آباد کا سفر کیا (قاسم و ذکا) -

(۱۰۳۵) قبول — عبدالغنی بیگ' ساکن کشمیر (علی ابراہیم) -

(۱۰۳۶) قتیل -- دلی کے کھتری - اِنھوں نے اسلام قبول کیا ہے - اب لکھنئو میں رہتے ہیں اور فارسی کے بہترین عالموں میں سے ہیں (ذکا) -

(۱۰۳۷) قدر -- محمد قدر دہلوی' ایک اچھے شاعر ہیں (گردیزی) - محمد شاہ کے زمانے میں تھے — ننگ و نام کو خیرباد کہ کے اوباشوں میں داخل ہوگئے تھے (علی ابراہیم و عشقی) -

(۱۰۳۸) قدرت — قدرت اللہ' دلی میں رہتے ہیں (گردیزی) - شاہ قدرت اللہ (قائم) - اِن کے نسب کا سلسلہ شاہ عبدالعزیز شکر بار تک پہنچتا ہے (سرور و گلشن بیخار) — فخرالدین زاہد کی اولاد میں سے اور فارسی کے سب سے زیادہ مشہور اور پرگو شاعروں میں سے ہیں - بیس ہزار شعر کا دیوان چھوڑا ہے - اِن کی نظم کا طرز مرزا بیدل کا ہے - آخر عمر میں تیغ (تتبع ؟) تخلص کرتے تھے (طبقات سخن) - دلی چھوڑ کر مرشدآباد جا بسے' جہاں علی ابراہیم سے ملی اور شائد وہیں ۱۲۰۵ھ میں انتقال کیا (گلشن ہند) - پٹنے کی طرف رہتے ہیں (مصحفی) - پہلے میر شمس‌الدین فقیر کے شاگرد تھے' جو اِن کے چچا کی اولاد میں سے

تھے، پھر مرزا جان جاناں مظہر کے شاگرد ہوئے (قاسم و ذکا) -

(۱۰۳۹) قدرت — مولوی قدرت اللہ، عربی میں اور طب میں پوری مہارت رکھتے ہیں؛ فراق کے شاگرد اور دوست ہیں (مصحفی) - مجھے معلوم ہوا ہے کہ اِنھوں نے ۱۸۳۴ع کے قریب اِنتقال کیا -

(۱۰۴۰) قدرت — شیخ قدرت اللہ، شاگرد [محمد عارف] رفوگر (قاسم و ذکا) -

(۱۰۴۱) قدرت — مولوی قدرت اللہ، مصنف تذکرۂ شعرائے اُردو، رامپور میں رہتے ہیں - مصحفی سے اِن سے ایک روز محمد قائم کے ہاں ملاقات ہوئی تھی - معلوم ہوتا ہے کہ قاسم کے تذکرے کی تالیف کے زمانے تک یہ زندہ تھے اور رامپور ہی میں رہتے تھے - سرور نے اِن کو "رامپوری" لکھا ہے اور اِن کے تذکرۂ شعرا کا ذکر کیا ہے اور یہ کہ یہ اپنے گھر میں مشاعرہ کیا کرتے ہیں -

(۱۰۴۲) قرار — جان محمد لکھنوی، شاگرد شاہ ملول، شاہ اودھ کے چوبدار تھے (ذکا) -

(۱۰۴۳) قرار — میر حسین علی دہلوی، ایک نوجوان ہیں، میر نصیرالدین رنج کے شاگرد (قاسم) -

(۱۰۴۴) قربان — میر جیون، شاگرد سودا، فیض‌آباد میں انگریزوں کے خلاف لڑائی میں کام آئے (علی ابراہیم و عشقی) -

(۱۰۴۵) قربان — میر محمدی دہلوی، ابن میر اِمام‌الدین عرف میر کلو حقیر، ثناءاللہ فراق کے شاگرد ہیں (عشقی) - ظفریاب خاں کی ملازمت میں ہیں اور نوجوان ہیں (قاسم و ذکا) -

(۱۰۴۶) قربان — میر قربان علی خاں، ابن میر محمد قاسم خاں، شاگرد قدرت، موسیقی میں ماہر ہیں؛ پٹنے میں رہتے ہیں جہاں کے

[نواب] ناظم سے سو روپیہ مہینا پاتے ہیں (عشقی) -

(۱۰۴۷) قرین—لکھنوی' ایک کشمیری نوجوان ہیں - حسرت کے شاگرد ہیں (عشقی) -

(۱۰۴۸) قسمت—نواب شمس الدولہ لکھنوی' نواب بارگاہ قلی ("علی" گلشن بےخار؛ "یادگار قلی" - قاسم) خاں کے بڑے بھتیجے ہیں اور حسرت کے شاگرد (مصحفی و قاسم) -

(۱۰۴۹) قصد—حسن مرزا دکنی' داروغۂ عطر خانۂ نظام حیدرآباد (بےخزاں) -

(۱۰۵۰) قلق دھلوی—ابن نواب قلندر علی خاں بہادر' ایک نوجوان ہیں (ذکا) -

(۱۰۵۱) قلندر—بدھ سنگھ' امیر آدمی کے بھتیجے تھے ! مگر دھن دولت کو تج کے قلندر ہوگئے (قائم و علی ابراھیم) -

(۱۰۵۲) قلندر—شاہ غلام قلندر ساکن مُکھرا' جو منگیر سے زیادہ دور نہیں' میر محمد اسلم کے مرید ہیں - تین برس ہوئے دلی چلے گئے (شورش) -

(۱۰۵۳) قلندر—شاہ قلندر' شاگرد مظہر' ایک درویش تھے (قاسم) -

(۱۰۵۴) قلندر—قلندر بخش' اِمام ابو حنیفہ کی اولاد میں سے ہیں اور ضلع سہارنپور کے رہنے والے - ایک ضخیم دیوان لکھا ہے (طبقات سخن) -

(۱۰۵۵) قلندر—منشی یار محمد دہلوی' پہلے ہندو تھے - مسلمان ہونے پر مرشدآباد چلے گئے اور شہامت جنگ کے ہاں نوکر ہوگئے (شورش) -

(۱۰۵۶) قمر—گلاب خاں' عرف قمرالدین' اسعدالاخبار کے ایڈیٹر اور

صاحب بےخزاں کے دوست ہیں -

(۱۰۵۷) قمر—مرزا قمر طالع (''قمر بیگ'' بےخزاں)' ابن ایزد بخش عرف مرزا نہلی' حافظ اِحسان کے شاگرد اور صاحب دیوان ہیں (گلشن بےخار) -

(۱۰۵۸) قناعت—مرزا منجھلے (بیخزاں) -

(۱۰۵۹) قناعت—مرزا محمد بیگ لاہوری' ابن حسن بیگ' حسرت کے شاگرد' اب (۱۱۹۶ھ) لکھنئو میں رہتے ہیں (علی ابراہیم و عشقی) -

(۱۰۶۰) قوت—نام معلوم نہیں (بیخزاں) -

(۱۰۶۱) قیس—مرزا احمد علی بیگ عرف مدارا بیگ' ابن مرزا مراد علی بیگ' لکھنئو میں پیدا ہوئے - اِن کے بزرگ مشہد کے تھے - حسرت کے شاگرد ہیں (مصحفی و قاسم) -

---

ک

(۱۰۶۲) کاشی ناتھ (لالا)٭ ساکن پٹیالہ؛ ابن نوندھ راے (قائم و عشقی) - میرے خیال میں اِن کے والد دستور صبیاں کے مصنف ھیں -

(۱۰۶۳) کاظم—کاظم علی، شاگرد محمد نصیر الدین نصیر (قاسم) -

(۱۰۶۴) کافر—میر علی نقی [قاسم : "نقی"] دھلوی، سپاھی پیشہ - گردیزی سے دور کی صاحب سلامت تھی - پہلے تسکین اور جنون تخلص تھا - مرشدآباد میں اِن کو کئی بار دیکھا (علی ابراھیم)- یہ اپنے شعروں کو کافر کتّہ † کہا کرتے تھے (قاسم) - کہتے ھیں اِن کا انتقال ھو چکا ھے (شورش و عشقی) -

(۱۰۶۵) کاکل—(شاہ کاکل) دھلوی، درویش اور آبرو کے ھمعصر تھے (علی ابراھیم و عشقی) -

(۱۰۶۶) کامل—شیخ لطف اللہ، شاگرد شاہ خاکسار (عشقی) -

(۱۰۶۷) کامل—مرزا کامل بیگ، مغل ھیں اور سپاھی پیشہ (ذکا)-

٭ قائم نے اِن کا وطن "قصبۂ پٹیالہ" بتایا ھے اور اِن کے باپ نوندھ راے کو "پیشکار"- مگر میر حسن لکھتے ھیں: "لالا کاشی ناتھ، متوطن بٹالہ، پسر نوندھ راے پیشکار دیوان تن، طبع موزوں دارد" - اشپرنگر کے پاس قائم کے تذکرے کا ایک غیر معتبر نسخہ تھا جس میں شائد "بٹالہ" کی جگہ "اڈپالہ" تھا- اِس بنا پر دو کاشی ناتھ فرض کیے، ورنہ قائم اور عشقی ھمزبان ھیں -

† علی ابراھیم کہتے ھیں کہ "کافرٹپکا" اِن کا لقب اِس لیے پڑ گیا کہ اِن کو جو شعر پسند آتا اُسے کہتے کہ یہ ٹپکا ھے- میر حسن کہتے ھیں کہ یہ پہلے فارسی کہتے تھے، تسکین تخلص کرتے تھے - اُس سے تسکین نہ ھوئی تو جنون تخلص کیا - جب جاوید خاں خواجہ‌سرا کے نوکر ھوئے تو ریختہ کہنے لگے - ایک بار میرے والد نے ھنسی سے کہا کہ تم فارسی اور ھندی کہہ چکے، اب عربی کہو اور ملعون تخلص کرو - اِس پر یہ بہت ھنسے - یہی وجہ ھے کہ کافر تخلص کیا - جب کوئی شعر اِنھیں پسند آتا تو کہتے یہ شعر نہیں، ٹپکا ھے - اِس لیے شاعروں میں یہ "کافر ٹپکا" مشہور ھو گئے -

(۱۰۶۸) کامل—تھاکر داس' ولد راجا رام کشمیری' دلی میں وکالت کرتے ھیں (ذکا)۔ اب بھی وکالت کرتے ھیں (گلشن بے خار) -

(۱۰۶۹) کبیر—حکیم کبیر علی سنبھلی' انصاری شیخ تھے - مصحفی سے محمد یار خاں کے هاں ملے تھے -

(۱۰۷۰) کرامت—میر کرامت علی' ساکن قصبۂ اورنگ آباد جو دلی سے چھ روز کی مسافت ھے۔ میر امانت علی کے بھتیجے اور سید مراد علی بخاری کے پوتے ھیں - شکارپور میں درویشانہ بسر کرتے ھیں (قاسم) -

(۱۰۷۱) کرم—شیخ غلام ضامن کوتانوی' دلی میں رهتے ھیں - مدتوں حیدرآباد رھے - مومن خاں کے شاگرد اور سن رسیدہ شخص ھیں (گلشن بیخار) -

(۱۰۷۲) کرما—میاں غلام کرما مرشدآبادی' حال میں مرشدآباد کی سکونت چھوڑ دی ھے (شورش) -

(۱۰۷۳) کریم—کریم اللہ خاں' افغان ھیں - حال میں شعر کہنا شروع کیا ھے (ذکا) -

(۱۰۷۴) کریم بخش (شاہ) پٹنوی' مرید شاہ کرک' قادریہ صوفی ھیں (شورش) -

(۱۰۷۵) کشن چند کھتری لاھوری' نے حال میں شاعری شروع کی ھے (عشقی) -

(۱۰۷۶) کلو—(میر) دھلوی' میر درد کے عزیز تھے (ذکا و گلشن بیخار)-

(۱۰۷۷) کلیم—شیخ کلیم اللہ' ساکن سرکوٹ ضلع مرادآباد (گلشن بے خار) -

(۱۰۷۸) کلیم—محمد حسین (گردیزی) میر طالب* حسین

---

* یہ صحیح نہیں- شاید ذکا ''ابوطالب کلیم'' کے خیال میں ''طالب'' لکھ گئے - میر حسن نے کلیم کی اُردو نثر کا ایک فقرہ نمونے کے طور پر نقل کیا ھے -

(ذکا) - اِنھوں نے ایک ضخیم دیوان کہا ہے (قائم) - میر کے رشتہ دار تھے ["بندہ را بخدمت او قرابت قریبہ است... بحال این ہیچمدان شفقت میفرمایند" (میر)] - عروض اور قافیے پر رسالے لکھے اور فصوص الحکم کا اُردو [نظم] میں ترجمہ کرتے تھے [مگر اُس سے ہاتھ اُٹھا لیا- قائم] - احمد شاہ کے زمانے میں تھے - دلی میں اِنتقال کیا (علی ابراہیم و گلشن ہند) - میاں میر حاجی تجلی کے والد تھے (مصحفی) - طب جانتے تھے اور ایک دیوان اور کئی مثنویاں چھوڑیں (گلشن بے خار) - ایک قصہ بھی فصیح و بلیغ ریختہ نثر میں لکھا (سرور) -

(۱۰۷۹) کمال — شاہ کمال الدین حسین' کے بزرگ کڑا مانک پور کے تھے' لیکن اِن کے والد بہار میں رہتے تھے اور ذی رتبہ شخص تھے - کمال لکھنؤ چلے گئے اور وہاں راجا ٹلاس رائے کے ہاں رہتے ہیں - اِنھوں نے ریختہ کے تقریباً تیس شاعروں کے دیوان اِکٹھا کیے ہیں - جرأت کے شاگرد ہیں (مصحفی و ذکا) -

(۱۰۸۰) کمال — میر کمال علی' ساکن گیا مان‌پور - یہ دیرھا (یا دیورھا)' بہار' میں رہتے ہیں اور فارسی اور ریختہ میں شعر کہتے ہیں (شورش)- ذی علم شخص تھے اور فلسفے پر ایک بڑی کتاب "کمال الحکمۃ" اور ایک کتاب "چہاردہ درود" اِماموں کے متعلق لکھی - ۱۲۱۵ھ میں اِنتقال کیا ؛ "دریغا" مادّۂ تاریخ ہے -

(۱۰۸۱) کمال‌الدین — ایک پرانے شاعر تھے (ذکا) -

(۱۰۸۲) کمتر — کمتر شاہ' درویش ہیں' لکھنؤ میں رہتے ہیں (ذکا)-

(۱۰۸۳) کمتر — مرزا خیر اللہ بیگ' ایرانی ہیں اور فرخ آباد میں رہتے ہیں (عشقی) -

(۱۰۸۴) کمتر — مولوی کفایت علی' مصنف "نسیم جنت" و

''شمائل ترمذی'' (بیخزاں) -

(۱۰۸۵) کمترین—[پیر خاں'] افغان ہیں قبیلۂ ''ترین'' میں سے - اِسی مناسبت سے ''کم‌ترین'' تخلص کیا (قائم) - ہزل گو ہیں اور کلام اچھا نہیں ہوتا (میر)- زیادہ تر دلی میں رہے اور ۱۱۹۸ھ میں اِنتقال کیا (قائم و گردیزی و علی ابراہیم)- شام کے وقت چوک میں بیٹھ کر اپنی نظمیں فروخت کیا کرتے تھے جن کو یہ کاغذ کے پرزوں پر لکھ لیا کرتے تھے (ذکا)- زیادہ تر ہزل کہتے تھے (سرور) -

(۱۰۸۶) کم‌گو—میرزا حبیب‌اللہ ساکن خیرآباد' اودھ (ذکا) - اِن کے اِنتقال کو تھوڑے دن ہوئے (سرور) -

(۱۰۸۷) کوثر—مہدی علی خاں لکھنوی' ابن قطب‌الدین خاں' شاگرد ناسخ' دو برس سے دلی میں ہیں (گلشن بیخار) -

(۱۰۸۸) کوچک—شاہزادہ مرزا وجیہ‌الدین دہلوی' عرف مرزا کوچک صاحب' کچھ عرصہ ہوا لکھنئو چلے گئے اور وہیں اِنتقال کیا- لاش دلی آئی (قاسم و ذکا) اور نظام‌الدین اولیا کی خانقاہ میں دفن ہوئی (سرور) -

(۱۰۸۹) کوکب--راے مکند راے حیدرآبادی' شاگرد فیض (بےخزاں)-

(۱۰۹۰) کیفی—میر ہدایت علی' سادات بارھہ سے ہیں - زیادہ تر فارسی کہتے ہیں (قاسم و ذکا) -

گ

(۱۰۹۱) گداز—سپاہی پیشہ' شاگرد حسرت (عشقی) - [لکھنؤ میں کبھی کبھی نظر آتے تھے - اب نہیں معلوم کہاں ہیں - (حسن)] -

(۱۰۹۲) گرامی—(مرزا)' ابن عبدالغنی بیگ قبول' زیادہ تر فارسی کہتے تھے - محمد شاہ کی حکومت کے اخیر زمانے میں اِنتقال کیا (قائم و میر) -

(۱۰۹۳) گرفتار—مرزا سنگی بیگ' ابن رحیم یار خاں دہلوی' حاتم کے شاگرد تھے (قاسم) -

(۱۰۹۴) گرم—مرزا حیدرعلی دہلوی' ابن نیاز علی بیگ شاگرد مصحفی' پہلے لکھنؤ میں رہتے تھے' پھر حیدرآباد چلے گئے (ذکا) -

(۱۰۹۵) گریاں—میر علی امجد (قاسم و ذکا میر امجد علی ساکن لکھنؤ بتاتے ہیں؛ بیخزاں میں میر محمدی اور گلشن بیخار میں میر محمد علی لکھا ہے)- یہ میر علی‌اکبر کے بیٹے ہیں اور قدرت اور ضیا کے شاگرد (علی ابراھیم) -

(۱۰۹۶) گریاں—راجا بھوانی سنگھ بہادر' عرف راجا کنور (ذکا)' بادشاہ کے دیوان اور شتاب راے ممتازالملک کے بیٹے ہیں - دلی میں رہتے ہیں اور میاں فدوی کے شاگرد ہیں (شورش) - عاشق کے بھائی تھے - کلکتے میں اِنتقال کیا (عشقی) -

(۱۰۹۷) گریاں—میر حسام‌الدین علی عرف میر بھچو' زیادہ تر مرثیہ کہتے تھے - دلی سے مرشدآباد چلے گئے اور وہیں اِنتقال کیا (ذکا) -

(۱۰۹۸) گریان — غلام محیی الدین خاں، ساکن جھونجھانہ، ابن مولوی ساجد (قاسم و ذکا) -

(۱۰۹۹) گستاخ — مرزا علی بیگ لکھنوی (ذکا) -

(۱۱۰۰) گلشن — امیر سنگھ کھتری، دھلوی (ذکا) -

(۱۱۰۱) گماں — نظر علی، فیض آباد میں رہتے ہیں۔ (علی ابراھیم)؛ نہیں معلوم اب کہاں ھیں (عشقی) -

(۱۱۰۲) گنا بیگم، مرحومہ ۔ بعضوں کے نزدیک اِن کا تخلص منتظر تھا - علی قلی خاں شش انگشتی کی بیٹی تھیں اور عمادالملک غازی الدین خاں بہادر کی بیوی ۔ سوز اور سودا اِن کے کلام پر اِصلاح دیتے تھے (قاسم) - مدت سے اِصلاح لیتی تھیں (گلشن بیخار) -

(۱۱۰۳) گلچین — ایک شاعرہ تھیں (عشقی) -

(۱۱۰۴) گوھری — بدایونی (قاسم و مصحفی و ذکا) -

(۱۱۰۵) گویا — شیخ حیات اللہ فرخ آبادی (''ھدایت اللہ'' بیخزان)، سرکار انگریزی میں رسوخ رکھتے تھے (سرور) -

(۱۱۰۶) گویا — حسام الدولہ نواب فقیر محمد خاں بہادر لکھنوی، شاگرد ناسخ، شعرا کے بڑے مربی ھیں (گلشن بیخار) -

(۱۱۰۷) گھاسی — (میر)، میر محمد تقی کے یاروں میں سے ھیں اور اُسلوب سخن طرازی سے واقف (قائم و گردیزی) - [مغل پورے میں رہتے ھیں - غزل میں تخلص نہیں لاتے (میر)]-

ل

(۱۱۰۸) لائق — میر لائق علی لکھنوی' شاگرد ناسخ' ۱۲۰۸ھ میں تحصیل علم کے لیے دلی آئے (ذکا) -

(۱۱۰۹) لسان — میر کلیم اللہ گردیزی کے رفیق تھے لیکن گردیزی کے تذکرہ لکھنے سے پہلے' عنفوان شباب میں' اِنتقال کرگئے -

(۱۱۱۰) لطف — مرزا علی' شاگرد سودا (طبقات سخن) - شاہ ملول کے شاگرد ہیں اور لکھنؤ میں رہتے ہیں (سرور)- [مصحفی کو انہیں سودا کا شاگرد ماننے میں تامل ہے -]

(۱۱۱۱) لطف — مخدوم بیگ' شاگرد سودا (طبقات سخن) -

(۱۱۱۲) لطفی — ایک پرانے شاعر تھے - نام معلوم نہیں (شورش و علی ابراھیم) -

(۱۱۱۳) لطیف — میر لطیف علی دھلوی' شاگرد میر درد' جواھر شناس تھے اور جواھرات کی دلالی کرتے تھے (قاسم)- ۱۲۱۴ھ میں اِنتقال کیا (سرور) -

(۱۱۱۴) لطیف — میر شمس الدین سورتی کی عمر تقریباً ۳۲ برس کی ھے (مصحفی) - کچھ زمانے سے لکھنؤ میں رھتے ھیں (قاسم)- سرور نے اِن کا تخلص لطف بتایا ھے -

(۱۱۱۵) لہر* — بیدار بخش' ولد خدا بخش موج' شاگرد میر گلزار علی اسیر - ۱۲۹۰ھ میں زہر کے اثر سے اِنتقال کیا (بہخزاں) -

* اشپرنگر نے اِسے "مہر" قرار دیا - یہ درست نہیں -

م

(۱۱۱۶) ماہ—میر محمد علی خاں، حیدرآباد میں رہتے ہیں (ذکا) -

(۱۱۱۷) ماہر—میاں فخرالدین خاں ("سیدزادہ" - قاسم)، ابن اشرف علی خاں فغاں، سودا کے دیوان کی کتابت کیا کرتے تھے (مصحفی) - پہلے فخر تخلص تھا - سودا کی سفارش پر شجاع‌الدولہ کے ہاں ساٹھ روپیے مہینے پر نوکر ہوگئے تھے - اب تک لکھنؤ میں ہیں (قاسم) -

(۱۱۱۸) مائل—مرزا آقا بیگ، شاگرد عشرت (سرور) -

(۱۱۱۹) مائل—میاں فخری (شورش)- یہ غالباً میاں محمدی ہیں-

(۱۱۲۰) مائل—سید قاسم علی خیرآبادی - جوانی میں اِنتقال کیا (ذکا و گلشن بیخار)- [مگر گلشن بیخار میں "کاظم علی" ہے -]

(۱۱۲۱) مائل - محمدی دہلوی، (جنہیں مصحفی "میاں" اور قاسم "شاہ" اور شیفتہ "میر" کرکے لکھتے ہیں)، [شاہ قدرت اللہ خاں کے شاگرد ہیں (قائم)] - اِن کا مکان فتحپوری مسجد کے پاس ہے (مصحفی)- قائم کے شاگرد، اور بھورے خاں آشفتہ، محمد نصیرالدین نصیر اور خسروی کے اُستاد ہیں (قاسم)- آج کل شاہ عالم کے عہد میں مرشدآباد میں ہیں (علی ابراہیم) - قدرت اللہ قدرت کے شاگرد ہیں مرشدآباد سے چلے گئے ؛ معلوم نہیں اب کہاں ہیں (عشقی) -

(۱۱۲۲) مائل—مرزا محمد یار بیگ لکھنوی، ایک جوان ہیں، جرأت کے شاگرد (مصحفی و قاسم) -

(۱۱۲۳) مائل—میر مہدی دہلوی ؒ کچھ زمانہ ہوا انتقال کیا (سرور) -

(۱۱۲۴) مائل—میر ہدایت علی، ساکن پٹنہ، دکن چلے گئے ہیں- بچپن سے شاعری کی طرف مائل ہیں، مگر مشق بازی میں اوقات ضائع کرتے ہیں - ابتدا میں شاہ مشتاق علی طلب اور مجرم کے شاگرد تھے - ۱۲۰۸ھ میں انتقال کیا (عشقی) -

(۱۱۲۵) مبارز—میاں مبارز خاں دہلوی ، مشاعروں میں کئی بار ملے (ذکا) -

(۱۱۲۶) مبتلا—میر امین، شاگرد میر، غالباً بنارس میں ہیں (عشقی) -

(۱۱۲۷) مبتلا—مرزا قاسم دہلوی ["کاظم بیگ، لکھنؤ میں پیدا ہوئے (گلشن بیخار)]، ابن نواب محمد علی خاں، مخاطب بہ میر مردان علی خاں - اِن کے بزرگ مشہد کے تھے - اِس وقت بنارس میں رہتے ہیں (شورش و عشقی) - ایک فارسی دیوان اور ایک تذکرہ لکھا ہے (گلشن بیخار) - مجھے اندیشہ ہوتا ہے کہ شیفتہ نے اِن کو صاحب طبقات سخن سے، کہ وہ بھی مبتلا تخلص کرتے تھے، خلط ملط کر دیا ہے -

(۱۱۲۸) مبتہج—لالا ملوک چند کائستھ، ساکن شاہجہان پور، ایک باشعور آدمی تھے (قاسم) -

(۱۱۲۹) متقی—میر متقی، ابن میر جواد علی خاں ہادی، ایک مشاق تیر انداز اور اپنے والد کے شاگرد ہیں (قاسم)- اِدھر کچھ دن سے تصوف کی طرف مائل ہیں اور اُس پر بہت سی عربی اور فارسی کتابیں پڑھی ہیں (سرور) -

(۱۱۳۰) متین—ایک پرانے شاعر ہیں- نام معلوم نہیں (ذکا) -

(۱۱۳۱) مجبور—میاں حق رسا؛ نوجوان ہیں اور نصیر کے شاگرد (قاسم) -

(۱۱۳۲) مجبور—راے خوش حال سنگھ، ساکن پٹنہ، ابن مہاراجا شتاب راے، اچھے شاعر ہیں (شورش) -

(۱۱۳۳) مجذوب—مرزا (''میر''- گلشن ہند) غلام حیدر بیگ دہلوی (''ساکن لکھنؤ'' - سرور)، سودا کے متبنیٰ (''سودا کے بیٹے''- علی ابراھیم) تھے - ۱۱۹۶ھ میں لکھنؤ میں [عسرت سے] بسر کرتے تھے (علی ابراھیم) - اب ۱۲۱۵ھ میں لکھنؤ میں ہیں اور دو دیوان کہے ہیں (گلشن ہند) - نام: مرزا حیدر بیگ، ساکن لکھنؤ، سپاہی پیشہ تھے (قاسم) - اپنے کو سودا کا بیٹا کہتے تھے - سودا کے اولاد نہ تھی: غالباً اِن کو متبنیٰ کیا تھا (طبقات سخن) -

(۱۱۳۴) مجرم—میر فتح علی، کیمیا کی جستجو میں، کئی برس ہوئے، دلی سے چل دیے - مہوسی کا سودا ہوگیا ہے (قاسم)- سرور نے اِن کا تخلص محرم لکھا ہے -

(۱۱۳۵) مجرم—شیخ غلام حسن، ساکن پٹنہ، شاگرد میر عبداللہ سرشار، عشقی کے والد ہیں - تاریخ کہنے میں خاص مہارت رکھتے ہیں اور فارسی میں ایک چھوٹا سا دیوان کہا ہے - اب تقدیر تخلص کرتے ہیں (عشقی) -

(۱۱۳۶) مجرم—شیخ رحمت اللہ اکبرآبادی، شاہ محمدی بیدار کے شاگرد اور مرید ہیں - کچھ دن ہوئے تلاش معاش میں دلی آئے ہیں (قاسم و گلشن بیخار)- اِنتقال ہو چکا ہے (بہخزاں) -

(۱۱۳۷) مجروح—منشی کشن چند کشمیری، هندستان میں پیدا ہوئے - مظہر کے شاگرد ہیں - اب ۱۱۹۶ھ میں لکھنؤ میں رہتے

ہیں (علی ابراہیم) - دلی میں پرورش پائی؛ لکھنؤ میں رہتے ہیں (عشقی) -

(۱۱۳۸) مجنون—حمایت علی دہلوی' شاگرد قدرت' مرشدآباد میں رہتے ہیں - نواب مبارک علی خاں کے حکم سے ساقی‌نامہ لکھا - علی ابراہیم کے دوست تھے - عشقی نے بھی اِن کا ذکر کیا ہے -

(۱۱۳۹) مجنون—شاہ مجنون' عرف "درویش سربرہنہ" شاگرد میر' محمد شاہ کے دیوان بشن ناتھ کے پوتے' کبھی کبھی خافی تخلص کرتے ہیں- لکھنؤ میں رہتے ہیں - ایک دیوان کہا ہے (مصحفی و علی ابراہیم) - پہلے حسرت تخلص تھا' پھر حالی - مسلمان ہوگئے ہیں مگر آزاد خیال ہیں - لکھنؤ میں نہائت عسرت میں بسر کرتے ہیں (عشقی)- اِن کے بزرگوں نے اِسلام قبول کیا تھا ([قاسم و] سرور) بینی نراین اِن کا ذکر ماضی کے صیغے میں کرتے ہیں -

(۱۱۴۰) مجید—مجیدالدین خاں' ابن مفتی معین‌الدین خاں' دلی کے کشمیری ہیں (ذکا) -

(۱۱۴۱) محب—میر محمد علی' کئی برس ہوئے دکن چلے گئے - زیادہ تر مرثیہ کہتے ہیں (ذکا) -

(۱۱۴۲) محب—شیخ ولی اللہ دہلوی' شاگرد سودا و دوست مہربان خاں رند - مدت تک فرخ‌آباد رہے - معلوم نہیں اب کہاں ہیں (علی ابراہیم و عشقی)- کچھ زمانہ سلیمان شکوہ کے نوکر رہ کر لکھنؤ میں اِنتقال کیا (قاسم و گلشن بیخار)- دیوان ریختہ کے علاوہ ایک مثنوی فارسی میں کہی ہے - سلیمان شکوہ کے شاعروں میں تھے - دو سال ہوئے اِنتقال کیا (مصحفی) -

(۱۱۴۳) محبت—میر بہادر علی دہلوی' اچھے خاندان سے ہیں-

ثناءاللہ فراق کے شاگرد ہیں (عشقی و قاسم) -

(۱۱۴۴) محبت—نواب محبت خاں (''محبت اللہ خاں''- قاسم) ابن حافظ رحمت خاں، شاگرد مرزا جعفر علی حسرت، اب ۱۱۹۹ھ میں لکھنؤ میں رہتے ہیں - مسٹر جونس کی درخواست پر، جن کو ممتازالدولہ کا خطاب تھا، ایک مثنوی سرسی و بدو [یعنی سسی پنوں] لکھی (علی ابراهیم)- اِس مثنوی کا ایک شعر میں یہاں نقل کرتا ہوں :

اگر ضائع نہووے اِس میں اوقات　　کہی القصہ پھر بندے سے یہ بات

آصف‌الدولہ کے ہاں سے اِن کو معقول وظیفہ ملتا تھا - ۱۲۱۵ھ میں زندہ تھے اور ایک دیوان کہا تھا (گلشن ہند)- اب لکھنؤ میں رہتے ہیں (عشقی و قاسم) - برطانی حکومت سے [قلیل] وظیفہ ملتا تھا (قاسم و ذکا) - فارسی میں مکین کے شاگرد تھے - جرأت کے قطعۂ تاریخ کی رو سے اِنہوں نے ۱۲۲۲ھ میں اِنتقال کیا -

(۱۱۴۵) محبوب—میر قریش دہلوی؛ کا ذکر بینی نرائن نے کیا ہے -

(۱۱۴۶) محترم خواجہ محترم خاں (''خواجہ محترم علی خاں''- قاسم و ذکا و گلشن بیخار)، ساکن پٹنہ و برادر خواجہ محمدی خاں، مرشدآباد میں رہتے تھے اور گھسیٹا اور علی ابراهیم کے دوست تھے - دلی کے باشندے ہیں، بہار میں رہتے ہیں (شورش)، تقریباً دو برس ہوئے اِنتقال کیا (عشقی) -

(۱۱۴۷) محروق—حال نا معلوم (بیخزاں) - [مگر بیخزان میں ذکر نہیں !] -

(۱۱۴۸) محزون—عالم شاہ، گلیج بخش کی اولاد میں سے اور محمد مسعود دہلوی کے شاگرد (ذکا [و مصحفی و گلشن بیخار]) -

(۱۱۴۹) محزون— خلیفہ حافظ اللہ فرخ‌آبادی- ذریعۂ معاش معلمی- پہلے جیحوں تخلص تھا (ذکا) -

(۱۱۵۰) محزون—مولوی سید محمد حسین (''قلام حسین دھلوی'' - عشقی)' موسوی سید اور مولوی محمد برکت کے شاگرد تھے - علی ابراھیم اِن سے الہ‌آباد میں ملے - اورنگ‌آباد کے رھنے والے تھے اور تحصیل علم کو ھندستان آئے تھے - ۱۱۸۵ھ میں ۴۱ برس کی عمر میں الہ‌آباد میں اِنتقال کیا (شورش) -

(۱۱۵۱) محزون—محمد تقی خاں' پنجھزاری اور جاگیردار ھیں- پٹنے میں رھتے ھیں ؛ زیادہ تر فارسی کہتے ھیں (شورش) -

(۱۱۵۲) محزون—میر ناصر جان' سید محمد نصیر رنج (سجادہ نشین میر درد) کے بیٹے ھیں- درسیات مستحضر ھیں' خاص کر ریاضی میں بے مثل ھیں ۔ آج کل ممالک شرقی کی طرف چلے گئے ھیں (ذکا و گلشن بیخار) -

(۱۱۵۳) محسن— میر حسن خاں بہادر' ابن نواب سید الدولہ میر معصوم خاں بہادر جنگ' جنرل پیروں کی ملازمت میں ھیں (ذکا) -

(۱۱۵۴) محسن— (''میر''- عشقی) محمد محسن (''محمد حسن''- گردیزی)' نوجوان ھیں اور میر محمد تقی کے رشتہ دار (''بھائی'' - عشقی) اور شاگرد (گردیزی)' [خاں آرزو کے بھانجے (قائم)]' اب سالار جنگ کے سواروں میں ھیں (علی ابراھیم)- اِن کا نام محمد محسن سامریہ ھے لیکن ایک تذکرے میں ''حسن'' لکھا ھے (شورش)- آرزو کے رشتہ دار تھے' اور اُن کی جائداد وراثت میں پائی تھی- زیادہ تر فارسی کہتے تھے؛ ایک دیوان ریختہ کا بھی چھوڑا (قاسم) -

(۱۱۵۵) محسن—محمد محسن حیدرآبادی - حال نا معلوم

(بہخزاں) -

(۱۱۵۶) محسن—خواجہ محسن برادر خواجہ عظیم شور، ایک نوجوان ہیں، راسخ اور فدوی کے شاگرد (عشقی) -

(۱۱۵۷) محسلی—حکیم محمد بخش، سہارنپور کے قریب رہنے والے ہیں (ذکا) -

(۱۱۵۸) محشر—مرزا علی‌نقی ("تقی" - قاسم)، لکھنئو کے کشمیری تھے اور اپنی شاعرانہ قابلیت کے متعلق بہت اعلی رائے رکھتے تھے- ریختہ اور فارسی کہتے تھے۔ مہلت کو قتل کر کے لکھنئو سے دلی بھاگ گئے؛ وہاں مصحفی سے ملاقات ہوئی- پھر آگرے چلے گئے - جب یقین ہوا کہ لوگ اِن کے جرم کو بھول گئے ہوں گے تو لکھنئو واپس آئے - وہاں ۱۲۰۸ھ میں، جب اِن کی عمر قریب تیس کے تھی، مہلت کے رشتہ داروں نے اِنھیں قتل کر دیا (مصحفی) -

(۱۱۵۹) محشر—اِکرام اللہ خاں بدایونی- اِن کے کچھ شاگرد ہیں (ذکا و طبقات سخن) - بدایوں کے مشاہیر میں سے تھے (گلشن بیخار) -

(۱۱۶۰) محفوظ—منشی ("سید" - سرور) محفوظ علی خاں، خیرآباد کے سید ہیں اور دلی میں جنرل آکٹرلونی کے دفتر میں منشی ہیں - شاعری بہت کم کرتے ہیں (ذکا) -

(۱۱۶۱) محقق*—دکنی- قائم اور علی ابراہیم نے اِن کو ریختہ کے قدیم شعرا میں شامل کیا ہے - جو ایک شعر اِن کی طرف منسوب ہے اُس کی زبان ہندستان کی آج کل کی زبان سے مشابہ ہے (عشقی) -

(۱۱۶۲) محمد خاں (سید)، دہلوی، نواب مرید خاں کے پوتے، نواب مظفر خاں کے داماد (شورش) -

(۱۱۶۳) محمد خاں (سید)، نواب مرتضی خاں کے پوتے، پٹنے میں

* میر حسن "محق" لکھتے ہیں -

رہتے ہیں - صوبہ دار بنگال کے رشتہ دار ہیں - زیادہ تر مرثیہ کہتے ہیں- ہنوز کوئی تخلص نہیں اِختیار کیا (شورش) -

(۱۱۶۴) محمد شاہ خاں، ساپوری، کبھی کبھی شعر کہتے ہیں (ذکا)-

(۱۱۶۵) محمد واحد (شورش) -

(۱۱۶۶) محمود—دکنی، ہمعصر [فخری] (قائم)* -

(۱۱۶۷) محمود—حافظ سید محمود خاں دہلوی، نسلاً افغانی ہیں (قاسم)- اعظم الدولہ میر محمد خاں سرور کے بھتیجے ہیں- ابھی جوان ہیں - میرے دوستوں میں سے ہیں (گلشن بےخار) - ریختہ اور فارسی شعرا کا ایک تذکرہ لکھا ہے (طبقات سخن) -

(۱۱۶۸) محنت—مرزا حسین علی بیگ (''مرزا حسین بیگ'' - قاسم) دہلوی، ابن مرزا سلطان بیگ، دلی میں رہتے ہیں (علی ابراہیم) - ۵ سال کی عمر میں اودھ آئے تھے - جرأت کے شاگرد ہیں (مصحفی و ذکا)- لکھنؤ میں پرورش پائی (طبقات سخن) -

(۱۱۶۹) محو—شیخ اعظم اللہ میرٹھی (گلشن بےخار) -

(۱۱۷۰) محو—حسین علی خاں، ساکن آگرہ، برطانی حکومت کے ملازم ہیں (سرور و ذکا و گلشن بےخار) -

(۱۱۷۱) محو—رحم علی خاں دہلوی، ابن لطف اللہی خاں پٹنے میں رہتے ہیں (شورش) -

(۱۱۷۲) مختار—حافظ غلام نبی خاں بہادر، اُستاد زادۂ نواب

---

* اشپرنگر نے ''محمود سیر'' اور ''ہمعصر ولی'' لکھا ہے- یہ صحیح نہیں - میر اور قائم نے صرف ''محمود'' لکھا ہے- ''سیر'' غالباً ''نیز'' کی تصحیف ہے، اِس لیے کہ قائم کہتے ہیں: ''محمود نیز از دکھن است''- قائم اور میر حسن ''معاصر نصری'' کہتے ہیں، اور نصری ولی کا شاگرد تھا -

غازی الدین' پہلے کلام تخلص کرتے تھے اور زیادہ تر فارسی کہتے تھے (ذکا و قاسم) -

(۱۱۷۳) مخلص—[مخلص علی خاں] مرشدآبادی' عرف میر باقر' نواب نوازش محمد خاں شہامت جنگ کے بھانجے' بنگال میں رہتے ہیں (علی ابراهیم)- غالباً ۱۲۰۷ھ میں اِنتقال کیا اور ایک دیوان چھوڑا (گلشن ہند) - ذکا اور گلشن بےخار کی رو سے ایک میر باقر آگرے کے ہیں ' یکرنگ کے شاگرد اور محمد شاہ کے معاصر ؛ اور مخلص علی خاں مرشدآبادی ایک اور ہی شخص ہیں -

(۱۱۷۴) مخلص—راے آنند رام (''راجا آنند رام'' - قائم) دلی کے کھتری تھے اور وزیر اِعتمادالدولہ کے وکیل - بیدل اور آرزو کے شاگرد تھے اور زیادہ تر فارسی کہتے تھے - اِن کے اِنتقال کو تقریباً ایک سال ہوا (میر) -

(۱۱۷۵) مخلص—بدیع الزماں خاں' نواب شجاع الدولہ کی ملازمت میں تھے (علی ابراهیم) - اور شاہ واقف کے شاگرد تھے (عشقی) -

(۱۱۷۶) مخلص—مرزا محمد دہلوی' ۱۱۶۸ھ میں زندہ تھے (قائم) - ذکا اِن کا نام مرزا محمد حسین بتاتے ہیں -

(۱۱۷۷) مدحت—لکھنوی' شاگرد حسرت (سرور و گلشن بے خار) -

(۱۱۷۸) مددالله (میر)—حمزہ رند کے والد' محمد شاہ کے زمانے میں تھے- موسیقی میں ماہر تھے (علی ابراهیم)- دیکھو ''مرزا'' (۱۱۸۹)-

(۱۱۷۹) مدعا—میر عوض علی دہلوی' ایک اچھے طبیب اور حافظ رحمت خاں کے ملازم تھے - ریختہ میں ایک قصیدہ لکھا ہے جس میں پشتو کے بھی بہت سے الفاظ لائے ہیں (علی ابراهیم) -

(۱۱۸۰) مدہوش—میر نبی جان' شاگرد سوز (علی ابراهیم و عشقی) -

(۱۱۸۱) مراد—مرزا مراد بخش پٹنوی عرف مرزا امو' ابن ناصر محمد خاں وکیل منّی بیگم' راسخ کے شاگرد تھے - زیادہ تر مرشدآباد اور کلکتے میں رہتے تھے - تقریباً تیس برس کی عمر پائی - ایک اور مراد' محمد شاہ کے زمانے میں تھے (عشقی) -

(۱۱۸۲) مرتضیٰ—میر مرتضیٰ پٹنوی عرف میر ایوب' ابن قدرت اللہ ابن شکراللہ' فیض‌آباد میں رہتے ہیں - نواب وزیر اِن کی بڑی عزت کرتے ہیں (شورش) -

(۱۱۸۳) مرحوم—حکیم میر علی' سہارنپور کے سید تھے (سرور) -

(۱۱۸۴) مرزا—مرزا محمد بیگ' دلی میں پیدا ہوئے مگر بہت برسوں سے اِلہ‌آباد میں ہیں (شورش) -

(۱۱۸۵) مرزا—حکیم مرزا محمد خاں ذوق تخلص کے بھانجے اور رستم بیگ شاکر کے شاگرد ہیں (سرور و گلشن بے خار)-

(۱۱۸۶) مرزا—ابوالقاسم' سلطان ابوالحسن تانا شاہ (تخت نشین: ۱۰۸۳ھ) کے درباری تھے - جب اِن کے مربی' تانا شاہ قید ہو گئے تو یہ عبداللہ گنج (حیدرآباد) چلے گئے اور فقیرانہ بسر کرتے رہے (قائم) -

(۱۱۸۷) مرزا—مرزا علی رضا دہلوی' نواب حسام الدین خاں نائب گورنر جہانگیر نگر کے قرابت دار' ایک مدت بہار [اور بنگال] میں رہے؛ اب (۱۱۹۶ھ) بنارس میں ہیں (علی ابراہیم) - معلوم نہیں اب کہاں ہیں (عشقی) -

(۱۱۸۸) مرزا—آقا مرزا لکھنوی؛ اصلاً مازندرانی' میر کے شاگرد ہیں - اِن کے باپ' محمد اِسماعیل تجارت پیشہ تھے (گلشن بے خار) -

(۱۱۸۹) مرزا—مرزا صادق علی خاں دہلوی' عرف مرزا مدد اللہ' ظریف طبع اور موسیقی کے ماہر تھے - میاں نعمت خاں کے شاگرد اور

سودا کے دوست تھے - اِنتقال کرچکے (قاسم و ذکا) - ۱۲۰۲ھ میں مرے (سرور) -

(۱۱۹۰) مرزا—حکیم فضل‌اللہ پانی پتی؛ عرف مرزا نیلنا (''بیلنا''- ذکا)؛ جوان ہیں؛ ریختہ اور فارسی کہتے ہیں (قاسم و گلشن بے خار) - مرزا بیدل کی اولاد سے ہیں (سرور) -

(۱۱۹۱) مرزا—ہدایت‌اللہ دہلوی؛ موسیقی کے ماہروں میں سے ہیں (گلشن بے خار) -

(۱۱۹۲) مرزا—مرزا محمد حیدرآبادی؛ تورانی‌الاصل؛ سپاہی پیشہ تھے (قاسم و عشقی) -

(۱۱۹۳) مرزا—عرف نواب مرزا دہلوی؛ مخاطب بہ محمد حسن خاں اِحترام‌الدولہ؛ نواب اشرف خاں کے بھتیجے؛ بیقید کے بھانجے اور رستم کے چھوٹے بھائی؛ اب (۱۲۹۶ھ) بنارس میں ہیں (علی ابراہیم) - نہیں معلوم اب کہاں ہیں (عشقی) -

(۱۱۹۴) مرزائی—محمد علی خاں؛ عرف مرزائی؛ ابن نعیم‌اللہ خاں؛ موسیقی میں دخل رکھتے تھے؛ شجاع‌الدولہ کے ہاں ایک عہدے پر مامور تھے (عشقی) -

(۱۱۹۵) مروت—شیخ صغیر علی (''اصغر علی''- قاسم)؛ ابن کبیر علی (''محمد کبیر''- علی ابراہیم) عرف حکیم کبیر سنبھلی؛ جن کو لوگ ''پسر مصری'' کہتے ہیں؛ میر حسن اور جرأت کے شاگرد ہیں (مصحفی) - نواب فیض‌اللہ کے ہاں نوکر ہیں اور اب (۱۱۹۶ھ) سنا جاتا ہے رام پور میں ہیں (علی ابراہیم) - سودا کے شاگرد ہیں؛ بدر منیر کی طرز پر ایک مثنوی لکھی ہے (قاسم) - [دیکھو ''کبیر''] -

(۱۱۹۶) مروت—میر محمد علی دہلوی؛ ابن میر بہادر علی منصب؛

نو مشق شاعر ہیں (ذکا) -

(۱۱۹۷) مرہون ـــ مرزا (''میر''- ذکا) علی رضا، پہلے مضمون تخلص کرتے تھے - اِن کے بزرگ مشہدی تھے مگر اِن کا نشو و نما دلی میں ہوا - میر نظام‌الدین ممنون کے شاگرد ہیں (مصحفی) - حیدرآباد گئے اور وہاں مشیرالملک نواب نظام علی خاں بہادر کے دربار میں دو سو روپئے پر شاعر مقرر ہوگئے تھے (سرور و ذکا) -

(۱۱۹۸) مرید ـــ مرید حسین خاں، اِنعام‌اللہ خاں یقین کے بڑے بیٹے، جن کا اِنتقال ہو چکا ہے (قاسم) -

(۱۱۹۹) مزمل ـــ محمد مزمل ہمعصر آبرو - آخر عمر میں حواس جاتے رہے تھے؛ نوکری چھوڑ کر دلی میں گوشہ نشین ہوگئے اور اِنتقال کیا (گردیزی و علی ابراہیم) - [شاہ مزمل، پرانے شاعروں میں سے ہیں] - کہتے ہیں درویش تھے (مصحفی)- بے خزاں میں بھی نام مزمل شاہ لکھا ہے -

(۱۲۰۰) مسافر ـــ شورش کو اِن کا نام نہیں معلوم -

(۱۲۰۱) مسافر ـــ میر خیرالدین لکھنوی، عشق کے مرید تھے (شورش) -

(۱۲۰۲) مسافر ـــ میر پایندہ (''پائندہ''- قاسم) ساکن چورایت، دلی میں رہتے تھے - ابدالیوں کے ہنگامے میں بریلی بھاگ گئے اور وہیں اِنتقال کیا (قاسم) -

(۱۲۰۳) مست ـــ میاں علی رضا دہلوی (شورش) -

(۱۲۰۴) مست ـــ میر فضل علی، شاگرد میر امانی اسد، دلی میں مصحفی کے مشاعروں میں اپنے استاد کے ساتھ آیا کرتے تھے (ذکا) -

(۱۲۰۵) مست ـــ مست علی خاں، برادر اصالت خاں ثابت و شاگرد عشقی - عشقی نے جب تذکرہ لکھا تو یہ پورنیا میں تھے -

(۱۲۰۶) مست—لالا رتن لال حیدرآبادی، شاگرد فیض (بےخزاں) -

(۱۲۰۷) مستمند—یار علی خاں دہلوی ("یار علی بیگ عظیم‌آبادی" قاسم)، فدوی اور [فقیہ صاحب] دردمند کے شاگرد ہیں؛ پٹنے اور مرشدآباد میں رہتے ہیں (علی ابراہیم) - فقیہ کے شاگرد ہیں اور مرشدآباد میں رہتے ہیں (شورش) - معلوم نہیں اب کہاں ہیں (عشقی) -

(۱۲۰۸) مسرت—شنکر، ایک کائستھ، نصیر کے شاگرد (قاسم) -

(۱۲۰۹) مسرت—شیخ وزیر علی ابن قاسم [مصنف مجموعۂ نغز] شاگرد عشق، کچھ زمانہ ہوا حیدرآباد چلے گئے (گلشن بیخار) -

(۱۲۱۰) مسرور—مرزا اصغر علی بیگ، عرف مرزا سنگی بیگ دہلوی، شاگرد میر عزت اللہ عشق (ذکا) -

(۱۲۱۱) مسرور—نواب غلام حسین خاں (بیخزاں) -

(۱۲۱۲) مسرور—لالا گردھاری لال شاگرد فیض (بے خزاں) -

(۱۲۱۳) مسرور—شیخ پیر بخش، ساکن کاکوری متصل لکھنؤ، شاگرد مصحفی، سلیمان شکوہ کے ساتھ دلی آئے تھے (گلشن بےخار) - اِنھوں نے اپنا دیوان ترتیب دیا ہے - (سرور) -

(۱۲۱۴) مسرور—شرف‌الدین احمد، ابن غلام محی‌الدین عشق، میرٹھ کے رہنے والے ہیں - مبتلا بھی تخلص تھا (گلشن بے خار) - ۱۲۰۹ھ میں پیدا ہوئے؛ "خوش باش" مادۂ تاریخ ہے (طبقات سخن) -

(۱۲۱۵) مسکین—سید عبدالواحد خاں، ایک نوجوان ہیں - جب تک دلی میں رہے مومن سے اِصلاح لیتے رہے - آج کل اندور میں ہیں (گلشن بے خار) -

(۱۲۱۶) مسکین—مرزا کلو بیگ، مغل ہیں- حال میں اِنھوں نے

دنیا ترک کردی ہے - یہ وہ مسکین نہیں ہیں جو مرثیہ گو ہیں (قاسم)' اور جن کا نام میر عبداللہ ہے -

(۱۲۱۷) مسکین—لالہ تخت مل عظیم‌آبادی' کا کلام بہت ہے مگر پسند نہیں کیا جاتا (علی ابراہیم) -

(۱۲۱۸) مسلمان—لالا بختاور سنگھ مغل‌پورے کے ہیں جو پٹنے کا ایک محلہ ہے (شورش) -

(۱۲۱۹) مسمار—سید کرم علی' ساکن شاہ‌دھورہ [شاہ درا ؟] صوبۂ دھلی' قیس قادری کے بھتیجے (ذکا) - پٹنے ہو آئے ہیں (شورش) -

(۱۲۲۰) مسیح—مہان (''مرزا'' ''ذکا'') براتی' دلی کے کشمیری تھے اور نواب وجیہ‌الدولہ وجیہ‌الدین خاں وجیہ کے بھانجے ہیں؛ ذریعۂ معاش تجارت ہے - (قاسم) -

(۱۲۲۱) مسیح—مرزا مسیح‌اللہ بیگ' عرف مرزا حاجی' سپاہی تھے اور گردیزی حسینی کے شاگرد - انتقال کئے ہوئے کچھ عرصہ ہو گیا (قاسم و ذکا) - سرور نے اِن کا نام شیخ‌اللہ بیگ لکھا ہے -

(۱۲۲۲) مسیح—مسیح‌اللہ خاں' ایک نوجوان ہیں اور فارسی اور ریختہ کہتے ہیں (ذکا و قاسم) -

(۱۲۲۳) مسیح—نواب مسیح خاں لکھنوی (بے خزاں) -

(۱۲۲۴) مشتاق—عبداللہ خاں- بادشاہ نے اِن کو مشتاق علی خاں خطاب دیا تھا - یہ ابوالحسن خاں ''حسن'' کے بیٹے ہیں- اِن کے دادا سیف‌الدین خاں سیفی' یوسف زئی افغان اور بہادر شاہ کے معلم تھے - مشتاق کو پانسو کا منصب ہے اور ایک جاگیر - کھیا کی اور اُس وہم پرستی کی دھن میں ہے جسے جفر کہتے ہیں - الہ‌آباد میں شاہ محمد علیم حیرت سے اور دلی میں میر سے اِصلاح لیتے تھے (مصحفی) -

سوز کے شاگرد تھے (ذکا و قاسم)- بریلی کے باشندے تھے (طبقات سخن) - اِن کے اِنتقال کو سات برس ہوئے (سرور) -

(۱۲۲۵) مشتاق—بالا رام دھلوی (طبقات سخن) -

(۱۲۲۶) مشتاق—غلام علی (بے خزاں) -

(۱۲۲۷) مشتاق—مہر حسن، اب بوڑھے ہو چلے ہیں - فیض‌آباد میں رھتے ہیں (علی ابراھیم) -

(۱۲۲۸) مشتاق—حسین بخش، کوٹل کے ایک قوال ہیں؛ عوض علی خاں تلھا کے شاگرد - اب سردھلے میں بیگم سمرو کے ھاں نوکر ہیں (سرور) -

(۱۲۲۹) مشتاق—("مہر" ذکا) عنایت اللہ ساکن دھلی، سرھندی پیرزادے ہیں؛ علم سے زیادہ لگاو نہیں - مشاعروں میں برابر جایا کرتے ہیں - بوڑھے آدمی ہیں اور فیض‌آباد میں رھتے ہیں (عشقی) - سید جلال بخاری کی اولاد میں سے ہیں - بیس برس ہوئے رام‌پور چلے گئے (سرور) - اور وھیں اِنتقال کیا (قاسم و ذکا) - مصحفی نے جب تذکرہ لکھا تو نہ معلوم ہوسکا کہ یہ کہاں اور کس حال میں تھے -

(۱۲۳۰) مشتاق—محمدقلی خاں عظیم آبادی ابن ھاشم قلی خاں، نواب زین‌الدین احمد خاں ھیبت جنگ کے داروغہ ، ایک نوجوان ہیں، موسیقی میں ماھر (علی ابراھیم) - میاں محمد روشن کے شاگرد ہیں - ھندستان اور بنگال کے تمام شعرا کے دیوانوں کو اِکٹھا کر کے اُن کا ایک اِنتخاب بنایا ہے (شورش) - اِن کے بزرگ ھمدان کے ترکمان تھے - یہ محمد روشن جوشش کے شاگرد تھے؛ اِنتقال ہوچکا ہے اور "بود مشتاق لقاے حیدر" مادۂ تاریخ ہے - (یعنی ۱۲۱۶ھ - شائد بجاے "لقاے" کے "لقاء" پڑھنا صحیح ہو - ایسی صورت میں تاریخ وفات ۱۲۰۶ھ ہوگی) (عشقی) -

(۱۲۳۱) مشتاق—محمد واصل بدایونی (گلشن بیخار) - طبقاتِ سخن اور تذکرۂ سرور میں اِن کا تخلص محمد لکھا ہے -

(۱۲۳۲) مشتاق—مشتاق حسین، ساکن کوئل (بیخزاں) -

(۱۲۳۳) مشتاق—قربان‌علی بیگ دھلوی، شاگرد مرزا رستم بیگ شاکر (ذکا) -

(۱۲۳۴) مشتاق—حافظ تاج الدین میرٹھی، بنی اِسرائیل میں سے ہیں اور مولوی غلام احمد کے پوتے - چیچک سے بینائی جاتی رہی - جوانی میں میرے شاگرد تھے (طبقات سخن) - اب حیدرآباد میں درباری شاعر ہیں، ڈیڑھ سو مہینا پاتے ہیں -

(۱۲۳۵) مشتاق—شیخ ثناءاللہ ساکن فتحپور جو آگرے سے قریب ہے (ذکا) -

(۱۲۳۶) مشرقی—لالا سیل چند کائستھ - کچھ عرصہ ہوا دلی چھوڑکر داسنہ میں سکونت اِختیار کی - فارسی اور ریختہ کہتے تھے - (ذکا)

(۱۲۳۷) مشفق—مرزا احمد بیگ دھلوی، شاگرد مرزا اعظم علی (بیخزاں) -

(۱۲۳۸) مشکل—شیخ امین‌الدین (بیخزاں) -

(۱۲۳۹) مشہور—نام اور حال معلوم نہیں (سرور)- بریلی کے کائستھ ہیں (گلشن بیخار و بیخزاں) -

(۱۲۴۰) مشیر—عنایت حسین خاں، شاگرد اسیر (بیخزاں) -

(۱۲۴۱) مشیر—حافظ قطب‌الدین دھلوی، شاہ نصیر کے شاگرد کہے جاتے ہیں - ذکا اور شیفتہ نے اِن کو دیکھا ہے -

(۱۲۴۲) مصدر—میر ماشاءاللہ خاں، اِنشاءاللہ خاں کے والد؛

مصحفی نے جب تذکرہ لکھا تب تک غالباً زندہ تھے - پہلے نواب مہابت جنگ کے سواروں میں رسالدار تھے ' اب فیض آباد میں نواب وزیر کے ملازم ہیں (شورش)- کچھ عرصہ ہوا اِنتقال کیا (سرور) -

(۱۲۴۳) مصوب—شاہ غلام قطب الدین الہ آبادی ' ذی علم آدمی تھے - اور علی ابراہیم کے دوست ۱۱۸۶ھ میں حج کو گئے اور ۱۱۸۷ھ میں اِنتقال کیا؛ مکے میں دفن ہوئے (شورش) -

(۱۲۴۴) مضطر—شیخ (''مہر'' - ذکا) حسن علی لکھنوی' شاگرد ممنون (قاسم) -

(۱۲۴۵) مضطر—لالا کنور سین ابن دیوان دیبی پرشاد کائستھ ' کا خاندان دلی کا تھا مگر یہ لکھنؤ میں پیدا ہوئے - بچپن سے شاعری کی طرف مائل تھے مگر اپنی تصنیف چھپاتے تھے - آخرکار میرے شاگرد ہوئے - کلام ابھی بہت اچھا نہیں - اگر محنت کریں تو ترقی کرسکتے ہیں (مصحفی) - بارہ برس سے بلندشہر میں تحصیلدار ہیں (بیخزاں) -

(۱۲۴۶) مضطر—محمد اسداللہ خاں (بےخزاں) -

(۱۲۴۷) مضطر—مرزا سنگین ' شیفتہ کے دوست - —

(۱۲۴۸) مضطرب—لالا درگا پرشاد لکھنوی ' ابن دیوان بھوانی پرشاد کائستھ' جوان ہیں اور محمد عیسیٰ کے دوستوں میں ہیں (مصحفی) - محمد عیسیٰ تنہا کے شاگرد ہیں (سرور) -

(۱۲۴۹) مضطرب—میاں محمد حاجی' دلی کے کشمیری اور قاضی رحمت اللہ خاں کے تیسرے بیٹے ہیں - یہ ممنون کے شاگرد ہیں (قاسم) - شعر کہنا چھوڑ دیا ہے (گلشن بے خار) -

(۱۲۵۰) مضمون—شیخ ('' میاں '' - مصحفی) شرف الدین '

گنجِ شکر کی اولاد سے تھے - گوالیار کے قریب پیدا ہوئے تھے (میر کے خیال میں آگرے کے قریب جاجھو میں پیدا ہوئے تھے) چالیس سال کی عمر کے بعد ایک مسجد میں ' جس کا نام زینت‌المساجد ہے' سکونت اختیار کرلی تھی اور صوفیانہ بسر کرتے تھے - قائم اِن کے پاس وہاں دو یا تین بار حاضر ہوئے تھے - ۱۱۵۸ھ کے قریب اِنتقال کیا - مظہر اور آرزو کے شاگرد تھے - چونکہ اِن کے دانت گر گئے تھے' خان آرزو اِن کو "شاعرِ بیدانہ" کہا کرتے تھے (میر و قائم و گردیزی و علی ابراہیم) - میر کہتے ہیں کہ زینت‌المساجد آگرے میں ہے* - یہ غلط ہے - یہ مسجد دریا گنج' دلی' میں ہے -

(۱۲۵۱) مظفر—مرزا (شاہزادہ) خسرو شکوہ عرف مرزا آغا خاں' ابنِ سلیمان شکوہ (ذکا)- سرور نے اِن کا تخلص مضطر لکھا ہے -

(۱۲۵۲) مظفر—میر مکھو خاں (" سید مظفر علی خاں " - ذکا و گلشنِ بےخار) دہلوی ' ابنِ سید قلندر علی خاں بہادر' نوجوان ہیں اور ممنون کے شاگرد (قاسم و ذکا) - دیکھو " مکھو " -

(۱۲۵۳) مظلوم—سید اِمام‌الدین خاں' ابنِ سید معین‌الدین خاں ' محمد شاہ کے باڈی گارڈ کے سواروں کے سردار ["سر چوکی رسالۂ والا شاہی"] تھے - کہتے ہیں اِنھوں نے ریختہ کے معاصر شعرا کا تذکرہ لکھا تھا (عشقی) - †

(۱۲۵۴) مظہر—مرزا جانِ جاناں' اکبرآبادی - اِن کے والد' مرزا جان' بیٹے کو پیار سے "جانِ جاں" کہتے تھے - یہ بیان شورش کا ہے؛

---

* میر یہ نہیں کہتے- اشپرنگر کو سہو ہوا - (دیکھو نکات‌الشعرا ' ص ۱۶) -

† دیکھو تذکرۂ میر حسن ' ص ۱۶۹ - علی ابراہیم نے اِن کا تخلص ظاہرا سہواً " مضمون " لکھ دیا - اشپرنگر نے " مضمون " اور " مظلوم " دونوں کے تحت ایک ہی شخص کا حال لکھ دیا -

مگر غلط معلوم ہوتا ہے، ان کا نام بلا شبہہ جان جاناں ہے۔* ان کے بزرگ بخارا کے تھے۔ اب ان کی عمر ساٹھ برس سے زائد ہے۔ بہت ذی علم اور بڑے صوفی ہیں۔ شاعری کی طرف زیادہ توجہ نہیں، پھر بھی فارسی اور ریختہ دونوں میں ان کا کلام نہایت بلندپایہ ہے (گردیزی و قائم)۔ میر نے ان کا فارسی دیوان دیکھا تھا۔ دلی میں رہتے ہیں اور انعام اللہ یقین، درد مند، تاباں اور منشی بساون لال بیدار، ان کے شاگردوں میں سے ہیں۔ تعزیوں کے خلاف کچھ کہا تھا؛ اس پر ایک شیعہ نے انہیں ١١٩٣ھ میں ہلاک کیا ("١١٩٢ھ میں؛ وفات کی تاریخ: عاش حمیداً مات شہیداً" -† گلشن بے خار)۔ وفات کے وقت ان کی عمر سو برس کے قریب تھی (علی ابراہیم و گلشن ہند)۔ بیس ہزار شعر میں سے صرف ایک ہزار چھانٹ کر فارسی دیوان ترتیب دیا (قاسم)۔ ایک بیاض جمع کی اور "خریطۂ جواہر" نام رکھا؛ اس انتخاب سے ان کے مذاق سخن کی خوبی کا اندازہ ہوتا ہے۔ سرور کہتے ہیں کہ مظہر دلی میں جامع مسجد کے قریب، کوچۂ امام میں، رہتے تھے اور اس بیان کی تصدیق کرتے ہیں کہ مظہر ١١٩٢ھ میں مارے گئے۔

(١٢٥٥) مظہر—منجھو خاں، ابن حکیم عسکری خاں، برادر حکیم بو علی خاں (سرور)۔ قائم کے تذکرہ لکھنے کے وقت انتقال کرچکے تھے۔

(١٢٥٦) مظہری—محبوب علی کوتانوی، شاگرد برکت ("برکت اللہ

---

* اشپرنگر کا یہ خیال درست نہیں۔ شورش سے بہت پہلے میر نے یہی لکھا تھا اور میر ہی کا قول شورش نے نقل کیا، اور اس قول کی صحت میں شبہہ نہیں کیا جا سکتا۔ خود مرزا مظہر نے بھی اپنا نام "جان جاں" بتایا ہے (دیکھو سرو آزاد، ص ٢٣٢)۔ البتہ عام طور پر ان کا نام "جان جاناں" مشہور ہو گیا تھا۔

† اس مادے سے تو ١١٩٥ نکلتے ہیں، مگر بعضوں کے نزدیک مادۂ تاریخ میں ایک برس کی کمی بیشی جائز ہے۔ علی ابراہیم اسی زمانے کے آدمی ہیں اور تاریخوں کے معاملے میں خاص کر محتاط ہیں۔ جب وہ ان کی وفات ١١٩٣ھ میں بتاتے ہیں، تو سرور اور شیفتہ کی بتائی ہوئی تاریخ (١١٩٢ھ) کو صحیح ماننا درست نہ ہوگا۔

خاں کے بھائی" - سرور)، عبداللہ خاں اوج کے اُستاد (ذکا) -

(۱۲۵۷) معروف—مولوی اِحسان اللہ، شیخ ہیں اور بنگال میں رہتے ہیں - فارسی شعر اچھا کہتے ہیں -

(۱۲۵۸) معروف—اِلٰہی بخش خاں دہلوی، ابن عارف جان ("خان"-* مصحفی) جو ذوالفقار الدولہ نجف خاں کے زمانے میں ایک بڑے امیر تھے - معروف نوجوان ہیں اور حال میں لکھنؤ ہو آئے ہیں- نصیر کے شاگرد ہیں (مصحفی)- صوفی مشرب اور فخرالدین کے مرید ہیں- ایک دیوان کہا ہے (ذکا و قاسم) - اچھے سپاہی ہیں (سرور) - نواب احمد بخش خاں کے بھائی تھے اور ۱۲۴۲ھ میں اِنتقال کیا - دو دیوان چھوڑے (گلشن بے خار) -

(۱۲۵۹) معزز--نام اور حال معلوم نہیں (بےخزاں) -

(۱۲۶۰) معظم—مولوی محمد معظم مرادآبادی، فارسی اور ریختہ میں شعر اچھا کہتے ہیں (ذکا) -

(۱۲۶۱) معقول—اِن کا حال معلوم نہیں (گلشن بے خار) -

(۱۲۶۲) معنی—محمد امین، کوئل میں اِنتقال کیا (گلشن بے خار) -

(۱۲۶۳) معین—شیخ معین الدین ("خاں"- گلشن بے خار) بدایونی، شاگرد سودا ، اب (۱۱۹۹ھ) لکھنؤ میں ہیں (علی ابراهیم و عشقی)- ذکا اور قاسم نے اِن کو غلام معین الدین خاں ساکن اِلہ‌آباد یا دلی لکھا ہے - ذکا کا خیال ہے کہ یہ سودا کے شاگرد ہیں اور پٹنے میں رہتے ہیں - قاسم کے تذکرہ لکھنے سے پہلے اِنتقال کرچکے تھے -

(۱۲۶۴) مغل—مرزا مغل علی، دلی کے کشمیری اور خواجہ ہیبتا

---

* مگر صحیح "جان" ہی ہے - "خان" کتابت کی غلطی ہے -

(اصغری - ذکا) کے بھتیجے ھیں - یہ سوداگر تھے (قاسم)- سرور اِن کو مغل علی ولد محمد عسکری لکھتے ھیں -

(۱۲۶۵) مغموم—مرزا اِسحاق بیگ دھلوی' دربار میں ایک عہدے پر مامور ھیں (ذکا) -

(۱۲۶۶) مغموم—میر مشیّت علی (''مسمت علی''- ذکا)' شاگرد عزت‌الله عشق (گلشن بے خار) -

(۱۲۶۷) مغموم—رام جس لکھنوی' مسٹر جونس (Jones) کے ملازم ھیں - علی ابراھیم سے ۱۱۹۹ھ میں بنارس میں ملے تھے -

(۱۲۶۸) مفتون—شیخ عبدالرحیم' عربی‌النسل لکھنوی مولد' نظام‌الدین ممنون کے شاگرد ھیں (قاسم) -

(۱۲۶۹) مفتون—میاں علی بخش پٹنوی' فارسی کے شاعر تھے (شورش) -

(۱۲۷۰) مفتون—میاں بدرالدین' پنجابی' دھلوی مولد' کپڑے کی دکان رکھتے ھیں - فارسی اور ریختہ کہتے ھیں اور میر فرزند علی موزوں سے اِصلاح لیتے ھیں (قاسم) -

(۱۲۷۱) مفتون—مرزا (شاھزادہ) کریم بخش' دلی کے شاھی خاندان سے ھیں (گلشن بے خار) -

(۱۲۷۲) مفتون—کاظم علی اِلہ‌آبادی (علی ابراھیم و عشقی) -

(۱۲۷۳) مفتون—موتی رام' کشمیری پنڈت' ملت اور ممنون کے شاگرد (ذکا) - فارسی میں کچھ اور تخلص کرتے ھیں (سرور) -

(۱۲۷۴) مفلس—محب علی' رام‌پور میں عطر بیچتے تھے (گلشن بے خار) -

(۱۲۸۵) مقبول—میاں مقبول نبی ولد یقین - یہ فرخ‌آباد میں

رهتے هیں (شورش) - اِن کا خطاب مظہر الدین خاں هے- اِنھوں نے تقریباً تین سو پرانے اور نئے شعرا کے ساتھ هزار اشعار جمع کیے، مگر گھر میں آگ لگی اور یہ مجموعہ جل گیا (قاسم)- فراق کے شاگرد تھے (گلشن بے خار) - ذکا کے دوست تھے -

(۱۲۷۶) مقبول—شاگرد نصیر، ۱۲۴۷ھ میں دلی آئے نوخیز شاعر هیں (ذکا) -

(۱۲۷۷) مقتول—میرزا اِبراهیم بیگ دهلوی، ابن مرزا محمد علی، اصفهانی‌الاصل، شاگرد مصحفی، نثر اچھی لکھتے هیں - عمر تیس برس سے زائد هے ([قاسم و] مصحفی) -

(۱۲۷۸) مقصود—محمد مقصود لکھنئو میں ایک سقّا هے- بازاری شاعر هے - کسبیوں کے لڑکے اِس کے شاگرد هو گئے هیں اور میلوں خاص کر هولی کے دنوں میں اِس کے اشعار گاتے پھرتے هیں (مصحفی و قاسم) -

(۱۲۷۹) مقیم—(شورش) -

(۱۲۸۰) مکارم—مرزا مکارم دهلوی، دلی کے ملصب‌دار تھے، پر برے دن آگئے تھے، نوبت یہاں تک پہنچی کہ اپنا کلام ٹکے غزل کے بھاو بیچ بیچ کے زندگی کے دن کاٹتے تھے (ذکا و سرور) -

(۱۲۸۱) مکند سنگھ، برهمن دهلوی، نوخیز شاعر هیں (ذکا) -

(۱۲۸۲) مکّھو—فرخ‌آبادی کا خاندان دلی کا تھا - یہ خوش نویس هیں - ذکا اور قاسم اِن کا تخلص نہیں جانتے -

(۱۲۸۳) ملال—مرزا محمد زماں (ذکا)- سرور نے اِس تخلص کے دو اور شاعروں کا ذکر کیا هے جن میں سے ایک درویش اور مظہر کے شاگرد تھے-

(۱۲۸۴) ملول—دیکھو : ''اِلهام''-

(۱۲۸۵) ممتاز—حافظ فضل علی (قائم) - سودا کے شاگرد تھے -

مخزن‌الاسرار کے وزن پر چھری کی تعریف میں ایک مثنوی لکھی
(علی ابراهیم) - اب دکن میں ہیں (عشقی) -

(۱۲۸۶) ممتاز—مولوی شیخ احسان اللہ' زیادہ تر فارسی کہتے
ہیں (ذکا) - اناّم (اناؤ) کے رہنے والے ہیں جو کان پور سے ۸ میل ہے- اِس
زمانے کے بہترین شعرا میں سے ہیں (طبقات سخن) -

(۱۲۸۷) ممتاز— مولوی حافظ نور احمد' میر عزت اللہ عشق کے دادا
اور ایک نہایت ذی علم شخص تھے - ہر سال ربیع‌الثانی کی گیارھویں
تاریخ شیخ عبدالقادر جیلانی کی منقبت میں اشعار پڑھتے تھے - ریختہ
اور فارسی دونوں میں شعر کہتے تھے - اِن کے اِنتقال کو ۳۳ برس
ہوئے (قاسم) -

(۱۲۸۸) مملو—ایشوری پرشاد کائستھ لکھنوی' شاگرد قتیل'
۱۲۲۱ھ میں دلی میں تھے (ذکا) -

(۱۲۸۹) ممنون—میر امانت علی پٹنوی' کچھ زمانہ دلی میں
تحصیل علم کرتے رہے' موزوں کے شاگرد تھے - اب نہیں معلوم کہاں
ہیں (قاسم) -

(۱۲۹۰) ممنون—میر نظام الدین' ابن منت' زندہ ہیں اور اِن
کے بہت سے شاگرد ہیں (مصحفی)- لکھنئو میں رہتے ہیں (عشقی) -
بادشاہ سے فخرالشعرا خطاب ملا- حال میں بادشاہ کی نوکری چھوڑ دی ہے
(قاسم) - اِن کا وطن پانی‌پت تھا لیکن دلی میں پیدا ہوئے تھے اور
بہت دنوں لکھنئو میں رہے - کچھ عرصہ ہوا یہ اجمیر چلے گئے - ایک
دیوان کہا ہے (گلشن بے خار) -

(۱۲۹۱) منت—میر قمرالدین (''دهلوی''- علی ابراهیم و عشقی
گلشن هند)' سونی پتی [مولداً]' ہونہار نوجوان اور علی ابراهیم کے

شاگرد ھیں - ماں کی طرف سے سید جلال بخاری ابن سید محمد یزدی کی آل سے ھیں' جن کا حال تذکرۂ کاشی میں ھے - میر نورالدین نوید اور میر شمس‌الدین فقیر کے شاگرد ھیں اور فخرالدین کے مرید - فارسی کے پرگو شاعر ھیں؛ متعدد مثنویاں کہی ھیں - اب ' ۱۱۹۶ھ میں' مسٹر جونس مخاطب بہ ممتازالدولہ کے نوکر ھیں (علی ابراھیم و گلشن ھند) - فارسی میں تقریباً ایک لاکھ شعر کہا ھے - گلستاں کی طرز پر شکرستاں لکھی ھے - ۱۱۹۱ھ میں دلی سے لکھنؤ گئے - مسٹر جونس اِنھیں کلکتے لے گئے اور مسٹر ھیسٹنگس گورنر جنرل سے تعارف کرایا - ۱۲۰۷ھ میں کلکتے میں اِنتقال کیا (گلشن ھند) - ایک خمسہ لکھا (عشقی) اور سحرحلال کے رنگ میں ایک مثنوی - دکن گئے اور نظام کی مدح میں قصیدہ لکھنے پر پانچ ھزار روپیہ اِنعام پایا (قاسم) - ۱۲۰۸ھ میں کلکتے میں اِنتقال کیا' جب اِن کی عمر ۳۹ کی تھی - ڈیڑھ لاکھ فارسی شعر کہا - خود ھی ''چمنستان'' میں یہ تفصیل بتائی ھے:

دریں عمر دہ مثنوی گفتہ ام — بہ آئین و طرز نوی گفتہ ام

چو اشعار من در عدد می رسد — شمار قصائد بصد می رسد

بود شعر من در غزل سی ھزار — ز پانصد رباعی گرفتم شمار

(گلشن بے خار)-

(۱۲۹۲) منتظر—خواجہ عبداللہ خاں دھلوی' محمدی خاں مرحوم کے بھتیجے' طبیب تھے- سکتے کے عارضے میں اِنتقال کیا (شورش) -

(۱۲۹۳) منتظر—اسداللہ' اصل میں علی‌گڑھ کے ھیں (بے خزاں) -

(۱۲۹۴) منتظر—شیخ اِمام‌الدین ساکن آگرہ (ذکا و گلشن بےخار) -

(۱۲۹۵) منتظر—خواجہ بخش‌اللہ الہ‌آبادی' ۱۱۹۰ھ میں یتیم آئے مگر پھر اپنے وطن چلے گئے (علی ابراہیم) - بیتاب کے شاگرد ہیں' اب مرشدآباد میں رہتے ہیں (شورش) - ایک انگریز کے نوکر ہو کر اُس کے ساتھ شمال مغرب کی طرف جا رہے تھے' راستے میں اِنتقال کیا (عشقی)-

(۱۲۹۶) منتظر—میاں نورالاسلام لکھنوی' ابن شاہ فیض علی عرف پیر غلام (''میر سلام''- طبقات سخن)' نوجوان ہیں اور درویشوں کے خاندان سے - عربی [صرف و نحو] پڑھی ہے- بارہ سال کی عمر سے شاعری کرتے ہیں' مصحفی کے شاگرد ہیں - [عمر ۲۵ برس ہو گی] (مصحفی)- اِن کی عمر بیس سال کی ہو گی (طبقات سخن) -

(۱۲۹۷) منجھو خاں—دیکھو ''مظہر'' -

(۱۲۹۸) منشی—عجائب رام مرشدآبادی' شاگرد قدرت (عشقی) -

(۱۲۹۹) منشی—غلام احمد قادری' ساکن داوری (نارنول)' شاگرد مظہر - پہلے واقف تخلص تھا - ریختہ اور فارسی کہتے ہیں' نثر بھی اچھی لکھتے ہیں (علی ابراہیم و عشقی) -

(۱۳۰۰) منشی—میر محمد حسین دہلوی' ابن میر ابوالحسن عرف میر کلن خوش نویس - اِن کے بزرگ اِیرانی تھے - یہ اچھے نثار ہیں اور سلیمان شکوہ کے منشی ہیں - عمر تخمیناً ۲۷ برس (مصحفی و قاسم) -

(۱۳۰۱) منشی—مول چند کائستھ' شاگرد نصیر - بادشاہ کے حکم سے ایک قصہ نظم کیا (قاسم)- دلی میں شاہ نامے کو ریختہ میں نظم کیا (گلشن بے خار) - ریختہ میں ایک دیوان کہا (ذکا) - ۱۸۳۲ع کے قریب اِنتقال کیا -

(۱۳۰۲) منصف—منصف علی خاں پٹھلوی، افغانی النسل، شاگرد نظام خاں معجز، ذی علم تھے مگر [مہوسی اور جلوں کو تابع کرنے کا] خبط تھا (قاسم) - فارسی کا اچھا علم تھا کچھ عرصہ ہوا دلی میں اِنتقال کیا (گلشن بےخار) -

(۱۳۰۳) منصف—شیخ فتح علی غازی‌پوری، معشوق علی کے والد تھے اور نواب عالی جاہ کے میر عمارت تھے (شورش) -

(۱۳۰۴) منعم—قائم کے بھائی، مشہور شاعروں میں نہیں (علی ابراہیم) -

(۱۳۰۵) منعم—قاضی محمد منعم خاں، ساکن تھانہ ضلع سہارن‌پور - ایک دیوان فارسی کا اور ایک ریختہ کا چھوڑا (ذکا) - اِن کے اِنتقال کو تھوڑے دن ہوئے (سرور) -

(۱۳۰۶) منعم—موہن لال کائستھ، شاگرد نصیر (قاسم) - متقدمین کی طرز پر ایک فارسی مثنوی کہی ہے - ہوشیار اِنشا پرداز ہیں (ذکا) -

(۱۳۰۷) منعم—قاضی نورالحق، بریلی کے قاضی تھے - فارسی کے اچھے شاعر ہیں اور تین لاکھ سے زیادہ شعر کہا ہے - اِن کی تصانیف سے ایک تفسیرِ قرآن، نظم میں، اور عربی اور فارسی قصیدے ہیں اور کئی مثنویاں اور فارسی غزل کے تین دیوان- ۱۲۰۰ھ(؟) میں دلی میں تھے (ذکا) -

(۱۳۰۸) منعم—سید راحت علی فرخ‌آبادی، (ذکا) -

(۱۳۰۹) منعم—مولوی سرّاللہ کو سبحانی، ایک طوائف، سے عشق تھا، جس کا نام بھی اِنھوں نے اپنے شعر میں اکثر لیا ہے، منعم تو مر چکے ہیں لیکن سبحانی زندہ ہے؛ اِن کے دیوان کو حرز جاں کر کے رکھا ہے اور اُسے پڑھ پڑھ کر رویا کرتی ہے - رنگین اور مظہر کے شاگرد تھے

(قاسم) - محمد یار بیگ سائل کا بھی تخلص پہلے مذعم تھا (قاسم) -

(۱۳۱۰) ملور — میر ملور علی، ذہین آدمی ہیں (قاسم) -

(۱۳۱۱) ملہر — میر آفتاب علی، صیقل گری کرتے ہیں مگر اچھے خاندان سے ہیں۔ حاتم کے شاگرد ہیں (قاسم و ذکا) -

(۱۳۱۲) ملہر — خواجہ آفتاب خاں دہلوی، شاگرد سعادت یارخاں رنگین (قاسم و ذکا و گلشن بےخار) -

(۱۳۱۳) ملہر — سید ملہرالدین، جالیسر کے پیر زادے تھے (بےخزاں)-

(۱۳۱۴) ملہر — اسمعیل حسین شکوہ‌آبادی، کئی برس سے لکھنؤ میں ہیں (بے خزاں) -

(۱۳۱۵) ملہر — میر نظام الدین، ابن شاہ شہر علی* ("بہر علی"- ذکا)، فہمیدہ نوجوان ہیں (قاسم) -

(۱۳۱۶) موتی لال — کائستھ، ھاپوڑی، وہیں ایک عہدے پر مامور ہیں (ذکا) -

(۱۳۱۷) موج — خدا بخش آگرے کا مشہور گویّا، مدتوں دلی میں رہا، کئی برس ہوئے لکھنؤ میں اِنتقال کیا (گلشن بے خار) - مرثیہ کہنے میں مشہور ہے (سرور) - ["آگرےمیں اِنتقال ہوا"- بے خزاں] -

(۱۳۱۸) موجد — مولوی سراج‌الدین علی خاں، بڑے ذی علم اور عابد ہیں - بہت زمانے سے کلکتے میں مفتی ہیں (عشقی) -

(۱۳۱۹) موزون — رائے چندر سنگھ دہلی کے کائستھ ہیں - اپنے کو مادھو رام کا پوتا بتاتے ہیں - بھاکھا بھی کہتے ہیں (قاسم و ذکا) -

(۱۳۲۰) موزون — میر فرزندعلی سامانوی، ("دکنی"- عشقی)، فارسی اور ریختہ کے پرگو شاعر ہیں لیکن مزاج میں نمائش

---

* مگر قاسم نے "پیر علی" لکھا ہے -

زیادہ ہے ۔ فارسی کی کئی مثنویاں لکھی ہیں اور اپنے کو فقیر کا شاگرد بتاتے ہیں (مصحفی) - لکھنؤ میں رہتے ہیں اور ان کے بہت سے شاگرد ہیں (قاسم و ذکا) - میر شمس الدین فقیر کے شاگرد تھے - ۱۲۲۹ھ میں لکھنؤ میں انتقال کیا (سرور)-

(۱۳۲۱) موزوں — لالا نہال چند - راے رام رتن کے ہاں محرر تھے (ذکا) -

(۱۳۲۲) موزوں — خواجم قلی خاں ذوالفقارالدولہ' دکنی شاعر ہیں (گردیزی) - برهان پور کے صوبہ دار تھے اور هفت هزاری کے عہدے پر ممتاز تھے (شورش) - ذکا کے قول کے مطابق یہ صوبہ دار کے بھائی تھے- سرور نے اِن کا نام رحیم قلی خاں لکھا ہے -

(۱۳۲۳) موزوں — مرزا قادر بخش (بے خواں) -

(۱۳۲۴) موزوں — میر رحم علی دکنی' عربی اور فارسی کے بڑے مستعد تھے اور گردیزی کے دوست - ۱۱۶۵ھ میں زندہ تھے -

(۱۳۲۵) موزوں — مہاراجا رام نرائن پٹنوی' پٹنے کے گورنر اور حزین کے شاگرد تھے - زیادہ تر فارسی کہتے تھے- نثر پُر تکلف لکھتے تھے - ایک اِلزام میں مجرم قرار پائے اور نواب میر محمد قاسم خاں کے حکم سے گنگا میں غرق کیے گئے (علی ابراهیم) - ایک بلیسے کے لڑکے کا بھی یہی تخلص تھا جو مرهٹوں کے سردار مہاجی [''سهاجی''؟] سندھیا کی مدح میں شعر پڑھا کرتا تھا (قاسم) -

(۱۳۲۶) موسوی — اِن کا تخلص معز اور فطرت بھی تھا - قائم نے اِن کا صرف ایک ریختہ کا شعر نقل کیا ہے (قائم) -

(۱۳۲۷) مومن — حکیم محمد مومن خاں' اب دلی میں بہترین شاعر اور اچھے طبیب ہیں - فارسی اور ریختہ کہتے ہیں - ایک دیوان

اور کئی مثنویاں کہی ہیں (گلشن بے خار) - اپنے مکان کی چھت پر سے گر کر مرے (۱۸۵۲ع) -

(۱۳۲۸) مونس—حکیم سعادت علی بنارسی، ظریف ہیں اور اچھے طبیب - شیفتہ سے بلند شہر میں ملے تھے -

(۱۳۲۹) مہاراج—راجا ہلاس رائے (''نہلاس'' یا ''بہلاس''- قاسم) کائستھ، بریلی میں حافظ رحمت خاں کے دیوان تھے- ریختہ کا ایک دیوان چھوڑا (قاسم و ذکا) -

(۱۳۳۰) مہجور—محمد صدرالدین، دلی کے کشمیری، شاگرد ممنون (قاسم و ذکا) -

(۱۳۳۱) مہدی—مرزا مہدی، حال معلوم نہیں (عشقی) -

(۱۳۳۲) مہر—مرزا حاتم علی فرخ‌آبادی، آگرے میں رہتے ہیں - صاحب بے خزاں کے دوست ہیں -

(۱۳۳۳) مہر—نواب منصور خاں، ابن نواب محبت خاں(بےخزاں)-

(۱۳۳۴) مہر—منشی مہر چند کھتری، صوبۂ لاھور کے باشندے ہیں، ایک مدت فرخ‌آباد میں رہے- ایک اُردو دیوان جمع کیا- فارسی میں ذرہ تخلص کرتے تھے (شورش و عشقی) - ذکا کے قول کے مطابق یہ مہدی‌آباد (گجرات) کے تھے -

(۱۳۳۵) مہر—رجب بیگ، برادر محمد بیگ زور (ذکا و گلشن بے خار) -

(۱۳۳۶) مہربان خاں—(دیکھو : ''رند'') -

(۱۳۳۷) مہلت—مرزا علی، شاگرد جرأت - کچھ عرصہ ہوا اِن سے علی‌نقی محشر سے جھگڑا ہوا - دونوں لکھنؤ میں گومتی کے بائیں کنارے پر مجادلہ کر کے تصفیہ کرنے پر راضی ہوئے- مہلت کے زخم کاری

لکا' اُسی سے مرے (مصحفی) -

(۱۳۳۸) مہمان—نام معلوم نہیں (ذکا) -

(۱۳۳۹) مہر—مہرعلی سہارنپوری' فارسی اور ریختہ کہتے تھے (ذکا)-

(۱۳۴۰) مہر—محمد مہر' یہ اچھے شاعر ہیں - بعد کو سوز تخلص کرنے لگے (مہر و قائم و گردیزی) -*

(۱۳۴۱) مہر میدان—مخاطب بہ سید نوازش خاں' دکنی سید تھے (شورش و گردیزی) - گردیزی کے ایک نسخے میں اور تذکرۂ مہر میں اِن کا نام مہر میدان لکھا ہے مگر گردیزی کے بہترین نسخے میں "مہر مرزا" ہے - اِن کا تخلص بھید تھا - دیکھو : "بھید"-

(۱۳۴۲) میرن—میرجہاں' بڑے پائے کے صوفی تھے - فارسی اور ریختہ کلام صوفیانہ ہے (قاسم) -

(۱۳۴۳) میرن—میر عسکری دہلوی' شاگرد فراق' نجیب و شریف ہیں (قاسم)- سرور نے میر "عسکری علی" لکھا ہے -

(۱۳۴۴) میرن—میاں میرن سبزواری' دلی میں رہتے تھے- زیادہ تر منقبت کہتے تھے - چاند کی ہر اکیسویں کو پانچ منقبت تیار کرلیا کرتے - دلی میں کسی شوریدہ نے مجروح کیا ؛ لکھنٔو چلے گئے جہاں ایک مکان کی چھت سے گرکر مرگئے (شورش) - [کلام میں غلط و صحیح اور رطب و یابس بہت ہوتا تھا - (قاسم)] -

---

* تعجب ہے کہ اشپرنگر نے میر تقی میر کو یہاں شامل نہیں کیا -

ن

(۱۳۴۵) ناجی — ("میر"۔ قاسم) محمد شاکر دہلوی' سپاہی پیشہ' قائم کے بھائی منعم کے دوست تھے۔ فارسی کے ایک اچھے شاعر تھے۔ قائم نے اپنے لڑکپن میں اِنھیں دیکھا تھا۔ ناجی نے ۱۱۶۸ھ میں جوانی میں اِنتقال کیا۔ ایک دیوان چھوڑا جو ایہام سے پُر ہے' مگر اُس زمانے کی زبان بھی تھی۔ مزاحی شاعری میں ناجی ممتاز تھے (میر و گلشن ہند)۔

(۱۳۴۶) نادر — دق کی بیماری میں فیروز شاہ کے کوٹلے (دلی) میں ۱۱۹۶ھ میں انتقال کیا (قائم)۔ شورش نے اِن کو "شیخ نظام الدین علی دہلوی" لکھا ہے۔

(۱۳۴۷) نادر — لالا گنگا سنگھ ("گنگا پرشاد"۔ بےخزاں) لکھنوی' شاگرد میر حسن (مصحفی)۔

(۱۳۴۸) — شیخ غلام رسول گوالیاری (ذکا)۔

(۱۳۴۹) نادر — کلب حسین خاں' ڈپٹی کلکٹر اِٹاوہ (بے خزاں)۔

(۱۳۵۰) نادر — میر محمد علی ("محمد عارف"۔ بے خزاں؛ "میر محمد عارف علی"۔ گلشن بےخار)' دلی کے کشمیری' عرف میر جاگن' کبھی کبھی ریختہ کہتے ہیں (قاسم)۔

(۱۳۵۱) نادم — دہلوی' شاگرد تسکین (بےخزاں)۔

(۱۳۵۲) نازک — زینت' ایک بازاری عورت (گلشن بےخار)۔

(۱۳۵۳) ناسخ — شیخ امام بخش' لکھنؤ کے بہترین شعرا میں سے ہیں (ذکا و گلشن بے خار)۔

(۱۳۵۴) ناصر — ناصر علی عظیم آبادی (بہلی نرائن)۔

(۱۳۵۵) ناصر—نواب ناصر جنگ' ابن مظفر جنگ بلگش- ۱۳۲۸ھ میں انتقال کیا (گلشن بے خار) -

(۱۳۵۶) ناظر—لکھنوی' اپنے کو سودا کا شاگرد کہتے ہیں (ذکا و گلشن بےخار) -

(۱۳۵۷) ناظم لکھنوی—(گلشن بے خار) -

(۱۳۵۸) نالاں—شیخ عبدالقادر فتح آبادی' شیخ عبدالحق محدث کی اولاد سے تھے (ذکا) - [فرخ آباد میں اِنتقال کیا (قاسم)] -

(۱۳۵۹) نالاں—میر احمد علی دھلوی' اپنے کو سودا کا شاگرد کہتے ہیں - علی ابراھیم نے اِنھیں مرشدآباد میں دیکھا اور بے اِستعداد پایا؛ مگر عشقی کے نزدیک اچھے تعلیم یافتہ تھے -

(۱۳۶۰) نالاں—میاں (''مرزا'' - قاسم) محمد عسکری دھلوی' نسلاً مغل تھے - دلی کے مشاعروں میں آیا کرتے تھے - دلی میں سب سے پہلے یہی میرے شاگرد ہوئے - میر حسن نے اِنھیں حاتم کا شاگرد لکھا ہے؛ یہ غلط ہے- مدت سے مفقود الاحوال ہیں (مصحفی)- علی ابراھیم اور عشقی نے اِن کو ''محمد عسکر علی خاں'' لکھا ہے اور حاتم کا شاگرد بتاتے ہیں جس کی تردید مصحفی کرتے ہیں - یہ یکرنگ اور مصحفی کے شاگرد تھے (ذکا) - دو سال ہوئے نوے برس کی عمر پاکر انتقال کیا (گلشن بےخار)-

(۱۳۶۱) نالاں—میر وارث علی متوطن قصبۂ بہار' ابن میر ارزانی' اب تک (۱۱۹۵ھ) پٹنے میں رہتے ہیں - فغاں کے شاگرد ہیں (علی ابراھیم)- میاں محمد وارث ساکن پٹنہ ولد سید واسطی- ہر جمعے کو پٹنے میں مشاعرہ ہوتا تھا؛ اُس میں یہ آیا کرتے تھے - معلوم ہوتا ہے شورش نے جب تذکرہ لکھا تو یہ پٹنے میں تھے - اِن کے دیوان میں تقریباً تیرہ سو شعر ہے (عشقی) -

(۱۳۶۲) نامی — شیخ نظام‌الدین فرخ‌آبادی' کچھ عرصے سے اِٹاوے میں رہتے ہیں (عشقی) -

(۱۳۶۳) نامی — میر حسام‌الدین حیدر خاں مبارزالدولہ موسوی' ابن مرزا محمد غیاث (''مرزا غیاث‌الدین محمد خاں''-ذکا)' جو نجفی‌الاصل اور اچھے اِنشا پرداز تھے - خلیق کے شاگرد تھے (ذکا) - شعر کا ذوق رکھتے ہیں مگر خود شعر کہنا چھوڑ دیا ہے (گلشن بے خار) - شجاع‌الدولہ کے رشتہ دار ہیں - کچھ زمانہ فیض‌آباد میں رہے لیکن اب پھر دلی میں ہیں - (سرور) -

(۱۳۶۴) نامی — لالہ متھن لال کائستھ' دہلوی' پہلے انشاءاللہ خاں کے شاگرد تھے' اُن کے لکھنئو چلے جانے کے بعد نصیر کے شاگرد ہوئے- فارسی اور ریختہ کہتے ہیں (قاسم) -

(۱۳۶۵) نامی — مرزا رجب علی بیگ- یہ امیرالدولہ حیدر بیگ خاں کے قریبی رشتہ‌دار اور آصف‌الدولہ کے بڑے عہدہ‌دار ہیں (ذکا و قاسم)-

(۱۳۶۶) نثار — میر عبدالرسول اکبرآبادی' کے بزرگ فرخ سیر کے زمانے میں منصب دار تھے اور یہ میر محمد تقی کے خاص دوستوں میں تھے - پہلے دلی میں فوج میں ملازم تھے' پھر امروہے چلے گئے تھے' (قائم و گردیزی و علی ابراهیم)- وہیں مصحفی سے ملے' اُس وقت ۶۰ برس کے تھے مگر نہیں معلوم کہ اب (۱۲۰۹ھ) زندہ ہیں یا نہیں (مصحفی)- اِن کا خاندان آگرے کا تھا؛ یہ دلی میں پیدا ہوئے (قاسم) -

(۱۳۶۷) نثار — شیخ محمد قائم دہلوی' پٹنے میں رہتے ہیں اور فدوی سے اِصلاح لیتے ہیں (شورش) - حکیم هادی علی خاں کے مکان پر پڑھایا کرتے تھے - مرگ ناگہانی کا شکار ہوئے (عشقی) -

(۱۳۶۸) نثار — محمد پناہ خاں دہلوی' میر حسن کے دوست اور

میر درد کے شاگرد۔ کہا جاتا ھے کہ یہ کچھ زمانہ فیض‌آباد میں رھے - اب دلی میں ھیں (عشقی) - بعد میں ''حکیم'' تخلص کرنے لگے [مصحفی و قاسم] -

(۱۳۶۹) نثار—مرتضی خاں دھلوی' برادر ملک محمد خاں محب' زیادہ تر مرثیہ کہتے تھے' پٹنے میں انتقال کیا (عشقی) -

(۱۳۷۰) نثار—شیخ محمد امان' اِن کے بزرگ ممتاز ریاضی داں اور مہندس تھے جنھوں‌نے دلی کی جامع مسجد تعمیر کی- یہ پہلے نواب محمدالدولہ کے میر عمارت تھے' بعد میں نواب ضابطہ خاں کے ھاں نوکر رھے' اب لکھنئو میں راجا تکیت‌رائے خزانہ دار آصف‌الدولہ کے نوکر ھیں - حاتم کے شاگرد ھیں؛ ایک ضخیم دیوان کہا ھے (مصحفی و قاسم) - ان کے والد کا نام سعادت‌اللہ ھے (سرور) - طبقات سخن میں اِن کا تخلص ''نیاز'' لکھا ھے -

(۱۳۷۱) نثار—نثار علی بلگرامی (گلشن بے خار) -

(۱۳۷۲) نثار—سدا سکھ دھلوی (علی ابراھیم) -

(۱۳۷۳) نثار احمد—(مولوی) بریلوی' کا خاندان شاھجہاں پور کا تھا - ذی علم شخص ھیں - کلام میں تصوف کا رنگ ھے (طبقات سخن)-

(۱۳۷۴) نجات—شیخ حسن رضا دھلوی' دلی کے زوال کے بعد پٹنے چلے گئے - اِدھر کچھ زمانے سے سارن (بہار) میں رھتے ھیں - زیادہ‌تر مرثیہ کہتے ھیں (علی ابراھیم)- علی ابراھیم کے دوست تھے - کچھ عرصہ بنارس میں سعادت علی خاں کے ھاں نوکر رھے اور ۱۲۰۷ھ میں اِنتقال کیا - تاریخ وفات : '' نجات آہ از جہاں رفت'' (عشقی) -

(۱۳۷۵) نجات—میاں محمد دھلوی' کئی برس سے پٹنے میں ابوالقاسم خاں کے ھاں نوکر ھیں - زیادہ‌تر مرثیہ کہتے ھیں (شورش) -

یہ بلا شبہہ مذکورۂ بالا شاعر ہیں [؟] -

(۱۳۷۶) نجابت—میر زین العابدین سہارنپوری، زیادہ تر فارسی کہتے ہیں (ذکا) - قاسم نے اِن کا تخلص ''نجابت'' لکھا ہے -

(۱۳۷۷) نجف—شاہ محمد علی اِلہ آبادی؛ ولد شاہ ولی اللہ بیتاب (سرور) -

(۱۳۷۸) نجم—قاضی نجم الدین کاکوروی، کلکتے کے قاضی ہیں - (ذکا) -

(۱۳۷۹) نحیف—لالا لکھپت رائے کھتری، وکیل تھے اور عرصے تک بریلی میں رہے - جب دلی گئے تھے تو ذکا سے ملے تھے - اِن کے والد منشی مولچند ہیں جن کا ذکر اوپر آچکا ہے (سرور) -

(۱۳۸۰) نحیف—سید برکت علی مرادآبادی (بےخزاں)-

(۱۳۸۱) ندا—میر مرتضیٰ دہلوی، نوجوان شخص ہیں (عشقی)- تذکرۂ ذکا میں دکن کے ایک ندا کا ذکر ہے -

(۱۳۸۲) ندرت—مرزا مغل - اِن کا اِنتقال ہو چکا - یہ مرثیے کہا کرتے تھے اور اُن میں تخلص اِمامی کرتے تھے (قاسم) - یہ ایک کہنہ مشق شاعر تھے (سرور) -

(۱۳۸۳) ندیم—مرزا (''شیخ''- عشقی) علی قلی دہلوی، بادشاہ کے ملازم تھے، خانی کا خطاب تھا - زیادہ تر مرثیہ کہتے ہیں اور اِس وقت (۱۱۹۸ھ) زندہ ہیں (قائم) - یہ اشرف علی خاں فغاں کے اُستاد تھے- مرشدآباد چلے گئے اور نواب میر محمد جعفر خاں کے ہاں نوکر ہو گئے، وہیں اِنتقال کیا (علی ابراهیم)- شورش کے بیان کے مطابق، جو اِن سے پٹنے میں ملے تھے، اِن کا نام ''ندیم'' ہے اور ''علی قلی خاں'' خطاب -

(۱۳۸۴) ندیم—محمد قاسم دہلوی، شاگرد فراق (قاسم) -

(۱۳۸۵) نزار—خواجه محمد اکرم (''اِکرام''- عشقی)، شاگرد میر (علی ابراهیم) -

(۱۳۸۶) نزاکت—رمجو، نارنول کی ایک عورت، لڑکپن سے دلی میں رهتی هے (گلشن بے خار) -

(۱۳۸۷) نزهت—مرزا ارجمند، نواب غازی‌الدین خاں کے منشی تھے (قاسم)- اِجراڑہ میں رهتے هیں- بڑے کاریگر هیں، آتشبازی وغیرہ بنانے میں ماهر هیں - زیادہ تر فارسی کہتے هیں (ذکا) -

(۱۳۸۸) نزهت—میر اِمام‌الدین دهلوی، شاگرد میر درد (شورش)-

(۱۳۸۹) نسیم—راجا کیدار ناتھ، رام‌ناتھ ذرہ کے پوتے، نصیر کے شاگرد هیں (قاسم و ذکا) - دلی میں ناظر هیں (سُرور) - اِن کے اِنتقال کو دو سال هوئے (گلشن بے خار) -

(۱۳۹۰) نسیم—گلزار علی (گلشن بے خار) - سال بھر میرے شاگرد رهے، پھر حج کو چلے گئے (طبقات سخن) -

(۱۳۹۱) نشاط—مولوی اِلٰهی بخش، ساکن کاندهلہ، شعر اچھا کہتے هیں (ذکا و گلشن بے خار) -

(۱۳۹۲) نشاط—لالا ایشوری سنگھ عرف بسنت سنگھ دهلوی، ابن لالا سندر داس، متصدی و شاگرد اِنشاءاللہ خاں - جب اِنشا لکھنؤ چلے گئے تو نصیر کو کلام دکھانے لگے (قاسم و ذکا) -

(۱۳۹۳) نشاط—رائے تُلجا* پرشاد، نظام حیدرآباد کے خزانچی، فیض کے شاگرد هیں (بے خزاں) -

(۱۳۹۴) نصرت—لالا گوبند رائے (''گوبند رام'' - سرور) کائستھ، شاگرد نصیر (قاسم)-

* اشپرنگر: Nilajja؛ مگر بے خزاں میں ''تلجا'' هے -

(۱۳۹۵) نصیر—شاہ نصیرالدین دہلوی؛ عرف میاں کلو - اِن کے والد شاہ غریب صوفی تھے اور؛ عشقی اور صاحب طبقات سخن کے قول کے مطابق؛ درویش کامل- میر صدر جہاں (''میر حیدر* جہاں'' - مصحفی) کی اولاد سے تھے؛ مگر قائم اور سرور کے بیان کے مطابق شاہ غریب اور نصیر دونوں میر جہاں کے پیرو تھے† - والد کے اِنتقال کے بعد نصیر نے ریختہ کہنا شروع کیا اور شاہ محمد مائل وغیرہ سے اِصلاح لیتے تھے - مصحفی کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۲۰۹ھ میں دلی کے مشاعروں میں جایا کرتے تھے؛ پر ممتاز شاعر نہ تھے؛ مگر جب قاسم نے تذکرہ لکھا تو یہ دلی کے بہترین شعرا میں سے تھے اور اِن کے بہت سے شاگرد تھے - شیفتہ کہتے ہیں کہ اِنہوں نے ساٹھ برس ہوئے شاعری شروع کی اور لکھنؤ اور حیدرآباد بھی گئے تھے اور اکثر شعرا سے ملاقات کی - جب یہ دلی میں ہوتے ہیں تو ہر مہینے؛ نویں اور اُنتیسویں کو اپنے ہاں مشاعرہ کیا کرتے ہیں - صہبائی کا بیان ہے کہ آخر عمر میں حیدرآباد چلے گئے اور راجا چندو لال کے ہاں نوکر ہو گئے اور وہیں اِنتقال کیا- کریم‌الدین کا بیان ہے کہ یہ واقعہ تقریباً ۱۸۴۳ع کا ہے -

(۱۳۹۶) نصیر—سید نصیرالدین غوثی جلیسری؛ غوث اعظم عبدالقادر جیلانی کی اولاد میں سے ہیں- کبھی کبھی ریختہ کہتے ہیں (سرور و قاسم) -

(۱۳۹۷) نصیر—نصیرالدین؛ دلی میں رہتے ہیں (سرور) -

(۱۳۹۸) نظام—نواب عمادالملک غازی‌الدین خاں بہادر فیروز

---

* مصحفی کے ایک قلمی نسخے میں ''صدر'' ہے اور پھر ریاض‌الفصحا میں بھی اِسی طرح ہے - اِس لیے ''حیدر'' صحیح نہیں -

† قاسم نے یہ نہیں کہا ہے - وہ کہتے ہیں کہ شاہ غریب کی پرورش حضرت میر جہاں نے کی تھی -

جنگ - احمد شاہ نے اِن کو بخشی الممالک کا اور عالمگیر ثانی نے وزیرالممالک کا خطاب دیا تھا - اب (۱۱۹۵ھ) سندھ میں رہتے ہیں اور فارسی اور ریختہ کہتے ہیں (قائم و علی ابراہیم) - پہلے آصف تخلص تھا - اب بھی زندہ ہیں (مصحفی و ذکا) - کالپی میں انتقال کیا اور عربی اور ترکی کی غزلیں، فارسی کا ایک ضخیم دیوان اور ایک مثنوی چھوڑی، جس میں مولانا فخرالدین کی کرامتوں کا بیان ہے؛ اور کچھ اور مثنویاں بھی (قاسم) - والہ داغستانی اور میر شمس الدین فقیر کے مربی تھے (گلشن بےخار) - سرور نے جب تذکرہ لکھا تو انتقال کر چکے تھے -

(۱۳۹۹) نظامی — سید نظام الدین احمد قادری مد ظلہ ایک بڑے عہدے پر (کوتوال ؟) مامور رہے (قاسم) -

(۱۴۰۰) نظیر — لالا گنپت رائے کائستھ دہلوی، شاگرد نصیر، نومشق شاعر ہیں (قاسم و گلشن بےخار) -

(۱۴۰۱) نظیر — شیخ ولی محمد (''ولی محمد خاں'' - ذکا) اکبرآبادی، کہنہ مشق شاعر ہیں - اِن کا ذریعۂ معاش معلمی ہے (قاسم) - حال میں انتقال کیا (گلشن بےخار) -

(۱۴۰۲) نعمت — حکیم عبدالحق سکندرآبادی، ہندو تھے مسلمان ہوگئے؛ پہلے ہر سہائے نام تھا - اوائل عمر میں دنیا چھوڑ کر گوشہ‌نشین ہو گئے؛ بہت مرتاض تھے - شاہ عبدالعزیز کی خدمت کیا کرتے تھے - کچھ عرصہ ہوا انتقال کیا (گلشن بےخار) - ذکا نے اِن کا نام نعمت اللہ لکھا ہے [مگر گلشن بے خار میں اِن کا ذکر ہی نہیں] -

(۱۴۰۳) نعمت — مرزا محمد حفیظ شاگرد قمرالدین منت، فارسی کہتے ہیں - جب حیدرآباد گئے تو ریختہ کہنے لگے (سرور) -

(۱۴۰۴) نعمی — شیخ نعمت اللہ میرٹھی عرف حضرت نعمی،

مبتلا (عشق)' کے والد نہایت مرتاض ہیں - ایک ضخیم فارسی دیوان کہا ہے (ذکا) - مولوی عبدالہادی بنگالی کے شاگرد تھے - اِن کا انتقال ہو چکا ہے (طبقات سخن) -

(۱۴۰۵) نعیم—میر محمدی دہلوی' شاگرد میر سجاد - بعض اِن کو میر درد کا شاگرد بتلاتے ہیں (شورش) -

(۱۴۰۶) نعیم—نعیم‌اللہ دہلوی' ہمعصر حاتم جن سے اِن سے بہت شاعرانہ مقابلے ہوئے (علی ابراہیم) - نعیم‌اللہ خاں نے اِستسقا میں اِنتقال کیا اور ایک ضخیم دیوان چھوڑا - مصحفی کے دوست تھے (مصحفی) - اِن کے شعر ہر طبقے کے لوگ بکثرت گاتے ہیں (عشقی) - شیخ محمد نعیم دہلوی' سپاہی پیشہ تھے اور حاتم کے شاگرد (قاسم و ذکا) -

(۱۴۰۷) نقد—میر علی خاں دہلوی' کچھ عرصے سے پٹنے میں ہیں - عشقی کے دوست ہیں (عشقی) -

(۱۴۰۸) نکہت—نذر علی بیگ' شاگرد نصیر - سکندرنامے کا ترجمہ ریختہ میں کیا ہے (گلشن بےخار)- سرور نے اِن کا نام نیاز علی بیگ لکھا ہے - نصیر کے شاگرد کہے جاتے ہیں - بے خزاں میں اِس تخلص کے دو شاعر ہیں - ایک کا نام نذر علی' دوسرے کا نیاز علی ہے -

(۱۴۰۹) نگراں—میر بندہ علی خاں' ساکن اِچراڑہ' کبھی کبھی عاشق تخلص کرتے ہیں اور میرزا اوجسند نزہت کے شاگرد ہیں (ذکا و قاسم) -

(۱۴۱۰) نوا—شیخ محمد ظہور بدایونی ("شیخ محمد ظہوراللہ خاں لکھنوی)' بدایوں میں رہتے ہیں" (سرور و ذکا و عشقی و گلشن بےخار) - مولوی دلیل‌اللہ کے بیٹے اور میاں بقاءاللہ کے شاگرد ہیں - خوش‌فکر خاں خطاب ہے- فارسی اور ریختہ کہتے ہیں (مصحفی)-

لکھنؤ میں انتقال کیا (عشقی)۔ شیفتہ نے لکھا ھے کہ یہ ایران گئے تھے اور گلشن بےخار کی تالیف سے دو یا تین برس پہلے' سن رسیدہ ھوکر انتقال کیا' لیکن یہ عشقی کے بیان سے متناقض ھے جنھوں نے اپنا تذکرہ' گلشن بےخار سے ۳۵ سال پہلے' لکھا۔ معلوم ایسا ھوتا ھے کہ شیفتہ اور عشقی نے دو مختلف شاعروں کا ذکر کیا ھے۔

(۱۴۱۱) نواز—علی نواز خاں پٹنوی (عشقی)۔

(۱۴۱۲) نواز—علی نواز خاں' عرف مرزا درد' نواب عمدۃالملک کے ساتھی تھے (عشقی)۔

(۱۴۱۳) نوازش—نوازش حسین خاں لکھنوی' عرف مرزا خانی ("جانی"۔ ذکا)' نواب ناصر خاں کے پوتے' ایک اچھے شاعر ھیں (سرور و ذکا)۔ شاگرد سوز' صاحب دیوان تھے (گلشن بےخار)۔

(۱۴۱۴) نوراللہ مرزا دھلوی' ایک یوروپین لیڈی سے محبت کرنے لگے اور پاگل ھوگئے (عشقی)۔

(۱۴۱۵) نوری—(ملا)۔ قاضی اعظم‌پور کے بیٹے۔ اِن کا فارسی کلام مشہور ھے۔ ریختہ بھی کہتے تھے اور فیضی کے دوست تھے (قائم)۔

(۱۴۱۶) نوری—شجاع‌الدین گجراتی۔ نے حیدرآباد میں زندگی بسر کی' جہاں یہ سلطان ابوالحسن کے وزیر کے بیٹے کے اتالیق تھے (قائم)۔

(۱۴۱۷) نوید—ایک مالدار آدمی ھیں (ذکا)۔

(۱۴۱۸) نیاز—میر افضل علی پٹنوی عرف میر جان (شورش') میر محمد سلیم' سلیم' کے قریبی رشتہ دار تھے۔ پہلے جوشش کے' پھر مجرم کے شاگرد تھے' اور مرشدآباد میں قدرت اور سلیم کے۔ مرشدآباد سے لکھنؤ چلے گئے اور وھاں کچھ عرصہ رھنے کے بعد پٹنے واپس آئے جہاں اِنتقال کیا۔ کلام کا سرقہ کرنے میں مشہور تھے' سلیم کا پورا دیوان سرقہ کر لیا تھا (عشقی)۔

(١٣١٩) نیاز — میر محمد علی دہلوی' حیدرآباد چلے گئے ہیں - زیادہ تر مرثیہ اور سلام کہتے ہیں (قاسم) -

(١٣٢٠) نیاز — میر محمد سعید اکبرآبادی' کا ذریعۂ معاش معلمی ہے (قاسم و گلشن بےخار) -

(١٣٢١) نیاز — میاں [شاہ] نیاز احمد' سرہند میں پیدا ہوئے' دلی میں پرورش پائی - نہایت ذی علم اور بڑے بزرگ شخص ہیں - بریلی میں رہتے ہیں' فارسی اور ریختہ کہتے ہیں (قاسم و گلشن بےخار) - سرور نے اِن کا تخلص نامی اور نام نثار احمد لکھا ہے -

(١٣٢٢) نیاز — شاہ نیازعلی دہلوی' درویش ہیں اور اچھے خوشنویس - ہر مہینے کی بارھویں کو اِن کے مکان پر صوفیوں کا مجمع ہوتا ہے اور قوالی ہوتی ہے (ذکا) -

(١٣٢٣) نیازی (؟) — بہادر خاں لکھنوی' راجا کامگار خاں کے رشتہ دار تھے - کچھ زمانہ پٹنے میں رہے اور وہیں اِنتقال کیا (عشقی) -

(١٣٢٤) نیک — میر جعفر علی (بےخزاں) -

و

(۱۴۲۵) واجد—صوفی مشرب تھے (ذکا) -

(۱۴۲۶) وارث—حاجی شاہ محمد وارث الہ آبادی، شاگرد مصحفی، اپنے اُستاد کے ساتھ مکے گئے تھے - اُن کے اِنتقال کے بعد ہندستان واپس آئے (شورش) - غالباً یہ وہی وارث ہیں جن کو علی ابراہیم نے الہ آباد میں دیکھا تھا اور جن کا ذکر عشقی نے بھی کیا ہے -

(۱۴۲۷) وارث—شاہ وارث الدین [زمرد رقم] دہلوی، صوفی ہیں، ہر مہینے کی چودھویں کو رقص و سرود کا جلسہ کیا کرتے ہیں - بہت بڑے خوشنویس اور اِس ہنر کے معلم بھی ہیں (ذکا و قاسم) -

(۱۴۲۸) واصف—حسن بخش، سرور کے رشتہ دار اور شاگرد تھے -

(۱۴۲۹) واصل—محمد واصل (["واصل ماں" - قاسم]؛ "میاں واصل خاں" - ذکا) - محل میں دربانوں کے سرکردہ تھے - راثمان کی اولاد سے تھے (قاسم و ذکا) - اِن کا اِنتقال ہوچکا ہے (قاسم) -

(۱۴۳۰) واصل (محمد)—بدایونی، اوسط درجے کے شاعر ہیں (ذکا) -

(۱۴۳۱) واصل—("غلام"- شورش) محیی الدین محمد بلگرامی- کہتے ہیں ایک ریختہ دیوان تقریباً ایک ہزار شعر کا، چھوڑا (شورش و عشقی) -

(۱۴۳۲) واقف—مرزا حسن بخش خاں دہلوی، ابن تربیت خاں، محل میں معلم ہیں (ذکا) -

(۱۴۳۳) واقف— شاہ واقف دہلوی، درویش ہیں اور علوم رسمی سے واقف - نواب شجاع الدولہ نے اِس شبہے پر قید کر دیا تھا کہ اِنھوں نے فوج کو بد دعا دی تھی - آخرکار رہا ہوئے - اب (۱۱۹۴ھ) لکھنئو میں

رہتے ہیں (علی ابراہیم) - اِن کے اِنتقال کو کئی برس ہوئے (قاسم) -

(۱۴۳۴) والہ - فیض‌آباد کے ایک ہندو (گلشن بیخار) -

(۱۴۳۵) والہ—مرحمت خاں، دلی کے کشمیری، لکھنؤ اور دلی میں انگریزی سرکار کے نوکر تھے - فارسی میں ثاقب تخلص کرتے تھے - اِن کے اِنتقال کو کئی برس ہوئے (سرور و قاسم و ذکا و گلشن بیخار) -

(۱۴۳۶) والہ- میر مبارک علی دہلوی، ابن شاہ قدرت اللہ قدرت، کچھ علم نہیں رکھتے - مرشدآباد میں رہتے ہیں (علی ابراہیم و شورش و عشقی) -

(۱۴۳۷) والہ—محمد اکبر دہلوی، ہمعصر محمد شاہ (ذکا و قاسم) -

(۱۴۳۸) والہ—محمد خاں، شاہزادہ جہاں‌دار کے ہاں نوکر تھے - غالباً یہ وہی والہ ہیں جن کے متعلق ذکا کا بیان ہے کہ ۱۲۳۹ ھ میں دلی آئے تھے -

(۱۴۳۹) والی—منشی محمد والی - ساکن پنڈوا، اب ہگلی میں رہتے ہیں (بینی نرائن) -

(۱۴۴۰) وجیہ—نواب وجیہ‌الدین خاں مبارک جنگ ("مبارز جنگ" - قاسم)، فاخر مکین کے شاگرد ہیں، فارسی میں بریں تخلص کرتے ہیں - ریختہ میں ایک مثنوی تخمیناً بارہ ہزار شعر کی لکھی ہے (عشقی) - اِن کی فارسی غزلوں میں پختگی ہے (قاسم) -

(۱۴۴۱) وحدت—جمعیت رائے کائستھ میرٹھی - میرٹھ کے کسی دفتر میں محرر ہیں (سرور و گلشن بیخار) -

(۱۴۴۲) وحشت—میر ابوالحسن، ساکن سیدو متصل دہلی، تیرانداز خاں کے پوتے اور سودا کے شاگرد تھے - ۱۱۹۸ھ سے پیشتر یہ انتقال کر چکے تھے (قائم و علی ابراہیم) - عشقی کا بیان ہے کہ

میر غلام حسن کے تذکرے اور گلزار ابراهیم سے معلوم هوتا هے که ابوالحسن وحشت اور محمد حسن احسن ایک هی شخص هیں؛ لیکن میر تقی نے اپنے تذکرے میں وحشت کو ایک بالکل جدا شاعر ظاهر کیا هے - معلوم هوتا هے که اِن کے دو تخلص تھے وحشت اور حسن' اور دو نام یعنی ابوالحسن اور محمد حسن -

(۱۳۴۳) وحشت — میر بہادر علی' نواب شجاعالدوله کے دربار میں تھے - کہا جاتا هے که اِنھوں نے تھتھه کہانی کے طرز پر بارہ ماسا لکھا هے (علی ابراهیم) -

(۱۳۴۴) وحشت — غلام علی خاں مرادآبادی' ابن میر فرحتالله خاں' شاگرد مومن - یه بلند شہر میں انگریزی حکومت میں کسی جگہه پر هیں (گلشن بیخار) -

(۱۳۴۵) وحشی — میر بخشی دهلوی' کچھه عرصے سے پٹنے میں رهتے هیں (شورش) -

(۱۳۴۶) وحید — مولوی عبدالرؤف' ساکن کلکته - اِن کو فارسی کا علم اچھا هے (بیخزاں) -

(۱۳۴۷) وحید — حکیم محمد وحیدالدین خاں بدایونی' ذیعلم شخص هیں - راجا بھرتپور کے هاں حکیم هیں (گلشن بےخار) -

(۱۳۴۸) وداد — مرزا داؤد' ذهین شاعر تھے (ذکا) -

(۱۳۴۹) وزیر — خواجه وزیر لکھنوی' شاگرد ناسخ (گلشن بےخار) - یه "دستورالعمل" کے مصنف هیں (بےخزاں) -

(۱۳۵۰) وزیر — وزیر علی خاں - آصفالدوله نے اِن کو متبنیٰ کیا تھا - ۱۲۱۲ھ میں تخت حاصل کرنے کے لیے جو کوشش اِنھوں نے کی وہ سب کو معلوم هے (گلشن بےخار) - کلکتے میں انتقال کیا - تذکرۂ

بیلی نرائن میں اِن کا تخلص وزیری دیا ہوا ھے -

(۱۳۵۱) وسعت—مستقیم خاں رامپوری' شاگرد شوق (عشقی)-

(۱۳۵۲) وصال—نصراللہ خاں دھلوی' ابن ثناءاللہ خاں فراق' اچھے طبیب ھیں (ذکا و گلشن بےخار) - ۱۲۲۲ھ میں نواب جھجر کے ھاں ڈیڑھ سو پر نوکر تھے (بےخزاں) -

(۱۳۵۳) وصل—مرزا اِسحاق' ابن حاجی ابراھیم' آقا قدیر اِصفہانی کے پوتے' کچھ عرصے سے لکھنؤ میں ھیں - شاہ ملول کے شاگرد ھیں - زیادہ تر مرثیہ کہتے ھیں (علی ابراھیم و عشقی) -

(۱۳۵۴) وفا—مرزا (''مولوی''- علی ابراھیم و ذکا) عبدالعلی' دلی کے کشمیری- دلی میں معلمی کرتے ھیں - نصیر کے شاگرد ھیں (ذکا و قاسم)-

(۱۳۵۵) وفا—لالا نول‌رائے' نوجوان شخص ھیں (قائم) - گلاب‌رائے' دیوان نجیب‌الدولہ نجیب خاں' کے بڑے بھائی ھیں (علی ابراھیم و شورش و عشقی)- صفدر جنگ (متوفی ۱۱۶۷ھ) کے زمانے میں وفا' اودھ کے نائب گورنر تھے -

(۱۳۵۶) ولا—مظہرعلی خاں' عرف مرزا لطف علی (''مرزا لطف‌اللہ'' - قاسم)' فارسی کے شاعر سلیمان علی خاں وداد عرف محمد زماں کے بیٹے ھیں - ولا نوجوان ھیں؛ پہلے طپش سے اِصلاح لیتے تھے پھر مصحفی سے · اب ممنون کو کلام دکھاتے ھیں (مصحفی)- کہتے ھیں کلکتے گئے اور انگریزوں کی ملازمت کرلی (قاسم) - ممنون کے شاگرد تھے (گلشن بےخار) - بینی‌نرائن کہتے ھیں کہ یہ مرزا لطف علی عرف مظہرعلی خاں ھیں -

(۱۳۵۷) ولایت—میر ولایت‌اللہ خاں دھلوی' [ابن میر باقی خوستی (علی ابراھیم)]' محتشم خاں حشمت کے بڑے بھائی - بہادر اور

فیاض تھے - صفدر جنگ کے ہمعصر تھے (شورش و عشقی) - شجاع الدولہ کے زمانے میں، سن کہولت میں انتقال کیا (علی ابراہیم) -

(۱۳۵۸) ولایت—ولایت شاہ، درویش دہلوی، پورب کی طرف چلے گئے تھے (ذکا) - کوئل میں رہتے ہیں (قاسم) -

(۱۳۵۹) ولی—مرزا محمد ولی ("مرزا ولی محمد"- گلشن بےخار) دہلوی، شاہ اسرارالله کے بھتیجے؛ اب (۱۱۹۳ھ) مرشدآباد میں ہیں - پُرگو شاعر ہیں اور دیوان ترتیب پاچکا ہے (علی ابراہیم و شورش) - ساہم کے دوست تھے - جوانی میں انتقال کیا (عشقی) -

(۱۳۶۰) ولی—شاہ ولی الله ("محمد ولی" - شورش و ذکا) ساکن گجرات -* شاہ وجیہ‌الدین گجراتی کی اولاد سے تھے - ۱۱۱۲ھ کے قریب ابوالمعالی کے ساتھ دلی آئے اور وہاں شیخ ("شاہ" - ذکا) سعدالله گلشن کی تجویز سے ریختہ میں شعر کہنا شروع کیا (قائم) -

(۱۳۶۱) وہم—میر محمد علی دہلوی، میر محمد تقی خیال، مصنف بستان خیال، کے بیٹے یا پوتے ہیں - لکھنؤ میں آصف‌الدولہ کی سرکار میں نوکر ہیں (علی ابراہیم و مصحفی و عشقی و قاسم) -

* ولی کے متعلق بہت کچھ اختلاف ہے مگر اس میں شبہہ نہیں کہ اورنگ‌آبادی تھے-

(۱۳۶۲) ھاتف—مرزا محمد، سنا گیا ھے کہ دلی میں رھتے ھیں اور درویشانہ بسر کرتے ھیں (علی ابراھیم)۔ ثناءاللہ فراق کے مشاعرے میں آیا کرتے تھے (مصحفی)۔ پہلے دلی میں حضرت میر جہاں کے مزار پر رھا کرتے تھے، لیکن مدت ھوئی وطن چھوڑ کر پورب کی طرف چلے گئے اور نہیں معلوم اب کہاں ھیں (ذکا و قاسم)۔

(۱۳۶۳) ھاتفی—ایک کہنہ مشق شاعر اور ولی کے ھمعصر تھے (ذکا و سرور)۔

(۱۳۶۴) ھادی—دھلوی، قائم نے اِن کا دیوان دیکھا ھے جس میں تخمیناً ۷۰۰ شعر ھیں۔ علی ابراھیم کو شیخ فرحت سے معلوم ھوا کہ ھادی کچھ اِستعداد نہ رکھتے تھے۔

(۱۳۶۵) ھادی—مجذوب (دکن) کے ایک شاعر کا تخلص ھے (ذکا)۔

(۱۳۶۶) ھادی—میر جواد علی خاں دھلوی ("عرف میر ھادی"۔ ذکا)۔ دلی میں مصحفی کے ھاں اکثر آیا کرتے تھے۔ [نواب عمادالملک] غازی‌الدین خاں کے لشکر کے کوتوال تھے۔ ابھی زندہ ھیں اور اِنھوں نے ایک ردیف وار دیوان کے علاوہ [جو انواع سخن سے پر ھے] بہت سے علوم مثلاً صرف و نحو، فقہ و فرائض، عروض و قافیہ وغیرہ پر رسالے نظم میں لکھے ھیں۔ اِس کے سوا ایسا ایک چھوٹا سا دیوان غیر منقوط اور اِسی طرح ایک منقوط دیوان جمع کیا ھے (ذکا و قاسم)۔ ۱۲۱۵ھ میں اِنتقال کیا (سرور)۔ طبقات سخن میں اِن کا نام میر محمد جواد لکھا ھے۔

(۱۳۶۷) هاشم—هاشم علی - اِن کا مولد معلوم نہیں (سرور) -

(۱۳۶۸) هاشمی—دهلوی' مدت هوئی وطن سے چلے گئے هیں (قاسم و ذکا و سرور) -

(۱۳۶۹) هاشمی—میر هاشمی (''میر محمد هاشم''- گلشن بےخار' ''میر هاشم علی''- قاسم و ذکا و سرور) - سودا کے شاگرد هیں؛ عمر ساٹھ سے زیادہ هے (مصحفی) -

(۱۳۷۰) هدایت—میر هدایت اللہ' ابن میر علیم‌اللہ مخاطب به نواب هدایت علی خاں' بہار میں هیبت جنگ کے نائب گورنر تھے - شعرا اور ذی علم لوگوں کے بڑے مربی تھے- اِن کی قبر حسین‌آباد میں هے-

(۱۳۷۱) هدایت—(''شیخ'' - گلشن هند) هدایت‌اللہ خاں (''هدایت خاں''- مصحفی) دهلوی' افغان نسل کے تھے اور میر درد کے شاگرد تھے (قائم و گردیزی و شورش) - اِنھوں نے ایک دیوان اور ایک مثنوی کہی هے جس میں بنارس کا بیان هے (علی ابراهیم) - اِن کی عمر سو برس* سے زیادہ هے (مصحفی) - جب عشقی نے تذکرہ لکھا تو یہ زندہ تھے - ثناءاللہ فراق کے چچا تھے؛ ۱۲۱۹ھ میں مرے (ذکا و سرور) - ۱۲۱۵ھ میں اِنتقال کیا (گلشن بے خار) - دلی کے اکثر شعرا اِن کے شاگرد تھے - تخمیناً نو هزار شعر کا دیوان چھوڑا؛ نیز کچھ مثنویاں اور ایک رسالہ مسمی به چراغ هدایت (قاسم) -

(۱۳۷۲) هدایت—هدایت علی' همعصر شیخ فرحت‌اللہ (علی ابراهیم و عشقی) -

(۱۳۷۳) هدایت—هدایت علی اکبرآبادی' شاگرد ولی‌محمد نظیر-

* یہ صحیح نہیں - مصحفی نے ''ساٹھ برس سے زائد'' لکھا هے اور یہی قرینِ قیاس هے -

انہوں نے اپنے اشعار، ذکا کے پاس اُن کے تذکرے کے لیے بھیجے تھے۔

(۱۳۷۴) ہرچند — ہرچند کشور دہلوی (عشقی)، ابن کلور پریم کشور فراقی، اکثر مشاعروں میں آیا کرتے ہیں (ذکا و قاسم) -

(۱۳۷۵) ہریا — ہر سہائے برہمن سکندرآبادی (سرور) - ایک اچھے طبیب ہیں (طبقات سخن) -

(۱۳۷۶) ہمت — معروف بہ اخوند ہمت، رامپور میں رہتے ہیں اور معلمی ذریعۂ معاش ہے (ذکا و قاسم) - سرور نے اِسی تخلص کے ایک اور شاعر کا ذکر کیا ہے -

(۱۳۷۷) ہمدم — عباد علی * رامپوری، ابن نواب فتح‌علی خاں (گلشن بےخار) -

(۱۳۷۸) ہمدم — میر محفوظ علی عظیم‌آبادی، ابن میر محمد حیات حسرت، قدرت اور اور اساتذہ کے شاگرد ہیں، مرشدآباد میں رہتے ہیں (قلمی ابراہیم) - یہ نوجوان شخص ہیں (شورش) - غالباً انتقال ہوچکا (عشقی) -

(۱۳۷۹) ہمرنگ — دلاور علی خاں، مصطفیٰ خاں یکرنگ کے بھائی (ذکا) - دیکھو: "بے رنگ" اور "یے رنگ" -

(۱۳۸۰) ہمرنگ — میر عزیزالدین اورنگ‌آبادی، صوفی مشرب اور غلام کبریا خلیل مرشدآبادی کے شاگرد ہیں - ایک مختصر سا دیوان ریختہ کا کہا ہے جس کا دیباچہ فارسی میں ہے (ذکا) - فارسی بھی کہتے ہیں (سرور) -

(۱۳۸۱) ہمزا — شاہ ہمزا دہلوی، درویش ہیں اور پٹنے میں سکونت اختیار کرلی ہے - اِن کے مرید بہت ہیں (ذکا و سرور) -

---

* مگر گلشن بیخار (نولکشوری) میں " عبداللہ " ہے -

(۱۳۸۲) هندو—گوکل چند لاهوری' مہرچند مہر کے بھائی' اب فرخ آباد میں رہتے ہیں - فارسی اور ریختہ کہتے ہیں (عشقی) -

(۱۳۸۳) ہنر—محمد داؤد حیدرآبادی (قاسم و ذکا و سرور) - اِن کے علاوہ ایک اور شاعر اِسی نام کے تھے جن کے زمانے کو بہت عرصہ ہوا (سرور) -

(۱۳۸۴) ہوس—مرزا تقی لکھنوی' نواب آصف الدولہ سالار جنگ کے رشتہ دار' ذی علم شخص اور مصحفی کے شاگرد ہیں (عشقی) مرزا علی خاں لکھنوی کے بھتیجے اور ''مجنوں و لیلیٰ'' کے مصنف ہیں (طبقات سخن) -

(۱۳۸۵) ہوش—غلام مرتضیٰ دہلوی' شاگرد نصیر - یہ ایک نئے شاعر ہیں (ذکا)- تذکرۂ سرور میں اِن کا تخلص ہوش لکھا ہے -

(۱۳۸۶) ہوش—میر شمس الدین لکھنوی' شاگرد سوز' جوان ہیں (مصحفی و قاسم و ذکا) -

(۱۳۸۷) ہویدا—میر محمد اعظم دہلوی' برادر میر محمد معصوم - زیادہ تر مرثیہ کہتے ہیں - علی ابراہیم اِن کے دوست تھے -

(۱۳۸۸) ہینگا—میر ہینگا دہلوی' حاسدوں کے ہاتھ سے قتل ہوئے (علی ابراہیم و عشقی) -

ی

(۱۴۸۹) یاد — میر غلام حسین سونی پتی، شاگرد فراق، مولوی عبدالعزیز کے رشتہ دار اور فخرالدین کے مرید تھے - جوانی میں انتقال کیا (قاسم و ذکا) -

(۱۴۹۰) یاد — میر محمدحسین، ابن عابد علی خاں و برادر مخلص علی خاں، حسرت کے شاگرد ہیں اور مرشدآباد میں رہتے ہیں (شورش) -

(۱۴۹۱) یار — میر احمد دہلوی، ابن شاہ اللہ یار، شاگرد میر، احمد شاہ کے زمانے میں تھے اور کبھی کبھی ریختہ کہتے تھے (علی ابراہیم و عشقی) -

(۱۴۹۲) یار — میر حیدرعلی دہلوی، ابن نواب معصوم خاں و برادر نواب اسداللہ خاں سیدالملک، آج کل مرشدآباد میں رہتے ہیں (شورش) - غالباً یہ مذکرۂ بالا یار ہیں [؟] -

(۱۴۹۳) یاس — میاں بانو حیدرآبادی، شاگرد فیض (بے خزاں) -

(۱۴۹۴) یاس — حسن علی خاں، سنتے ہیں اب لکھنؤ میں رہتے ہیں اور حسرت کے شاگرد ہیں (علی ابراہیم و عشقی) -

(۱۴۹۵) یاس — حکیم اکرام اللہ، ادھر کچھ عرصے سے دلی میں رہتے ہیں (بے خزاں) -

(۱۴۹۶) یاس — خیرالدین دہلوی، شاگرد مومن - شعر کہنا چھوڑ دیا ہے، طبابت کرتے ہیں (گلشن بے خار) -

(۱۴۹۷) یکتائی — محمد محیی الدین، ابن شاہ محمد موسیٰ و

برادر بیتاب، جوان ہیں اور فارسی اور ریختہ کہتے ہیں - شاہ خوب‌اللہ إلہ‌آبادی کی تکریم کے خیال سے، جن کا نام محمد یحییٰ تھا، یہ تخلص اِختیار کیا تھا - اِس وقت غازی‌پور کے قریب سیدپور کے قاضی ہیں (شورش) -

(۱۴۹۸) یحییٰ—منشی یحییٰ خاں، پہلے دلی کے دربار میں ایک معتبر عہدے پر تھے - اِس شہر کے زوال کے بعد بھرت پور چلے گئے جہاں اِن کو ایک آرام دہ جگہ مل گئی - اِن کا اِنتقال ہو چکا ہے (ذکا و قاسم) - اچھے اِنشاپرداز تھے (سرور) -

(۱۴۹۹) یعقوب—میر یعقوب علی‌دہلوی، مولانا فخرالدین کے دوست تھے - عرصہ ہوا پورب کی طرف چلے گئے - معلوم نہیں اب کس حال میں ہیں (قاسم) -

(۱۵۰۰) یقین—اِنعام‌اللہ خاں دہلوی، ابن اظہرالدین خاں بہادر مبارک‌جنگ، مجدد الف ثانی کے پوتے تھے اور مظہر کے شاگرد (گردیزی و شورش) - [''از پیرزادہاے مجددیہ''۔ قاسم]- مظہر کو اِن سے اِس درجہ محبت تھی کہ اُنھوں نے بہت سے اشعار اِن کے نام سے لکھے- احمد شاہ کے زمانے میں اِن کے والد نے اِن کو پچیس سال کی عمر میں اِس وجہ سے قتل کر دیا تھا کہ یہ ننگ خاندان تھے (علی‌ابراہیم و مصحفی و گلشن ہند) - اِن کا دیوان بہت مشہور ہے (شورش) -

(۱۵۰۱) یکتا—خواجہ معین‌الدین خاں، دلی کے شرفا میں سے ہیں (بے خزاں) -

(۱۵۰۲) یکدل—میر عزت اللہ دہلوی، محمد شاہ کے زمانے میں تھے اور زیادہ تر منقبت کہتے تھے (شورش) -

(۱۵۰۳) یکدل—دلاور خاں، مصطفیٰ خاں یکرنگ کے چھوٹے

بھائی، پہلے ہمرنگ اور بیرنگ تخلص کرتے تھے (قاسم) -

(۱۰۰۴) یکرنگ—لالا بشن داس، سہارن پور کے کائستھ ہیں (ذکا) - [قاسم نے نام نہیں لکھا - ''سہارن پور کے ایک ہندو سنار کا بیٹا'' کہتے ہیں] -

(۱۰۰۵) یکرنگ—مصطفیٰ خاں دہلوی (''مصطفیٰ قلی خاں'' - گلشن ہند؛ ''غلام مصطفیٰ خاں'' - قاسم) محمد شاہ کے منصب دار تھے اور آبرو کے ہمعصر - اِن کے دیوان میں تقریباً ۵۰۰ شعر ہیں (قائم و گردیزی و علی ابراہیم و گلشن ہند) - مظہر کے شاگرد تھے (قاسم) -

(۱۰۰۶) یکرو—عبدالوہاب، شاگرد آبرو (گردیزی و علی ابراہیم) -

(۱۰۰۷) یکسو—لالا فتح چند کائستھ، ساکن مغل پورہ (دلی)، اچھے شاعر تھے (ذکا) -

(۱۰۰۸) یوسف—نواب امجد علی خاں، فتحپور ہسوا کے قریب دیوئی کے رہنے والے ہیں (بے خزاں) -

(۱۰۰۹) یوسف—(شاہ) درویش، کبھی کبھی ریختہ کہتے تھے (سرور)-

(۱۰۱۰) یوسف—میر یوسف علی دہلوی، اچھے خاندان سے ہیں اور فتح علی خاں حسینی کے مرید - کبھی کبھی شعر کہتے ہیں (ذکا)- نوجوان ہیں اور سید فتح علی چشتی کے شاگرد (سرور) -

(۱۰۱۱) یوسف—یوسف علی خاں عظیم آبادی، اصالت خاں ثابت کے قریبی رشتہ دار تھے - پہلے انگریزی حکومت میں تھانےدار تھے؛ بعد میں نوکری چھوڑ دی (عشقی) - یہ عشقی کے شاگرد تھے -

(۱۰۱۲) یونس—حکیم یونس، ظاہراً اکبر کے زمانے میں تھے (علی ابراہیم و شورش) - زیادہ تر فارسی کہتے تھے (ذکا) -

اِستدراک

[یادگار شعرا کے کچھ اوراق (ص ۱۳ — ۱۱۴) ڈیڑھ برس ہوا چھپ چکے تھے - اب جو باقی اوراق کے چھپنے کی نوبت آئی تو پوری کتاب پر نظر ثانی کی گئی- ماخذوں میں سے جو مل سکے اُن سے اکثر مقابلہ بھی کیا گیا - اِسی لیے اِس اِستدراک کی ضرورت پڑی - نصف آخر میں جہاں ضرورت ہوئی حاشیے لکھ دیے گئے یا متن میں اِضافے کیے گئے، جو کھڑی دار خطوں میں نمایاں ہیں - ص سے صفحہ، س سے سطر مراد ہے - اِدارہ -]

عام :—(۱) "باطن" کے تذکرے کا نام "گلستان بےخزاں" ہے - اشپرنگر نے سہواً "گلشن بےخزاں" لکھا ہے - نصف آخر میں صرف "بےخزاں" لکھا گیا ہے - (۲) فرانسیسی مصنف گارساں د تاسی کا نام یوں چاہیے - (۳) "حاضر ہوا" اکثر بے محل ہے؛ محض "آیا" کافی ہے - (۴) "حکیم" وہاں بھی لکھا گیا ہے جہاں "طبیب" چاہیے تھا - (۵) "رہا کرتے" کی جگہ اکثر صرف "رہتے" بہتر ہو گا - (۶) "گویا" بیشتر غلط ہے؛ "موسیقی میں دخل (یامہارت) رکھتے" چاہیے - (۷) بجاے "مدرس" کے "معلم" زیادہ مناسب ہو گا - (۸) بعض شاعروں کی شخصیت کو متعین کرنے میں اشپرنگر نے کہیں کہیں غلطی کی ہے - ہر جگہ اِس کی اِصلاح نہ ہو سکی -

ص۱۴، س ۱۷ : "میر مظفر علی"- قاسم اِن کا ذکر مطلق نہیں کرتا - البتہ میر حسن نے "ظفر علی" لکھا ہے -

ص۱۴ : اِضافہ: "(۱۲ ب) آزاد—شیخ اسداللہ (بےخزاں)"-

ص۱۵ : "آسی" نہیں - "عاصی" ہے؛ عین کے تحت چاہیے -

س ۲۲ : "ہوشیار... تھے" کی جگہ ہو : "ایک حاذق طبیب ہیں"-

ص۱۸، س ۸: ''نسبتی بھائی'' کی جگہ چاھیے: ''چھوٹے بھائی کے سالے''- س ۱۹ کے بعد ''(۳۸) اثر—حسین علی...الخ'' اور اُس کے بعد ''(۳۹) اثر—سید محمد میر دھلوی، خواجہ ناصر کے بیٹے، خواجہ میر درد کے [چھوٹے] بھائی، ایک...الخ'' درج ھونا چاھیے اور اِس مطابق شمار کے ھندسے صحیح کر لیے جائیں (دیکھو ص۲۶ اور اُس کی تصحیح)- س۲۱: یہ شاہ محمد اجمل اِلہ‌آبادی ھیں- س ۲۳: ''مصیبت'' نہیں- ''مصیب'' چاھیے-

ص ۲۱: ''احمد—شیخ احمد علی دھلوی'' کا شمار بجائے (۶۰) کے (۵۹) ھونا چاھیے- آگے کے شمار ٹھیک کرو-

ص۲۳، س ۱۷: ''اسیر—بالتازر (Balthazar)''-

ص۲۴: ''اشتیاق'' پر دیکھو ''ھندستانی'' جلد ۸، ص ۸۹ -

ص۲۵—۲۶: ''اظہار'' اور ''اطہر'' صحیح نہیں- دونوں کا تخلص ''اثر'' ھے - (دیکھو ص۱۸، س۱۹ کی تصحیح -)

ص۲۶، س۳: اشپرنگر ''نصیرالدین کے بیٹے'' لکھتا ھے، مگر صحیح ''خواجہ ناصر کے بیٹے'' ھے - س۴—۵: قاسم یہ نہیں کہتا - س ۱۷: اشپرنگر ھر جگہ ''سندھیلہ (Sandhela)'' لکھتا ھے -

ص۲۹، س۱—۲: ''اُس کا...الخ'' یوں ھو: ''کلام دور از کار بندشوں اور ایہام کی کثرت سے اکثر بے لطف ھو گیا ھے (مصحفی)''-

ص۳۰، س۲: اِضافہ: ''شہر کے اکثر شاعر اِن کے شاگرد ھیں (علی ابراھیم و سرور)- عمر ساٹھ سے اوپر ھے (مصحفی)- پہلے ملول تخلص تھا- فارسی میں اِن کے دو دیوان ھیں''- س ۱۴—۱۵: علی ابراھیم اور شیفتہ نے مرنے کا سال نہیں لکھا ھے -

ص۳۱، س۱۵: ''مثلاً'' کے بعد اِضافہ کرو: ''فدوی لاھوری''-

س ۱۹—۱۸: "یہ مصوری...البم" کی جگہ ہو: "اِن کو تصویروں کا شوق تھا اور عاقل خاں مصور سے سب شاعروں کی تصویریں بنوا کر ایک مرقع"۔

ص ۳۵: اِضافہ: "(۱۹۱ ب) ایما—حسین علی خاں حیدرآبادی، ہمعصر ایمان (ذکا) - (۱۹۱ ج) ایمان—شہز محمد خاں حیدرآبادی - کہتے ہیں کہ دکن کے سربر آوردہ لوگوں میں سے ہیں (قاسم و ذکا) - ذکا نے ایک اور ایمان کا بھی ذکر کیا ہے جن کا نام معلوم نہیں"-

ص ۳۹، س ۱۰: "نارہرہ" ظاہرا "مارہرہ" کی تصحیف ہے-

ص ۳۹: "بنجھیا" اور "بنجھی" اور "بیچھا" تصحیف ہے - اِن کا حال پ کے تحت ہونا چاہیے (دیکھو ص ۴۷ اور تصحیح) -

ص ۴۳—۴۴: بیدار کا نام محمدی ہے - "محمد علی" ظاہرا کتابت کی غلطی ہے - قاسم نے "شیخ" نہیں، "شاہ" لکھا ہے - گردیزی نے نام لکھا ھی نہیں - اشپرنگر نے جو اِس تخلص کے کئی شاعر بتائے ہیں وہ ایک ھی شخص ہیں، سوا غلام حیدر بیدار کے -

ص ۴۵: بیکل فارسی میں اِفتخار تخلص کرتے تھے اور تذکرۂ بے نظیر کے نام سے فارسی شاعروں کا ایک تذکرہ لکھا تھا جو "مطبوعات جامعۂ اِلہ‌آباد" کے سلسلے میں شائع ہو گیا ہے -

ص ۴۶، س ۵: "سیام" (قائم)؛ مگر میر حسن اور علی ابراھیم اور خود اشپرنگر نے "سُنام" لکھا ہے- قاسم نے اِن کو اور مقبول شاہ کو ایک ھی شخص تصور کیا ہے؛ مگر یہ صحیح نہیں معلوم ہوتا -

ص ۴۷: قاسم کہتے ہیں: "گاہے پنچھی تخلص می کرد گاہے پنچھا" اور یہی صحیح ہے - میر حسن نے "شاہ پنچھا" لکھا ہے -

ص ۵۰، س ۵: "تائب" غالباً "تاب" کی تصحیف ہے - (دیکھو "تاب" -)

ص ۵۱، س ۱-۳ یوں ہو: "تجلی ـــ میر محمد محسن عرف میاں حاجی، ابن میر محمد حسین کلیم"۔ س ۹ـــ۱۰ "اِن کی... جس سے" کے بجائے یوں چاہیے: "ایک مثنوی میں اپنے ساتھ ایک برہمن کی بیوی کے عشق کی داستان کہی ہے جس سے"۔

ص ۵۲، س ۲۰: "پنڈت" سے پہلے اِضافہ کرو: "اگر برہمن ہوں تو"۔ س ۲۱: "پنڈت" کی جگہ "برہمن ہی" چاہیے - اشپرنگر کا یہ نظریہ عجیب ہے -

ص ۵۳، س ۱۵: مصحفی : "سید اِحسان حسین، ولد سید حیدر حسین، متوطن قصبۂ پنکوز۔ "پنکوز" کی جگہ قاسم کے ایک نسخے میں: "نیکو" دوسرے میں: "متکور"۔

ص ۶۱، س ۱۰: "اور...عہدہ" کی جگہ "سہ ہزاری منصب" چاہیے - یہ اِصلاح اور بھی کئی جگہ ہونی چاہیے - س ۲۳: "ذی لیاقت" کے بجائے "ذی جوہر" بہتر ہے۔ talented کا ترجمہ کہیں "ذی لیاقت" کہیں "با اوصاف" کیا گیا ہے - یہ صحیح نہیں -

ص ۶۴، س ۱۶ـــ۱۸: "(یہاں.....احمد)" کو حذف کرنا چاہیے۔ س ۱۹ـــ۲۱: اشپرنگر نے بالکل درست کہا ہے: "بلاشبہہ...الخ"۔ مصحفی نے ریاض الفصحا میں اِصلاح کر دی ہے -

ص ۷۵، س ۷: "یہ.....عالم" - مگر قاسم نے لکھا ہے: "از علم فارسی بہرۂ وافی داشت و از عربی ہم گونہ چاشنی یاب بود"۔

ص ۷۷، س ۱ کے بعد اِضافہ: "(۶۰۹ ب) حمزہ ـــ شیخ حمزہ علی، اِٹاوے میں معلمی کرتے ہیں (ذکا و قاسم)"۔ س ۱۸: "یہ...سپاہی" کی جگہ چاہیے: "تلوار کے فن میں ماہر"۔ س ۲۰ـــ۲۱: "کی...کہے" کی جگہ ہو: "کہا؛ اور حافظ کی غزلوں کی تضمین کی"۔

ص ۷۸، س ۹—۱۰: "اُن...کالج" یوں ہو: "یہ بڑے ذی جوہر تھے مگر تعلیم کم پائی تھی، اور یہ کہ فورٹ ولیم کالج"۔ س ۱۰: "میں قضا" کی جگہ "کے قریب قضا" چاہیے۔ س ۲۲: بجائے "یہ...گویے تھے" کے "موسیقی میں مسلم‌الثبوتؒ تھے" چاہیے۔

ص ۹۴: اِضافہ: "(۵۱۸) راز—مرزا یعقوب بیگ، ہندستان میں پیدا ہوئے مگر اِن کے بزرگ تورانی تھے۔ نوجوان ہیں (قاسم)۔ اِنتقال ہو چکا (ذکا)"۔ آگے کے شمار ٹھیک کیے جائیں اور ص ۹۶ کی سطریں ۲—۴ کاٹ دی جائیں۔

ص ۹۶، س ۱: بجائے "حکمت...لگے" کے "طب پڑھتے ہیں" چاہیے۔ (دیکھو ص ۹۴ کی تصحیح)۔

ص ۹۷، س ۱: گلزار ابراہیم میں "۱۱۹۶ھ" ہے۔

ص ۹۹، س ۲: بجائے "فرقے میں سے" کے چاہیے: "قوم کے"۔ س ۳: اِضافہ: "(کمبوہ قوم کے متعلق دیکھو فوائدالناظرین)"۔

ص ۱۰۵: اِضافہ: "(۹۳۸) سالم—غلام مصطفیٰ، فدوی کے شاگرد اور عشقی کے دوست تھے۔ انگریزی سواروں کے رسالے نے منشی ہو گئے تھے۔ لکھنؤ میں اِنتقال کیا (عشقی)"۔ آگے کے شمار ٹھیک کیے جائیں (اور ص ۱۱۰ کی سطریں ۵—۷ کاٹ دی جائیں)۔ س ۱۲—۱۵: "فارسی...کر گئے" کی جگہ یوں چاہیے: "فارسی کہتے تھے۔ ایک مثنوی شاہ نامے کے طرز پر شروع کی مگر اجل نے تکمیل کی مہلت نہ دی"۔

ص ۱۰۷، س ۲: بجائے "قائم سے" کے 'قائم کی تحریر سے' چاہیے۔ یہ فقرہ: "قائم نے...الخ" مخزن نکات میں نہیں ہے۔ س ۲۳: "سَرور" چاہیے۔

ص ۱۰۸، س ۷، ۱۰، ۱۲ میں جن شاعروں کا ذکر ہے اُن کا تخلص

"سُرُورْ" ہے؛ "سَرور" نہیں - اِسی طرح تصحیح کی جائے -

ص ۱۰۹، س ۴: "علی اور" کے بجائے "علی ابراہیم اور" چاہیے؛ مگر علی ابراہیم نے اِن کو "شیخ" نہیں لکھا ہے، بلکہ "مشہور بہ خلیفہ سکندر" -

ص ۱۱۱، س ۱۴—۱۵: "تذکرہ...عمری" کے بجائے یوں: "قاسم نے سعدی کے ذیل" -

ص ۱۱۴، س ۱۷: "چان پور ندیہ" صحیح نہیں - "چاند پور ندیہہ" چاہیے - جیسا کہ مہر حسن اور علی ابراہیم نے لکھا ہے - یہ چاند پور بجنور کے ضلع میں ہے اور نگینہ (ندیہہ) بھی اُسی ضلع میں ہے -

---

غلط نامہ

ص	س	غلط	صحیح
۱۳	۴	اُن	اِن
"	۹	۵۵	۵۰
"	۱۳	مٹڈویاں لکھی	مرثیے کہے
"	۱۹	منشی	خوشنویس
۱۴	۲	سرودھنہ	سردھنہ
"	"	کی	کے بھتیجے کی
"	۴	ابتدائے عمر	کم عمری
"	۲۱	مسرت	مشرت
۱۵	۲	سنگھ	سُکھ
۱۵	۱۸	علی	قلی
۱۵	۱۳	۱۸۴۸ھ	۱۸۴۸ء
۱۶	۲	اِصلاح	اصلح
۱۷	۷	آغا...لچھمی	آغاز...لچھمن
۱۷	۸	۱۲۲۹ھ	۱۸۲۹ء
"	۲۳	علی	قلی
۱۸	۷	قاسم	کاظم
۱۹	۱۲	احسن	اِحسان
۲۰	۱۴	سرادہ	سراوہ
"	۱۹	نظمیں	کتابیں
۲۴	۲۱	کاندھیلہ	کاندھلہ
۲۵	۲۱	اصغری	اظفری
۲۹	۵	دیوان	تذکرہ
۲۸	۱۲	فقیر...تھے	متصوف تھے
"	۱۸	الفت	الف
"	۱۹	نہایت...کی	درویشانہ
۲۹	۹	اکبر	اکرم

ص	س	غلط	صحیح
۲۹	۱۰	اپنے	قائم کے
"	۲۰	قریبی رشتہ دار	بھتیجے
۳۰	۹	امامی	اُمی
"	۲۳	تھا	خاں تھا
۳۳	۱۷	بلاس	ھلاس
"	۱۲	وحی	وحید
۳۴	۱۳	چربہ اتارا	تتبع کیا
۳۶	۱و۲	بابر	بھر
"	۷	سمانوہ	سامانہ
۳۸	۱۳	قانون سوالات	فقہی مسائل
"	۱۴	قواعد صرف	صرف
"	۱۵	التعریف	التصریف
۳۹	۳	سوں	سلون
۴۳	۸	منظار	منتظر
۴۶	۷	جھگڑے	بلوے
"	۸	سلکرن	سُبکرن
۵۲	۷	ھوشیار	اچھے
۵۶	۱۶	تھنیسری	تھانیسری
۵۷	۳	بیان	نقل
۵۸	۷	عالم جید	جید عالم
۶۱	۷-۸	کہ دکن میں	کہ
"	۱۸	اِن کی تصانیف	کلام
۶۲	۲	کے وقت .	میں پارسال
"	۳	جَگن	جُگّن
۶۳	۸	عشق گھسیٹا	گھسیٹاعشق
۶۴	۲۳	کی تقلید کیا	کا تتبع
۶۵	۱	دیوان...... اِنتخابات	کلام کا اِنتخاب
"	۲	نفیس	بہت اچھا
۶۷	۵	یمان	ایمان
۶۹	۳	ھردلعزیز	عام پسند
۷۰	۱	رحجان	رجحان
"	۴	لڑکے	بیٹے
۷۱	۱۳	محمد	محمد علی
"	۱۵	کا تذکرہ کیا	لکھا
۷۲	۲	میں بمقام	کے
۷۳	۱۲	کی نظموں	کے کلام
"	"	جن	جس
۷۸	۷	سے	سے مجھے
۸۰	۱۷	حاضر ہوا	آیا
"	"	اِن	اُن
"	۱۹	وہ	یہ
۸۱	۱۰	بھتیجے	بھانجے
۸۲	۱۵	تکیت	تکیمت
۸۳	۱	فخر	فاخر
۸۴	۴	بھانجے یا بھتیجے	بھتیجے
۸۵	۳	رحجان	رجحان
۸۸	۳	نام تاریخی	تاریخی نام
۸۹	۳	لڑکے	بیٹے
۹۵	۲	رشتہ دار	بھتیجے
۹۷	۲۲	ذکا	علی ابراھیم
۹۸	۳	کور بیگی	قور بیگی
۱۰۰	۲	مکھن رائے	مکھن
۱۰۵	۹	تیماق	قیماق
۱۰۶	۱۱	ایران	فارس
"	۲۲	آذربائیجان	آذربائیجان
۱۰۸	۸	رنگین	عجائب
"	۱۰	اجارہ	اِجزارہ
۱۰۹	۲۱	ازید	ایزد
۱۱۲	۲۲	حکیم	طبیب
۱۱۴	۹	قیامی	کیانی

مطبوعات ہندستانی اکیڈیمی

۱—عرب و ہند کے تعلقات—از علامۂ سید سلیمان ندوی - یہ پانچ تقریریں ہیں - ہر تقریر مجتہدانہ کاوش کا نتیجہ ہے جس میں بہت سے اہم تاریخی مسائل کے متعلق قدیم اور جدید مورخین کی غلطیاں بے نقاب کی گئی ہیں - یہ اپنے موضوع پر لاجواب کتاب ہے - ضخامت ۳۰۲ صفحات علاوہ ضمیمہ و صحت نامہ - قیمت مجلد چار روپیے -

۲—تاریخ ہند کے ازمنۂ وسطیٰ میں معاشرتی اور اقتصادی حالات—از مسٹر عبداللہ یوسف علی سی - بی - ای' ایم - اے' ال ال - ایم - اس میں نو سو برس کے اقتصادی اور معاشرتی حالات ہندوستان کے متعلق جمع کئے گئے ہیں - ماخذوں میں مشرق و مغرب کے فضلا کی تصنیفات سے فائدہ اٹھایا ہے - ضخامت ۱۰۹ صفحات' مع انڈکس - قیمت ایک روپیہ -

۳—انگریزی عہد میں ہندوستان کے تمدن کی تاریخ—از مسٹر عبداللہ یوسف علی سی - بی - ای' ایم - اے' ال ال - ایم - اس میں انگریزی عہد کی ترقیوں کا ذکر ہے - طباعت' ٹائپ' تراجم' کتابت' علمی سوسائٹیاں' قانون' آداب معاشرت' اخلاق' فنون لطیفہ' تعلیم' اخبارات' علم ادب' طب' اردو نثر' نظم اور مختلف مذہبی' تعلیمی' ادبی' سیاسی تحریکات کو بہت تفصیل سے بیان کیا گیا ہے - ضخامت ۳۱۵ صفحات مع ضمیمہ - قیمت تین روپیے آٹھ آنے -

۴—قرون وسطیٰ میں ہندوستانی تہذیب—از رائے بہادر مہا مہو پادھیائے گوری شنکر ہیرا چند اوجھا - مترجمہ منشی پریم چند - یہ ہندی کے تین لکچروں کا ترجمہ ہے - ان میں پہلی تقریر بدھ مذہب' جین دھرم' برہمن دھرم' ویشنو فرقہ' شیو فرقہ' ہندو دھرم کے عام ارکان' ذاتیں' چھوت چھات' پوشاک' زیور' غذا' غلامی' توہمات' اطوار' عورتوں کی تعلیم' پردہ' شادی' ستی' پر؛ دوسری ادبیات پر؛ اور تیسری نظام سلطنت اور صنعت و حرفت پر ہے - ہر موضوع پر مدلل بحثیں ہیں - ضخامت ۲۳۸ صفحات' علاوہ انڈکس - قیمت مجلد چار روپیے -

۵—معاشیات : مقصد اور منہاج—از ڈاکٹر ذاکر حسین خان ایم - اے' پی ایچ ڈی - اس کتاب میں معیشت انسانی پر مابعد الطبیعی' علوم طبیعی' اور علوم تمدنی کے تین نقطہ ہائے نظر سے روشنی ڈالی گئی ہے اسی لیے علم المعیشت کو معیاری' ترتیبی اور انتہامی قرار دیکر تین عنوانات میں تقسیم کر دیا گیا ہے - یہی وہ تین شکلیں ہیں جو آج اس علم نے اختیار کی ہیں - ضخامت ۱۱۸ صفحات - قیمت ایک روپیہ -

٦—اصول تعلیم—از خواجہ غلام السیدین بی - اے، ایم - ایڈ - اس کتاب کے تین حصے ہیں - پہلے اور دوسرے حصے میں پانچ پانچ باب ہیں اور تیسرے حصے میں چھ - تعلیم اور اصول تعلیم پر یہ اردو میں سب سے بہتر کتاب ہے - مع مقدمہ از نواب مسعود جنگ بہادر ڈاکٹر سر سید راس مسعود، ایل ایل ڈی لٹ - صفحات ١٠٦ - قیمت مجلد تین روپے -

٧—ظریفات و مضحکات—از مسٹر رشید احمد صدیقی ایم - اے - اس کتاب میں ظرافت کی تاریخ، اور پھر اُسکے فارسی اور اُردو ادب سے نمونے پیش کئے گئے ہیں - فارسی ظرافت کا حصہ محض تمہیدی ہے - مقصود صرف اُردو ظریفات کا پیش کرنا ہے جس کے لئے نظم و نثر سے اچھے نمونے جمع کئے گئے ہیں - ضخامت ٢٢٩ صفحات، علاوہ غلط نامہ - قیمت تین روپے -

٨—نفسیات فاسدہ—مترجمہ پروفیسر معتضد ولی الرحمان ایم - اے - نفسیات فاسدہ یعنی وہ نفسیات جو حیات ذہنی کے فسادات و اختلالات کو واضح کرتے ہیں اُن پر اب تک اُردو میں کوئی کتاب نہ تھی - یہ کتاب پروفیسر میک ڈوگل کی انگریزی کتاب "ابنارمل سائکالوجی" کا ترجمہ ہے، اور ضمیمے کے طور پر پروفیسر سگمنڈ فرائڈ کے پانچ لکچروں کا ترجمہ بھی شامل کیا گیا ہے - ضخامت ١٠٣٠ صفحات - قیمت آٹھ روپے -

٩—چند دکھنی پہیلیاں—از مولوی محمد نعیم الرحمان ایم - اے - اس میں اُردو یا ہندوستانی دکھنی کی چند پہیلیاں گیارہ فصلوں میں مختلف موضوعات پر جمع کی گئی ہیں - ضخامت ١٣٣ صفحات - فرہنگ علاوہ - قیمت ایک روپیہ چار آنے -

١٠—ہندوستان کا نیا دستور حکومت—از پنڈت کشن پرشاد کول - اس ١٦٧ صفحات کی کتاب میں موجودہ وقت کے تمام ضروری مسائل بیان کر دئے گئے ہیں - کتاب بہت دلچسپ اور کارآمد ہے - وہ لوگ جو انگریزی زبان سے ناواقف ہیں ان کے مطالعے اور واقفیت کے لئے اُردو زبان میں یہ سب سے بہتر اور مختصر ذخیرہ ہے - قیمت ایک روپیہ -

١١—انقلاب روس—از پنڈت کشن پرشاد کول - اس کے پہلے حصے میں ابتدائی زمانے سے لیکر جنگ عظیم و ما بعد تک کی ایک اجمالی تاریخ ہے - دوسرے میں سوشلزم، لنن، بولشوزم، اور سنہ ١٩١٧ع کے انقلاب کا ذکر ہے - تیسرے حصے میں دستور حکومت، آئین و قوانین ہیں - چوتھے میں ملکیت صنعت و حرفت، زراعت، کواپریشن پر مضامین ہیں - پانچواں حصہ تعلیم مذہب، طرز معاشرت پر مشتمل ہے - ضخامت ٢٥٠ صفحات - قیمت دو روپیہ آٹھ آنے -

ہندستانی اکیڈیمی، صوبۂ متحدہ، الہ آباد -